الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون
الحمد للہ کہ یہ رسالہ تصوف کا جو اولیاء اللہ کے پہچاننے کا آلہ ہے جس میں
ہر ثبوت پر کتب دینیات و اقوال صوفیہ کرام کا حوالہ دیا گیا ہے
رفع الاشتباہ
عن
صفات اولیاء اللہ
مولفہ جناب مولوی حکیم ابو المجد عبد الصمد بہاری سلمہ اللہ الباری کا
باہتمام [illegible] صاحب لطف عمیم جناب حاجی عبد الکریم صاحب داناپوری کے
بمطبع [illegible] واقع لودی کٹرہ پٹنہ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم والصلوٰة
علی رسولہ والہ واصحابہ الکریم۔ حمد ونعت کے
بعد ابوالمجد عبدالصمد اوگانوی بہاری ولد جناب
منشی فتح علی صاحب غفر لہما خدمت مین مسلمان بھائیون
کے عرض کرتا ہی کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم [کو]
کچھ زائد ہوئے۔ قریبا قریب تین سو سال ہجری تک [illegible]
اس امت مرحومہ کے موافق احکام ایمان۔ اسلام [illegible]
چوتھی صدی ہجرت سے چال ڈھال اس امت کی بگڑ گئی۔ اول ایمان
مین عقائد کی طرف سے خلل پڑنے شروع ہوئے اور بدعت نے
ہر طرف سے سر اوٹھایا۔ دوم اسلام مین یون بلا ئی کہ ارتکاب

کبائر کا شیوع ہوا افعال قبیحہ کھلے خزانے ہونے لگے سستی و
انفاق سے رہا سہا اسلام تو یون گیا گزرا باقی رہا تیسرا حصہ
احسان یعنی تصوف اوسمین یہ نقص پیدا ہوا کہ قلوب لوگون کے
خراب ہوگئے اخلاص بالکل جاتا رہا۔ ریا سمعہ۔ کبر عُجُب۔ حرص طمع
نے اپنا نقشہ جمایا لاکن وہ لوگ جنکو اللہ پاک نے اپنے احسان سے
بچا دیا ہے۔ وقلیل ما ھم۔ وقلیل من عبادی الشکور۔ امتداد
مدت کی وجہ سے قلب اس امت کے سخت ہوگئے دینداری کا صرف
اب نام باقی ہے اور اسلام کی رسم۔ صغائر کو کون پوچھتا ہے کبائر مین
پھنس گئے فسق و فجور انکا شعار ہے۔ کفر و نفاق انکا دثار عواقب
امور کو بھول کر معایب سے بے پروا بن گئے۔ عذاب آخرت سے مامون
ہوکر شرک و بدعت دن دھاڑے کرنے لگے جادو گر اور ساحر
لوگون کی وہ کثرت ہوئی کہ متقی صوفی کامل کے خرق عادات کی قدر
ہی جاتی رہی۔ اعمال سفلی مسمریزم۔ اوڈائل۔ روحانیات اور تحیاسوفی
کے عاملین اس کثرت سے اپنا مکر پھیلانے لگے اور کرتب دکھلانے لگے
کہ اولیاء اللہ و خاصان خدا زہد و ورع والے حضرات کے کرامات حقہ کی
وقعت ہی کچھ نہ رہی علی الخصوص اس زمانے مین ان لوگون کی ایسی
چلی بنی ہے کہ روز روشن عجائب پرستی و قبر پرستی ہوتی ہے جس سے
رہی سہی عزت بھی شریعت مصطفویہ کی یوماً فیوماً مٹی جاتی ہے۔ اور متقی
پرہیزگار مومن کامل لوگون کی عظمت قلوب سے ایسی اوٹھی جاتی ہے

جس سے باب ہدایت کے بند ہوجانیکا خوف ہی نہین بلکہ یقین ہوسے
پہلے بھی کیا تھی خاک میری قدر و منزلت ۔ پر شب کی منتون نے
ڈبو دی رہی سہی ۔

میرے پیارے بھائی مسلمانون کو چاہیے تھا کہ اللہ کی بتلائی ہوئی
باتون پر عمل کرتے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی دکھلائی ہوئی
راہون کی پیروی فرماتے جس بات کو اونھون نے منع کیا تھا اوس سے
باز رہتے اور جس راہ سے دور رہنے کا حکم کیا تھا اوس سے کوسون
بھاگتے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ
فانتہوا نہ اپنے جی سے دینی احکام مین ایسی نئی نئی تراش خراش
نکالتے کہ وہ امر بدعت ضلالت کی حد تک پہونچتا ما احدث فی
امرنا ھذا فھو رد نہ اوسکی عبادت مین ایسی جہالت سے کام لیتے
کہ شرک کا برا منہ دیکھنا نصیب ہوتا من یشرک باللہ فقد حرم
اللہ علیہ الجنۃ پھر ایسی نازک روشون مین سنبھل سنبھل کر چلنا
چاہیے تھا اور ایسی پرخطر وادی مین پھونک پھونک کر قدم بڑھانا لازم تھا
نہ افراط و تفریط کو عمل مین لاتے نہ زیادتی و کمی کی مشق بڑھاتے دوستی
و دشمنی مین بھی اسی اصول کی مراعات کرتے جسکو اللہ و رسول اپنا
دوست جانتا ہے اوسی سے دوستی کرتے اور جس کا اللہ و رسول دشمن
ہے اوسکو دشمن سمجھتے اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ ۔ لاکن قضیہ بالعکس
ہوا نہ خدا کے کہنے پر پورا پورا عمل کیا ۔ نہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

کی بتلائی ہوئی باتون پر چلے اللہ جل شانہ کے دشمن کو دوست ہی
نہین بلکہ اپنا مقتدا بنایا اور اوسکے دوست کو اپنا دشمن ہی نہین بلکہ
دشمنون کا سرگروہ جانا۔ کسی نے محبت مین افراط کی تو دوسرے نے
دشمنی مین تفریط کی۔ ایک نے اولیاء اللہ کی اہانت کی تو دوسرے نے اونکی
پرستش شروع کردی یہ کچھ ایسا انقلاب اس امت مین ہوا کہ ساری
امیدین ہوا ہوگئین اور بڑی بڑی ترقیون کے ہرے پودے پژمردہ ہوگئے
پھلا پھولا باغ اقبال انکا مرجھا گیا اور ہری بھری کھیتی بات کی بات مین
خاک سیاہ ہوگئی اب ہر فرد بشر پر امت مرحومہ کے لازم ہی کہ اس باغ اسلام
کے سر نو سے سرسبز کرنے کی فکر مین رہین۔ اور اسکے چمنون کی
درستی اور روشون کی پیراستگی مین سعی بلیغ فرمائین تا آخرت مین جزاء
جزیل پاوین۔ اور دنیا مین اپنے عمل خیر کی عمدہ مثال چھوڑ جائین۔
رباعی این عمر بباد نو بہاران ماند؛ این عیش بسیل کوہساران ماند
زنہار چنان مزی کہ بعد از مردن؛ انگشت گزیدنی بیاران ماند
ملک ہندوستان عموماً اور صوبہ بہار خصوصاً اس مقدمے مین بڑی
بڑی غلطیون کی پیروی کر رہا ہی۔ ایک جماعت ہندو بت پرست
فقیرون اور سادھوؤن کو اونکی سفلی عملون کی تاثیرات اور استدراجات
باطلہ کی وجہ کر ولی اللہ یعنی خدا کا دوست کہہ رہی ہی۔ ایک گروہ
شرک جلی کرنے والے اور نڈر ہوکر بدعت کرنے والے کو اونکی
وجاہت دنیا دیکھکر اور اونکی طرف جوق جوق کی جوق مخلوق کو رجوع

ہوتا پایا کہ اللہ کا مقرب بندہ بتلا رہا ہے۔ ایک فرقہ مدمن الخمر تارک الصلوٰۃ کو اولیاء رحمٰن کر کے تعبیر کر رہا ہے۔ بعض ناقص العقل بھائی مسلمان مسمریزم۔ اوڈائل۔ روحانیات سحر۔ کہانت ہمزاد کے عمل جاننے والے کو خدا کا ولی کہنے لگے۔ بعض ناتجربہ کار بزرگ ہماری قوم کے ننگے بے ستر مجذونون کو اوسکے جنون کا شور و زور دیکھکر خدا کا رسیدہ بندہ سمجھنے لگے۔ ایک فریق گانجہ بھنگ چرس اوڑانے اور شراب پینے والے اور فسق و فجور مین منہمک رہنے والے خاندانی گدی نشین فقیرون کی نیازمند مداح ہوگئی۔ بعض ہمارے قومی بھائی ہوا پر اوڑنے والے اور پانی پر تیرنے والے اور آگ مین کود نے والے فاسق فقیرون کو ابدال و قطب شمار کرنے لگے اللھم احفظنا من سوء ھذہ العقیدۃ حالانکہ کوئی بھی ان مین سے اولیاء اللہ نہین ع شیر قالین دیگر است شیر نیستان اور ہے

چونکہ اس خصوص مین عوام و خواص سب کے عقائد کو خراب ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک جم غفیر مسلمانون کی جماعت کو اس بلا مین پھنسا پایا بنا بر علیہ خالصۃً للہ واسطے ہدایت بھائی مسلمانون کے مین نے ایک رسالہ لکھنے کی جرات کی اسکا نام دفع الاشتباہ عن صفات اولیاء اللہ رکھا۔

اللہ کی ذات پاک سے امید ہے کہ یہ رسالہ مقبول خاص و عام ہوکر اپنا

پورا اثر دکھائیگا اور اصلاح عقائد یعنی احقاق حق و ابطال باطل مین کامیاب ہوگا۔ ربنا تقبل منا انک سمیع الدعاء

اچھے سے اچھے انسان جب لغزش و خطا سے نہین بچ سکتے تو مین ایک ادنٰے آدمی کیونکر اسکا دعوے کرسکتا ہون وہی مثل ہے چھوٹا منہ بڑی بات ربنا کفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار

؎ درین کتاب پریشان نہ بینی از ترتیب ٭ عجب مدار کہ چون حال من پریشان ست
ہزار شکر کہ با یک جہان پریشانی ٭ چو تار طرۂ دلدار عنبر افشان ست

آغاز مطلب

ولایت کے معنی محبت و تقرب کے ہین۔ عداوۃ کے معنی بغض اور دوری بعضون نے کہا ہے کہ ولی کو ولی اسلئے کہتے ہین کہ وہ عبادتون کو دوست رکھتے ہین اور وہ عبادتون کی پیروی مین لگے رہتے ہین اور بعض اسطرف گئے ہین کہ ولی اللہ اسلئے کہتے ہین کہ یہ لوگ دوست اللہ کے ہین۔ اور بعضون کا قول ہے کہ ولی کے معنی قرب کے ہین اور ولی اللہ چونکہ قریب ہین اللہ کے باعتبار نزول رحمت و برکت و انعام کے ناگون کے اسلئے اس لقب سے دنیا مین مشہور ہین اور بعض سلف کا کلام ہے کہ ولی کہتے ہین تابعدار کو یہ لوگ چونکہ اللہ کے تابعدار ہین ہر امر مین جس امر کو خدا پسند کرتا ہے اوسکو وہ بھی دوست رکھتے ہین جس امر سے اللہ بیزار ہے اوس سے وہ بھی

بیزار ہین اوسکی رضا پر راضی اور اوسکے انعام پر شاکر حضرت مخدوم الملک
شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رح اپنے مکتوبات مین فرماتے ہین
کہ۔ ولی بر وزن فعیل ست مبالغہ ست از فاعل و آن کسے است کہ
طاعت وے پیوستہ بود بغیر آنکہ در وے معصیت اندر آید و روا بود
کہ فعیل مفعول بود پس ولی کسے باشد کہ پیاپے بود بر وے احسان
خداوند عز و جل و افضال وے و آن محفوظ بودن اوست در
عامہ احوال خویش از جملہ محنت ہا و سخت ترین محنت ارتکاب معصیت
است پس نگاہ دارد حق تعالے او را بر دوام اوقاتش از
زلات معصیت و چنانکہ پیغمبر نباشد مگر معصوم پس ہمچنان ولی
نباشد مگر محفوظ الخ۔ ایک دوسرے مقام مین مکتوبات کے ہی کہ حضرت
مخدوم الملک بہاری رح سے کسی نے سوال کیا کہ ولی کی کیا صفت
ہی فرمایا کہ ولی دنیا مین زہد و عبادت مین مشغول رہتے ہین اور
تمامتر رغبت اونکی طلب آخرت مین مصروف رہتی ہی اور وہ اللہ کی
قضا و قدر پر دل سے راضی ہین۔ معروف کرخی رح کا قول ہی کہ صوفی
اس جگہہ مین مہمان ہی مہمان کا میزبان پر تقاضا جفا ہی۔ جو مہمان
باادب ہوتا ہی منتظر رہتا ہی متقاضی نہین ہوتا ہی ع مشکل سرکار
است کہ با وعدۂ معشوق نہ صابر نتوان بود و تقاضا نتوان کرد
پھر ایک مقام مین مکتوبات کے یون ارشاد فرماتے ہین کہ ولایت
عام ایمان ست ہر کہ ایمان آورد از جملہ اولیاے خدا گشت۔

حضرت جامی علیہ الرحمۃ بھی نفحات الانس مین فرماتے ہین کہ۔ ولایت دو قسم ست۔ ولایت عامہ و ولایت خاصہ ولایت عامہ مشترک ست درمیان ہمہ مومنان قال اللہ تعالے اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور و ولایت خاصہ مخصوص ست بواصلان از ارباب سلوک۔ پھر جامی علیہ الرحمۃ نے ولی کی تعریف یہ کی ہے کہ ولی وہ شخص ہے کہ فانی ہو احکامات خدا مین اور ثابت قدم ہو اوامر و نواہی مین اوسکے۔

ابو علی جور جانی رح کہ طبقۂ ثانیہ مین سے اولیاء اللہ کے ہین فرماتے ہین کہ ولی آن بود کہ فانی بود از حال خود و باقی بمشاہدہ حق سبحانہ تعالے ممکن نباشد مراورا کہ از خود خبر دہد و با جز خداوند بیارامد۔ ابراہیم بن اَدہم قدس اللہ سرہ نے ایک شخص سے کہا کہ تم اولیاء اللہ سے ہونا چاہتے ہو۔ کہا ہان۔ فرمایا بدنیا و عقبی رغبت مکن کہ رغبت باین ہا اعراض بود از حق سبحانہ و فارغ کن مر خود را از برائے دوستی خداوند۔ و دنیا و عقبیٰ را در دل راہ مدہ و روے دل بحق آر و چون این اوصاف در تو موجود باشد ولی باشی۔

حافظ تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

رابعہ بصریہ رح در دستے آب و در دستے آتش گرفتہ مردم گفتند کجا میروی گفت میروم تا آتش در دوزخ فرونشانم و بہشت را بسوزانم تا مردم بترس دوزخ و طمع بہشت عبادت نہ نمایند

اور قشیری رح نے اپنے رسالہ مین فرمایا ہے کہ ولی کے دو معنی ہین
ایک فعیل بمعنی مفعول تو معنی یہہ ہوے کہ اللہ کی کارسازی مین
سونپا گیا اوسکے ہر کار و بار کا اللہ کارساز ہے کسی وقت اللہ اوسکو
اوسکے نفس کیطرف مفوض نہین کرتا ہے۔ بلکہ اللہ پاک کو ہر وقت
اوسکی حفاظت ملحوظ ہے جیساکہ فرمایا ہے وھو یتولی الصالحین الآیہ
اسیواسطے اولیاء اللہ کو محفوظ کہتے ہین کہ ہمیشہ اللہ کی حفاظت
مین ہین اگرچہ بمقتضاے بشریت کے گناہ کا احیاناً صادر ہونا
ممکن ہے لیکن اصرار گناہ پر شان سے اولیاء اللہ محفوظین کے
نہین ہے جیساکہ قرآن پاک مین اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے
دوسرے معنی فعیل بمعنی مبالغہ تو معنی یہہ ہوئے کہ ولی اللہ وہ ہے کہ جو
بہت بڑا دوست رکھنے والا ہے عبادت وطاعت کو خدا کی۔ تا وسع
امکان عبادت خدا کو ایسے کمال رضا و رغبت سے بجالاے کہ خطا کو
دخل کا موقع نہین ملے۔ خوشی ناخوشی۔ راحت و تکلیف۔ فرح و حزن
دونون حالت مین یکسان خشوع وخضوع کو برتے۔ کسی نے اونکی
زبان حال سے خوب کہا ہے ؎ آزاد مثل سرو ہین باغ جہان مین ہم
رہتے ہین ایک روش پہ بہار و خزان مین ہم + صائب فرماتے ہین
؎ نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانے + بہ پیش حضرت دل
ہرچہ آمد بود مہمانے۔ رباعی ؎ سرما گذشت واین دل زار ہمان +
گرما گذشت واین دل زار ہمان + القصہ ہزار سرد و گرم عالم +

بر پاگندشت وایں دل زار ہمان

کشاف اصطلاحات فنون مین ہی کہ سید الطائفہ جنید قدس اللہ سرہ
اور حضرت سہل تستری رحہ نے فرمایا ہے کہ صوفی کامل وہ لوگ ہین
کہ قیام رکھتے ہین خدا کے ساتھ اس طریقہ پر کہ سواے خدا عز وجل
کے کوئی دوسرا اونکو نہین جانتا ہی۔ بعضون نے کہا ہے کہ تصوف
مین پہلے علم کی اشد ضرورت ہی پھر علم کے بعد عمل موافق سنت
کے چاہیئے بعدہ مین انعامات گوناگون خدا کی طرف سے اونپر عطا ہوتے ہین
سید الطائفہ ابو القاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تصوف
اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہی۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا ہی کہ تصوف حفظ حواس و مراعات انفاس کا نام ہے
یعنی حواس کی حفاظت کرین کہ اللہ پاک کے سوا دوسری طرف رجوع
نہو اور کوئی نفس بغیر ذکر الٰہی کے دم نہ لے۔ بعضے بزرگ نے یہ
فرمایا ہے کہ ولی کامل کی تعریف یہ ہے کہ وہ مخلوق سے روگردانی کر کے
اللہ کی طرف رجوع ہو اور اوسکے نزدیک سونے اور مٹی کی عزت برابر
ہو ریشمی کپڑے اور صوف کی وقعت علی السوا ہو جو شب و روز
اللہ کے کارخانے مین خوض کرتا ہو جسکو بھلے برے کی تمیز ہو بقول
حضرت ابو علی قلندر علیہ الرحمۃ ؎ زہد و تقویٰ ست چیست ای مرد فقیر
لا طمع بودن ز سلطان و امیر

بعضے ولی کی تعریف یہ کرتے ہین کہ باعتبار لذات نفسانی و حظوظ

انسانی کے تو وہ مردہ ہو اور اللہ پاک کی یاد اور اوسکی دیدار کی تمنا
مین زندہ ہو۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رح کے جنازے
پر لوگ یہ شعر باجازت اونکے پڑھتے تھے یعنی زندگی مین اونھون نے
اجازت دے رکھی تھی ؎ مفلسانیم آمدہ در کوے تو شیئاً
للہ از جمال روے تو ؛ حضرت محمد ابو الحسن ابن ابی الورد رح
منجملہ طبقۂ ثانیہ صوفیہ جو شاگرد حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ
اور اقران سے حضرت جنید ابو القاسم علیہ الرحمۃ کے ہین ولی کی
ماہیت و حقیقت کسی نے اونسے دریافت کی۔ فرمایا جو شخص خدا کے
دوستون کو دوست رکھے اور اوسکے دشمنون کو دشمن جانے وہ
ولی ہے الحب للہ والبغض للہ فقد استکمل الایمان ۔۔
احمد بن ابی الورد رح نے فرمایا ہے کہ شناخت ولی اللہ کی یہ ہے کہ جب
اوسکو اللہ تعالے نے جاہ و اقتدار مین ممتاز کرے گا تو تواضع کی صفت
اوسمین ترقی کریگی اور فروتنی و انکساری انتہا سے زیادہ ہوگی اور
جب اوسکو اللہ تعالے نے مال زیادہ دیگا تو وہ سخی بن بیٹھے گا اور جسقدر
عمر اوسکی زیادہ ہوگی اوسیقدر وہ عبادت و اتباع سنت مین منہمک زیادہ ہوگا
حضرت جنید ابو القاسم رح نے فرمایا ہے کہ صوفی کامل فروتنی و
تواضع مین مثل زمین کے ہوتا ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض رح
نے فرمایا ہے کہ خدا کو بغض و دوستی دو فرمابرداری کی راہ سے پوچھا
جاتا ہے نہ دین و دنیا کے طمع کی راہ سے ؎ دنیا ست بلا خانہ و بے وقعتہا

ہوس آباد۔ ما حاصل این ہر دو بیک جو نستا نم + اور اوسکی محبت
و فرمانبرداری یہی ہی کہ اپنے کو گناہ و عصیان سے روکین۔ دوست خدا
کا وہ ہی جو خدا کی اطاعت کرے۔ تَعْصِي الْإِلٰهَ وَأَنْتَ تُظْهِرُ
حُبَّهُ ۞ هٰذَا وَرَبِّي فِي الْقِيَاسِ بَدِيعٌ ۞ لَوْ كَانَ
حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ ۞ إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ ۞۔ حدیث
صحیح مین حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے وارد ہی
مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ
جو شخص تابعداری کرتا ہے میری وہ میرا دوست ہی اور جو میرا دوست
ہی وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا۔ حضرت معین الدین چشتی رح
شیخ سے اپنے یعنی خواجہ عثمان ہارونی رح سے نقل کرتے ہین کہ جس
مین یہ تین خصلتین ہین وہ ولی ہے۔ سخاوت دریا کی سی۔ شفقت
آفتاب کی سی۔ تواضع زمین کی سی حضرت معین الدین چشتی رح نے
وقت خلافت کے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح سے فرمایا کہ چار
چیزین صفت اولیا کی ہین۔ فقیری و محتاجی کے وقت اپنے کو امیر
دکھلانا۔ بھوکھ کے وقت آسودہ دکھلانا۔ غم کے وقت خوشی کرنی۔
دشمنون سے دوستی کرنی ۞ شنیدم کہ مردان راہ خدا ۞ دل دشمنان
ہم نکردند تنگ ۞ ترا کے میسر شود این مقام ۞ کہ با دوستانت
خلافست و جنگ ۞

در ثمین مین شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک

حالت میں کہ جو خواب و بیداری کے درمیان میں ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ من اکرم الناس عند اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استهلک ذاته فی ذاته و صفاته فی صفاته یعنی جس نے اپنی ذات کو اللہ کی ذات اور اپنے صفات کو اللہ پاک کے صفات میں فنا کر دیا۔

صاحب **کشف المحجوب** کی تقریر یہ ہے کہ اللہ کے ولی وہ ہیں جنکو اوسنے دوستی و ولایت سے مخصوص فرمایا۔ اور وہ آفات طبع سے پاک اور متابعت نفس سے مبرا ہیں۔ نہ اونکی ہمت اوسکے سوا کسیطرف مصروف نہ وہ کسی سے مانوس و مالوف اللہ ہی کی رضا پر راضی۔ اور اوسی کی قضا پر شاکر ہیں **رباعی** آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند۔ فرزند و عیال و خانمان را چہ کند۔ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی۔ دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند۔

مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رابطہ کے واسطے شخص واصل کو ایسا ہونا چاہئے کہ مضمون حدیث کا پورا مصداق علیہ ہو ھُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی اولیا وہ ہیں جنکے دیکھنے سے خدا یاد آئے۔ ایک جگہ اولیاء اللہ کی تعریف یوں آئی ہے کہ وہ ہم جلیس ہیں خدا کے اونکی صحبت و حضور میں سنگدلی کا قدم نہیں ہوسکتا ہے۔ دوسری حدیث میں اولیاء اللہ کی تعریف یہ آئی ہے ھم قوم لا یشقی جلیسھم یعنی وہ ایسی قوم ہیں کہ انکا ہم صحبت بدبخت

نہین۔ خواجہ عزیزان علیہ الرحمۃ فرماتے ہین رباعی

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ٭ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ٭
زنہار ز صحبتش گریزان می باش ٭ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ٭

خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہم اولیاء اللہ کی تعریف اس قطعہ مین فرماتے ہین ؎ سہ نشان بود ولی را نخست آن بمعنی ٭ کہ چو روے او ببینی دل تو بادگراید ٭ دوم آنکہ در مجالس چو سخن کند بمعنی ٭ ہمہ را ز ہستی خود بجد بیشی ربا ید ٭ سوم آن بود بمعنی ولی اخص عالم ٭ کہ ز ہیچ عضو او را حرکات بد نیا ید ٭

الغرض کتب قوم یعنی تصوف کی کتاب مین صوفی کامل ولی اللہ کی تعریف مختلف الفاظ سے وارد ہے مآل سب کا ایک ہی ہے کہ اللہ کی محبت مین فانی ہین اوسکے اوامر و نواہی کے ساتھ باقی ہین ماسوے اللہ کے تارک ہین اور محبت خدا کی تمام نہین ہوسکتی ہے جب تک اطاعت کے مراتب پورے طور سے برتے نہ جائین سو جو شخص جس مرتبہ اللہ کا تابعدار ہوگا اوسی مرتبہ کا ولی ہے۔ یہ کلیہ قاعدہ۔ اجماعی مسئلہ ہے کہ جو جسکا تابعدار ہے وہ اوسکا دوست ہی جو اللہ پر ایمان لایا اور اوسکی تابعداری کی وہ اللہ کا ولی ہے اوسکے ساتھ رحمت و برکت اللہ کی متعلق ہے۔ اللہ ہی کی رضا پر راضی اوسکی قضا پر شاکر۔ اور جو لوگ شیطان پر ایمان لائے ہین اور اوسکے تابعدار ہیشہ ہین وہ لوگ شیطان کے ولی ہین۔ ایسون کی امید و رجا اوسی کے ساتھ

متعلق ہے اپنے زعم مین ایسے لوگ شیطان ہی کو رازق جانتے ہین
اور اوسیکو بھلے برُے وقت مین پکارتے ہین توصاف ظاہر ہوگیا
کہ اولیار کی دو قسمین ہین اولیاء رحمٰن - اولیاء شیطان -

اقسام اولیاء

اب سمجھئے کہ اولیار رحمٰن وہ ہین جو اللہ کے بڑے تابعدار ہین اور اللہ
کی تابعداری رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور اونکی
لائی ہوئی شریعت پر عمل کرنے مین ہے اور شریعت پر عامل ہونے
کے معنی یہ ہین کہ وہ شخص متقی ہو - بدعت سے مجتنب شرک سے دور
بھاگتا ہو کبیرہ گناہون پر اصرار نکرتا ہو اگر بشریت کوئی گناہ یا لغزش اوس سے
صادر ہو تو وہ سخت نادم ہو کر تائب ہو اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ ترجمہ توبہ اللہ پاک
کے نزدیک اونھین لوگون کی معتبر ہے جو اپنی ناوانستگی سے کوئی
برائی کر بیٹھتے ہین پھر فوراً ہی توبہ کرلیتے ہین - **مخدوم الملک** علیہ الرحمۃ
مکتوبات مین فرماتے ہین ہر خصلتے پسندیدہ کہ عبادت کردن ازان
ممکن ست کہ گفتہ اند آن صفت اولیار بود فیقال اَلْوَلِيُّ مَنْ
فِيْهِ هٰذِهِ الْخَصْلَةُ یعنی ولی وہ ہو کہ جس مین خصائل پسندیدہ ہون
اور اتباع رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کون سی
خصلت پسندیدہ اللہ کے نزدیک ہوگی دوست و دشمن کے پہچان
کے لئے اللہ صاحب نے حضرت کی پیروی کو مقرر کیا ہے کہ جو ہمارا دوست ہے

وہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کا پیرو ہے۔
حضرت پیران پیر مولانا سیدنا عبد القادر جیلی علیہ الرحمۃ نے
فتوح الغیب مین فرمایا ہے کہ اولیاء معصوم نہین ہین خواہشون سے
لیکن محفوظ ہین یعنی احیانا میلان ہوا کی طرف ممکن ہے غیر ان الاولیاء
محفوظون عن الھویٰ والابدال عن الارادۃ لا یعصمون
منھما علی معنی انہ یجوز فی حقھم المیل الیھا فی الاحیان۔
لطائف اشرفی کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے قدوۃ الکبرا می فرمودند کہ از
شیخ علاؤ الدین سمنانی شنیدہ ام کہ می فرمودند کہ انبیا علیہم السلام
از انشار گناہ عامداً معصوم اند و اولیاء قدس سرہم از جواز داشت
گناہ محفوظ۔ دوسری جگہ مین ہے قال الاشرف شرط الولی ان یکون
محفوظاً من الاصرار عن المعصیۃ حتّی لا یصر علی الذنوب قیل ولی
محفوظاً من الصغائر من حیث الاصرار۔ اولیاء اللہ کی تعریف مین
اکثرون نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ فانی ہین ساتھہ حق کے اور باقی ہین ساتھہ
اوسکے فتوح الغیب مین حضرت سیدنا پیران پیر رح نے بتلا دیا ہے کہ
فنا نام ہے استقامت فی الدین کا جسکو پیشین کے اولیاء و ابدال علیہم
السلام اللہ پاک سے مانگتے رہے ہین یعنی اھدنا الصراط المستقیم صراط
الذین انعمت علیھم کی طرف اشارہ ہے۔ فنا سے مراد اصطلاح
صوفیہ رضی اللہ عنہم مین استقامت صراط مستقیم پر ہے اور استقامت
صراط مستقیم اور اتباع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ ایک ہی چیز ہے

الاستقامة نصف الکرامة قرآن پاک اتباع رسول کے مضامین سے مملو ہے جس سے ثابت ہوکہ بغیر تابعداری رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ولی اللہ نہین ہو سکتا ہے

اتباع سنت

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین۔ ہر دین و مذہب کے لوگ دعوے کرتے تھے کہ ہمکو اللہ صاحب کی محبت ہے اور ہم اوسکے بندہ ہین۔ اور یہود و نصاریٰ کہتے تھے کہ ہم اوسکے دوست اور اوسکے بیٹے ہین جو کام کرتے ہین اوسکی محبت سے کرتے ہین اور وہ ہم سے خوش ہے ہمسے کوئی خطا ہو جائیگی تو وہ بخشدیگا تب اللہ صاحب نے کہا کہ اے محمد جو میری محبت کا دعویٰ کرتے ہین اور میرے اولیا ہین اونسے کہدے کہ مین پیغمبر رسول اوسکا ہون میری قدم بقدم پیروی کرو جسطرحسے مین عبادت بتلاؤن کرو جو طریقہ محبت برتنے کا اوسکے مین سکہاؤن اوسکو بجالاؤ تب تم سچے دوست اللہ صاحب کے ہوگے اور بڑے دوست شمار کئے جاؤگے اور بصورت اطاعت رسول کے کوئی خطا بھی ہو جائے گی تو اللہ فرماتا ہے کہ مین معاف کردونگا اور مین بڑا بخشنے والا ہون۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جو خلاف شرع یعنی خلاف بتلائے ہوئے رسول کے عبادت کرتا ہے وہ عبادت مقبول نہین ہے اور وہ اپنے دعوی محبت مین کاذب ہے جس نے کیا وہ کام جسپر ہمارا حکم نہین ہے

وہ کام مردود ہے۔ عائشہؓ کی روایت میں مرفوعاً آیا ہے نہیں دین
مگر یہی حب فی اللہ بغض فی اللہ پھر یہی آیت پڑھی رواہ ابن ابی حاتم
اگرچہ ابوزرعہ نے اس حدیث کو منکر کہا ہے مگر مضمون مذکور اور
حدیثوں میں بھی آیا ہے۔ حضرت کی تابعداری کے سب لوگ مکلف
ہیں وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ
وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ وَلَوْ کَانَ وَاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ
لَاتَّبَعَنِیْ ترجمہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکے
ہاتھ میں ہے اگر ظاہر ہوتا تمہر موسے پھر پیروی کرتے تم اوسکی
اور چھوڑ دیتے مجھکو تو بیشک گمراہ ہو جاتے اگر ہوتا موسے زندہ
اور پاتا زمانہ میری نبوت کا تو لاریب پیروی کرتا میری روایت کیا
اس حدیث کو دارمی نے۔ جو شخص دن بھر ذکر غیر مسنون طریقے
پر کرتا رہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے ذکر نماز
روزہ وغیرہ افعال شرعیہ کو بجا نہ لائے تو اوسکا وہ ذکر مقبول
نہیں وہ ذکر اوسکا اوسکی نماز کی فضیلت کو نہیں پا سکتا ہے اور ترک
صلوٰۃ کے عذاب کو اوسکی گردن سے نہیں اوتار سکے گا۔ ہزار
برس کی عبادت غیر مسنون طریقے کی ایک وقت کی نماز چھوڑنے
کے عذاب کو رد نہیں کر سکتی ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ
تُرْحَمُوْنَ آل عمران میں ہے فرمانبرداری کرو اللہ و رسول کی تو
کہ تم رحم کئے جاؤ۔ یہ امر محقق ہے کہ رحمت نہیں ہوتی مگر دلالت سنت

تو اللہ صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے رحمت کے طالب ہو تو پیروی
رسول کی کرو ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم
اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین
وحسن اولئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما
ترجمہ جو لوگ حکم پر چلے ہین اللہ و رسول کے پس وہ لوگ اونکے ساتھ
ہین جنکو اللہ نے نوازا ہے نبی و صدیق و شہدا اور صالحین سے اور خوب
ہے ان لوگون کی رفاقت یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ بس
ہے خبر رکھنے والا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ متبعین کتاب و سنت
یعنی اللہ و رسول کے قول پر عمل کرنے والے قیامت ہین انبیا
علیہم السلام کے ساتھ ہونگے۔ کمال تابعداری کا اجر ہے کہ تابع و
متبوع کی معیت نصیب ہوگی یہ درجہ اونلوگون کو نہین ملیگا جو کہ
اللہ و رسول کے خلاف تھے زید عمر بکر کے قول پر رتچے ہوئے تھے
باپ دادون کی رسم پر اڑے تھے۔ یہ تو عاشقین رسول کا درجہ ہے
جو عاشق رسول ہے وہی اللہ کا مقرب بندہ ہے۔ اور عشق و محبت رسول
کی زبانی گفتگو سے اتمام کو نہین پہونچتی بلکہ پوری طرح سنت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے اور بدعات و شرک سے
بچنے اور فرائض و واجبات کے پابند ہونے اور جمیع محرمات سے پرہیز
کرنیکے سبب سے کمال اتباع و محبت و خلوص کے اتمام کو پہونچتے ہین۔ اے عزیز
الغرض عاشق رسول وہ اچھے کو کہتے ہین کہ جو بدعت کرتے نہین

مشتاق قبر پرستی تعزیہ پرستی مین چاق - نماز کے تارک ہین حرام
کی حلت کا ملا رگاتے ہین اور اسپر بھی انھین لوگون کے حصے مین
ولایت ہی مرا عجب این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحرگہ میگفت ؛
بر در میکدہ با دف و نے ترسائے ؛ گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے ؛ بغوی نے کہا کہ آیت مذکورہ
ثوبان نام مولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین نازل
ہوئی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے اگر تھوڑے
دن نہین دیکھتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو بیمار ہو جاتے سعید
بن جبیر نے کہا کہ ایک انصاری پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
آئے وہ غمگین تھے حضرت نے کہا اے فلان تو کیون غمگین ہو رہا ہے
اوسنے کہا اے نبی اللہ ایک بات کی مجھے فکر لگ رہی ہے پوچھا
وہ کون سی بات ہے کہا ہم صبح و شام آتے ہین آپ کی صورت دیکھتے
ہین پاس بیٹھتے ہین آپ کل ہمراہ انبیاء کے ہونگے ہم آپ
تک نہین پہونچ سکین گے حضرت نے کچھ جواب نہ دیا جبرئیل علیہ السلام
یہ آیت لائے حضرت نے آدمی بھیجکر یہ بشارت اوسکو سنائی رواہ ابن
جریر یہ اثر مرسلاً مسروق و عکرمہ و عامر و شعبی و قتادہ و ربیع سے
بھی مروی ہے لیکن سند اول احسن ہے - عائشہؓ کی روایت مین ہے کہ ایک
آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا تم مجھکو میری جان سے اور اہل اور
ولد سے زیادہ محبوب ہو مین جب اپنے گھر مین تمکو یاد کرتا ہون تو مجھ

نہین کرتا یہان تک کہ آکر تمکو اپنی آنکھہ سے دیکھتا ہون پھر جب مجھکو
اپنی اور تمھاری موت یاد آتی ہے مین جانتا ہون کہ تم جنت مین ہمراہ
انبیاء کے ہوگے ہین اگر جنت مین گیا بھی تو مجھکو ڈر ہے کہ کہین
ایسا نہو کہ تمکو نہ دیکھون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب
اوسکو نہ دیا یہانتک کہ یہ آیت اوتری رواہ ابو بکر بن مَرْدَوَیہ۔
اسکو کتاب صفۃ الجنۃ مین حافظ ابو عبد اللہ مقدسی نے
بھی لکھا ہے پھر کہا لا اُمرے باسنادہ باسًا۔ قتادہ نے کہا کہ عموماً
کل صحابی نے عرض اشت کی تھی کہ آپ جنت مین مدارج علیا مین
ہونگے اور ہم لوگ ادنے مراتب پر پھر کیونکر حضور کی زیارت
نصیب ہوگی تب یہ آیت اوتری کہ میری تابعداری کرو اور عبادات
ومعاملات ہر امر مین شریعت کی محافظت کرو تم لوگ بھی انبیاء
ہی کے ساتھہ ہوگے۔ پھر فرمایا کہ یہ محض فضل ہی فضل اوسکا ہے ورنہ ایسی
عمدہ رفاقت کہان نصیب ہوتی ہے اے پاک خدا حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی کمال اتباع کی برکت سے ہمکو اور میرے
والدین اور میری اولاد اور میرے احباب اور سارے مسلمانون کو
معیت انبیاء وصالحین کی نصیب کر آمین ثم آمین۔
ابن کثیر کہتے ہین کہ اس سے زیادہ بڑھکر بشارت ومژدہ یہ ہے جو
صحیح ومسانید مین بطرق متواترہ ایک جماعت صحابہ سے مروی ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک آدمی ایک قوم کو دوست

لکھتا ہی اور اونکے ساتھہ ملحق نہین ہی یعنی اون کے سے عمل صالح اوس شخص کے نہین ہین فرمایا المرءُ مع من احبّ آدمی ہمراہ اوسکے ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور چاہتا ہی انس نے کہا فما فرح المسلمون فرحہم بہذا الحدیث یعنی جیسی خوشی مسلمانون کو اس بات سے ہوئی کسی شئے سے نہین ہوئی تھی۔

دوسری روایت مین انس سے روایت ہی کہ مین دوست رکھتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضے اللہ عنہما کو مین امید کرتا ہون کہ مین حشر مین اونھین کے ساتھہ ہونگا گو میرے اعمال اون کے سے نہین ہین وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَن تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا سورہ نسا مین ہے جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق کہ کہا مانا اوس نے اللہ کا اور جو کوئی پھر جاوے پس نہین بھیجا مین نے تجھکو اوپر اون کے نگہبان اللہ صاحب نے اس آیت مین یہ خبر دی ہے کہ اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہی اور عصیان رسول عین عصیان خدا ہی یہ اس لئے کہ رسول کوئی بات ہواے نفس سے نہین کہتے ہین جو کچھہ کہتے ہین وحی سے کہتے ہین۔ حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی کہ جسنے اطاعت کی میری تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری او نافرمانی کی اللہ کی رواہ ابن ابی حاتم یہ حدیث صحیحین مین بھی آئی ہی پھر فرمایا کہ اگر کوئی پشت پھیرے تو تمپر کچھہ نہین یعنی تم سبکدوش

ہوگئے تمپر تو یہی پہونچا دینا ہی جوکوئی تمھارا اتباع کریگا وہ سعید وناجی
ہو اونکا ہی اجر تمکو بھی ملیگا جو کوئی تم سے پشت پھیرے گا وہ غائب
وخاسر ہوگا تم پر اوسکا گناہ نہین فتح البیان مین ہی کہ یہ آیت
کمال شرف ورفعت مکان کی حضرت کی خبر دیتی ہی مافوق اس کے
کوئی مرتبہ متصور نہین ہی ومن یشاقق الرسول بعد ما تبین
لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ
جھنم وساءت مصیرا سورہ نساء مین اللہ صاحب فرماتا ہی کہ بعد
معلوم ہو جانے اس بات کے کہ رسول ہی کی پیروی مین نجات
اور اللہ کی رضا مندی ہی اور یہی راہ ہدایت کی ہی پھر جو کوئی خلاف
رسول کے کرے گو وہ دنیا مین کسی حالت سے رہے لاکن آخر
دوزخ ہی اوسکا ٹھکانا ہی ومن یحادد اللہ ورسولہ فان لہ نار
جھنم خالدا فیھا ذلک الخزی العظیم اللہ صاحب سورہ توبہ
مین فرماتا ہی کہ جو کوئی اللہ کے خلاف کرے اور اوسکے رسول کے خلاف
کرے اوسکو آگ دوزخ کی ملیگی ہمیشہ رہنے کے لئے اوسکے لئے یہ بڑی
فاحش ذلت ہی۔ ان آیتون سے یہ امر ثابت ہوا کہ جو اللہ کا تابعدار ہے
اور اوسکا کہا مانتا ہی وہ اللہ کا دوست ہی۔ اور جب رسول کی اطاعت عین
اطاعت خدا کی ٹھہری تو نتیجہ یہ نکلا کہ جو رسول کا مطیع ہی وہ اللہ صاحب
کا دوست ہی کیونکہ محبت اسی اطاعت کا نام ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہے
من اطاعنی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ

جو میرا تابعدار ہے وہ میرا دوست ہی اور جو میرا دوست ہے وہ میرے
ساتھہ جنت مین ہوگا۔ اور جو جناب صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع نہین
ہے وہ شیطان کا دوست ہی اللہ کا دشمن ہے ومن یتخذ الشیطان
ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا پھر جو شخص پکڑے
شیطان کو دوست سیوا اللہ کے سو تحقیق صریح وہ گھاٹے مین پڑا
شیطان نے کہا کہ مین تیرے بندون مین سے ایک حصہ لونگا یعنی
ہزار مین ایک ناجی باقی سب ناری۔ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ آدم علیہ
السلام سے قیامت کے دن کہے گا نکال اپنی اولاد سے لشکر نار کو وہ
کہین گے اے رب لشکر نار کیا ہے فرماویگا ہر ہزار مین نوسو ننانوے
نکال اوس شدت ہول سے اطفال بوڑھے ہوجاوینگے اخرجہ مسلم
سو نصیب شیطان کا وہی بعث نار ہی جس کام مین اطاعت شیطان
کی کیگئی ہی وہی اوسکا حصہ ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مروی ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہی فطرت اسلام
پر پھر ماں باپ اوسکے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کرڈالتے ہین اوسکو
الحدیث۔ مسلم مین عیاض بن حمار سے آیا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ نے کہا ہی کہ مین نے پیدا کیا اپنے بندون کو حنیف
پھر آیا پاس اونکے شیطان بھٹکا دیا اونکو دین سے اون کے اور حرام
کردیا او نپر اوس چیز کو جو حلال کی تھی مین نے واسطے اون کے شیطان
کی دوستی خسران مبین ہی یعنی دنیا دین دونون کا نقصان ہی وہ خسارت

سے ہے جسکا کوئی جبر نہین ہے وہ فائت ہے جسکا تدارک محال ہے خسر الدنیا
والاخرة - اسکی دوستی دھوکھے کی ہے قیامت مین جاکر پلٹ جائیگا
ایسی محبت کام کی نہین قرآن مین ہے کہ قال الشیطان لما قضی الامر
ان اللہ وعدکم وعد الحق و وعدتکم فاخلفتکم وما کان
لی علیکم من سلطان اور بولا شیطان جب فیصل ہو چکا کام
اللہ نے کیا تمسے سچا وعدہ اور مین نے بھی وعدہ کیا پھر خلاف کیا اور
نہ تھی میری تمپر کچھ حکومت - اور شیطان دوست نہین مگر
بے ایمانون کا اور وہی بے ایمان اوسکے دوست ہین سورہ اعراف
مین ہے اللہ صاحب فرماتا ہے انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین
لا یومنون کر دیا ہمنے شیطان کو دوست اون کا جو بے ایمان ہین
نشہ فسق بد اطوار کو جب آن چڑھا سر پر شیطان کے ایک آور بھی شیطان چڑھا
یا ابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا
ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ اگر میرا کہا نہ مانوگے
تو مین ڈرتا ہون کہ کہین اللہ کا عذاب تمکو چھو نہ لے پھر تم ہو جاؤ گے
شیطان کے دوست - آیت دلیل ہے اس بات پر کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کی بات نہین ماننے سے آدمی شیطان کا دوست بن جاتا ہے اور جو شیطان
کی طرف پر چلتا ہے وہ اوسکا تو دوست ہے اور اللہ کا عدو نافرمان ہے انما سلطانہ علی الذین یتولونہ
والذین ہم بہ مشرکون اللہ صاحب فرماتا ہے کہ شیطان کا قبضہ انھین لوگون پر ہے جو اوسکو
دوست گنتے ہین اور جو خدا کی ذات وصفات مین شرک کرتے ہین -

والذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون
فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان ان کید
الشیطان کان ضعیفاً ۔ وہ جو ایمان والے ہین لڑتے
ہین مفسدون کی راہ مین ۔ سو تم لڑو شیطان کے دوستون
سے بیشک فریب شیطان کا سست ہے ۔ بغوی نے کہا
کہ جو لوگ ایمان والے ہین وہ سارا کام اللہ کی رضامندی
کے لیے کرتے ہین ۔ اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت
رکھتے ہین اور اللہ ہی واسطے لڑتے ہین جیسا کہ حدیث بخاری
مین ہے کہ سات آدمی قیامت کے روز سایہ مین اللہ کے رہین گے اور اوس دن
باوجود قرب آفتاب کے کسی کو سایہ نصیب نہوگا اونمین سے یہ بھی ہین جو اللہ
ہی کے واسطے کسی سے محبت اور کسی سے عداوت رکھتے ہین ۔ اور
جو کافر ہین وہ اپنے معبود باطل شیطان کی رضامندی کے لئے سارا
کام کرتے ہین پھر جو عبادت اللہ کی رضامندی کے لئے نہین کرتا ہے بلکہ
اپنے نفس کی خوشنودی اور کسی کو دکھلانے کیلئے یا کسی ولی کے تقرب
کے لئے یا ابنائے زمان کی ملامت کے ڈر سے کرتا ہے وہ لوگ اولیاء شیطان
ہین ۔ اور یہ دو طرح پر ہے یا تو خلاف شرع کام کرتا ہے تو اس صورت مین اللہ
و رسول کی نارضامندی مین ہے کیونکہ اونکی خوشنودی مقصود ہوتی تو
اونکے کہے کے بموجب کام کرتے ۔ یا کام موافق سنت و کتاب کے کرتے
ہین لیکن نیت بیجا ہے یا تقرب کسی بزرگ کا یا دوست احباب کی خاطر مقصود ہے

یا صرف ملامت کے ڈر سے کرتے ہین دلسے حبّ وخلوص اوس کام کے
ساتھ متعلق نہین ہی تو وہ بھی اولیا رشیطان ہی ہین یہ عمل اونکا
قابل اعتبار کے نہین ہی۔ حکم ہے ایسون سے مقاتلہ کرو۔ اور ایسون
کو شیطان کا دوست کہا۔ ترمذی وحاکم کا لفظ ہی کہ قیامت کے دن اللہ
طرف بندون کے اوتریگا تاکہ اون کے بیچ مین فیصلہ کرے ہر امت
گھٹنون کے بل ہوگی سب سے پہلے جس شخص کو بلایا جاویگا وہ آدمی ہوگا
جسنے قرآن کو جمع کیا تھا اور وہ آدمی جو راہ خدا مین مارا گیا تھا اور وہ
آدمی جو کثیر المال تھا اللہ قاری سے کہے گا کیا مین نے وہ نہین سکھایا جو
مین نے اپنے رسول پر اوتارا وہ کہے گا ہان اے رب۔ فرماویگا تو نے
اوس علم پر کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا مین رات دن اوسکو پڑھا کرتا تھا۔ اللہ
کہے گا تو جھوٹا ہی بلکہ تیری مراد یہ تھی کہ تو قاری مشہور ہو سو مشہور ہو گیا۔
مالدار کو لائین گے اللہ کہے گا مین نے تجھکو وسعت دے رکھی تھی یہانتک
کہ تجھکو کسی کا محتاج نرکھا تھا وہ کہے گا ہان اے رب۔ فرماویگا تو نے
اوس عطا مین کیا کام کیا وہ کہے گا مین صلۂ رحم وصدقہ کرتا تھا اللہ کہے گا
جھوٹا ہی بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ تجکو سخی کہین سو تو لوگ کہہ چکے۔ پھر مقتول
راہ خدا کو لائین گے۔ اللہ کہے گا تو کس بات مین مارا گیا وہ کہے گا تجکو
حکم تھا جہاد کا تیری راہ مین سو مین لڑا یہانتک کہ مارا گیا۔ اللہ فرمائیگا
کہ تو جھوٹا ہی بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ بہادر کہلائے سو تو مشہور ہو گیا۔
اے ابوہریرہ خلق اللہ مین انھین تینون سے پہلے پہل آگ سلگائی جائیگی

قیامت کے دن - اے عزیزو پناہ مانگو اللہ کی جب الحزن سے جو
ایک جنگل ہی جہنم مین خود جہنم ہر دن اس سے چارسو بار پناہ مانگتی ہی
اس مین ریاکار قاری جاوینگے جو اپنے اعمال دکھلاتے ہین بڑے دشمن قاریون مین
اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہین جو زیارت امرا کی کیا کرتے ہین - یہہ روایت بخاری
کی تاریخ اور ترمذی کے سنن مین ہی - ابو نعیم و دیلمی کا لفظ یہہ ہی کہ حرام کیا
ہے اللہ نے جنت کو ہر ریاکار پر - ابن ماجہ کا لفظ ہے کہ بہت سے روزہ دار
ہین جنکو روزہ سے کچھ حاصل نہین مگر بھوک - بہت سے قائم ہین
جنکو قیام سے کچھ فائدہ نہین مگر جاگنا ؎ مردہ دل ہمسے اگر رات کو جاگے
تو کیا ؛ چشم بیدار تو ہی پر دل بیدار نہین -

دیلمی کا لفظ یہہ ہی کہ جنت کی ہوا پانسو برس کی راہ سے آتی ہی جو شخص
دنیا کو عمل آخرت سے طلب کرتا ہی وہ اوسکو نپاوے گا ؎ کلید در دوزخ
است آن نماز ؛ کہ در چشم مردم گزاری دراز ؛

آل عمران مین ہی انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم
وخافون ان کنتم مومنین جز این نیست کہ شیطان ڈراتا ہے
اولیاؤن کو اپنے سو نہ ڈرو تم لوگ اوس سے اور مجھہ ہی سے ڈرو اگر
ایماندار ہو - اہل علم نے کہا ہی کہ ڈرانا شیطان کا ایک امر وسیع ہی آدمی
کو اوسکے نفع آخرت سے روکتا ہی اور مومنین کو اتباع سنت وکتاب سے
ڈراتا ہی کہ جہان متبع سنت کے ہوئے ملامت تمھارے حق مین شروع
ہو جاویگی روزی مین تمھاری بٹا لگ جائیگا -

ایک روایت مین ہی کہ جب صحابہ کو کثرت دشمن کے فراہم ہونے کے وقت ڈرایا تو اونھون نے کچھہ پروا نکی بلکہ اللہ پر توکل کرکے یہہ بات کہی حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔ ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یہہ وہی کلمہ ہے جسکو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آگ مین ڈالے جانے کے وقت پڑھا تھا اور حضرت نے کہا تھا جب کہ یہہ خبر دی گئی کہ لوگ تمھارے لئے جمع ہوئے ہین تم ڈرو اوسپر اون کا ایمان اور زیادہ ہوگیا رواہ البخاری والنسائی ۔ عبد الرزاق کا لفظ ابن عمر سے یہہ ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دن احد کے یہہ خبر دی گئی کہ لوگ جمع ہوئے ہین تمھارے لئے تم ڈرو اون سے تو اللہ نے اوسوقت یہہ آیت نازل فرمائی رواہ ابن مردویہ ۔ ایک روایت مین ہی کہ جب آن پڑے تمپر کوئی امر عظیم تو حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہو ۔

ان آیات واحادیث سے ثابت ہو کہ انسان اطاعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خدا کا دوست ہوسکتا ہی ۔ اور اونکی نافرمانی سے شیطان کا دوست بن جاتا ہی چنانچہ اولیاء شیطان کا لفظ قرآن پاک کی آیتون مین صریح وارد ہی ۔ جب متبع کتاب وسنت ہی ولی اللہ ٹھہرے تو بدعتی فاسق ظالم مشرک کو ولی اللہ کہنا بے ادبی نہین تو کیا ہی؟ علے الخصوص جو شخص شرک جلی شرک فی العبادۃ شرک فی التصرف ۔ شرک فی العلم مین مبتلا ہے وہ کیونکر ولی اللہ ہوسکتا ہے ۔ تیرے مسلمان بھائی جو ہندون اور صریح شرک کرنیوالون کو خواہ وہ مسلمان کے گھر پیدا ہوئے ہون

یا ہندو کے پیغمبر ایسون کو جو صالح بندہ خدا کا۔ ابرار۔ ولی اللہ یقین کرنے لگتے ہین وہ بڑی غلطی کی پیروی کر رہے ہین۔ وہ شاید شرک وکفر کی وعید سے واقف نہین ہین۔

شرک کی برائی اور مشرک کے ولی اللہ نہین ہونیکا بیان

سورہ نسار مین ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ کہ اللہ نہین بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے اوسکو جو اوس سے اوتر کر ہے جسکو چاہتا ہے سہ تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی ؂ بگذار خدائیکہ بصد رنگ تراشی ؂۔

سورہ لقمان مین ہے ان الشرك لظلم عظیم شرک کرنا بڑا ظلم ہے انه من یشرك بالله فقد حرم الله علیه الجنة وماوٰه النار وما للظالمین من انصار یعنی مشرک پر جنت حرام ہے دوزخ واجب ہے شرک کرنے سے ساری نیکیان اکارت ہو جاتی ہین اور سب اعمال ضائع ہو جاتے ہین ولو اشرکوا لحبط عنهم ما کانوا یعملون سورہ انعام مین ہے کہ اگر سب انبیاء علیہم السلام جنکا اوپر تذکرہ ہے شرک کرتے تو اونکے اعمال نیک پہ پانی پھر جاتا۔ شرک ایسی بُری چیز ہے کہ بڑون کی اسمین رعایت نہین ہے تو چھوٹون کو کون پوچھتا ہے۔ سورہ زمر مین ہے۔ لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتكونن من الخاسرین اے محمد اگر تو شرک کرتا تو

بیکار کردئے جاتے تیرے عمل اور تو بڑے خسارے مین پڑ جاتا۔ بغوی
نے کہا ہے کہ گو اسکے مخاطب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین مگر مقصود
ہدایت امت ہو کہ جب بڑے سے بڑے نبی کی اسمین رعایت نہین تو ما و
شما کو کون پوچھتا ہے۔ حضرت علی مرتضے رضہ کا قول ہو انی لارجو
ان لا یضر مع التوحید عمل کما لا ینفع مع الشرك عمل۔ ؛
عمل شر توحید کو ضائع کر سکتا ہے اور نہ خصلت نیک شرک کی شامت
سے بچا سکتی ہے وَمَنْ یکفر بالایمان فقد حبط عمله وهو فی
الاخرة من الخاسرین جو منکر ہو اتوحید کا اوسکے عمل نکمے ہو جاوینگے
پھر تو وہ آخرت مین ٹوٹی پانے والون مین سے ہوگا۔ سورہ ابراہیم
مین ہو مثل الذین کفروا بربهم اعمالهم کرماد ن
اشتدت به الریح فی یوم عاصف لا یقدرون مما کسبوا
علی شیٔ ذلك هو الضلل البعید جو منکر ہوئے اپنے رب سے اونکے
اعمال کی مثال راکھہ کی سی ہو سو اسخت چلی آندھی کے دن اونکو اپنے اعمال
سے نفع اوٹھانے کی قدرت نہین رہیگی یہ صریح گمراہی ہو۔ من یبتغ
غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین
سیوا دین اسلام کے جو کوئی اور دین کو ڈھونڈھے سو اوسکا عمل
مقبول نہین اور وہ آخرت مین گھاٹے مین رہیگا سو تیشہ اسلام
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہو جو عمل و ریاضت اسکے اصول کے
برخلاف ہوگی وہ مقبول نہین من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد

جو ایسا کام کرے کہ اوسپر میرا حکم نہیں ہے وہ کام مقبول نہیں۔
پیران پیر علیہ الرحمتہ نے فتوح الغیب کے مقالۂ ثانیہ میں فرمایا ہے
اتبعوا ولا تبتدعوا حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی
کرو اور دین میں نئی بات مت نکالو۔ ماہر نکات قرآنی سیدنا مولانا
مجدد الفثانی مکتوب ۱۳ میں فرماتے ہیں ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ اہل
ریاضات ومجاہدہ گو بہت مرا رستے ہیں مگر خلاف شریعت مصطفویہ
ہونے کے لحاظ سے بے اعتبار و ذلیل ہیں اگر کچھ فائدہ ہوتا بھی ہے
تو دنیاوی دراصل بلکہ آخرت کے نزدیک تمام دنیا ہی کی کیا حقیقت ہے
کہ جو اوس کا فائدہ معتدبہ شمار کیا جاوے اور ایک عمدہ مثل کے پیرایہ
میں نہایت توضیح سے بیان کیا ہے کہ خلاف شریعت مصطفویہ کے اعمال
ومجاہدات ومکاشفات سب شیطانی حرکات سے ہیں خسر الدنیا و
الاخرۃ صفحہ ۸۸ مکتوب ۱۷ میں مجدد صاحب علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں
رکن نجات سہ است اول تصحیح اعتقاد یعنی عقیدہ اوسکا موافق صحیح
عقیدہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے ہو۔ دوم علم مع عمل باحکام شریعت
سوم تصفیہ قلب یعنی اصلاح قلب بطریق صوفیہ وجوب این رکن اخیر
استحسانی ست بخلاف رکنین سابقین چہ اصل اسلام مربوط باین دو
رکن ہست وکمال اسلام منوط بآن یک رکن وعملے کہ مخالف این ارکان
ثلثہ ست اگرچہ از جنس ریاضات شاقہ ومجاہدات شدیدہ باشد داخل
معصیت باشد ونافرمانی وناسپاسی منعم جل سلطانہ۔ براہمہ ہندو

وفلاسفہ یونان در ریاضات ومجاہدات خود معاف نداشتہ اند اما آن ریاضات چون بر وفق شرائع انبیاء علیہم السلام واقع نشدہ اند مردود اند وازنجات اخروی بے نصیب فعلیکم بمتابعۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد یحیےٰ منیری علیہ الرحمۃ مکتوب صدی کی مکتوب ۲۳ مین تحریر فرماتے ہین۔ ہرکہ در طلب این راہ بود باید کہ سرمایہ از شریعت سازد تا از شریعت در طریقت راہ یابد و چون در طریقت راہ یافت از طریقت بحقیقت قدم تواند نہاد و ہرکہ ہنوز شریعت ندانستہ ست ویرا با طریقت کی ملاقات وہرکرا با طریقت ہنوز ملاقات نیست آن بیچارہ را با حقیقت چہ گذر وچہ کار ازینجا ست کہ ہیچگونہ رخصت ندادہ اند کسے بنادانی بے معرفت وبے شریعت درین راہ قدم نہد کہ بیم ہلاکت باشد وبہیچ جاے نرسد اگر مجاہدہ ورنجے کورانہ وجاہلانہ برخود نہد وازان چیزے نمود ار بود چندان غرور وجہل وپندار وحمق در وے پدید آید کہ ایمان ہم بباد دہد ودر جوال شیطان گرفتار گردد الخ۔ ائمہ صوفیہ کرام نے جاہل کے ولی اللہ ہونے سے سخت انکار کیا ہی سیدنا مخدوم صاحب بہاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہین وبالقطع وبالیقین بداند کہ خداوند تعالےٰ را ہیچ ولی جاہل نبودہ ست ما اتخذ اللہ ولیا جاھلا گفتہ مشائخ ست ودر قرآن باین اشارت ست یعنی مخدوم الملک علیہ الرحمۃ جاہل کے ولی اللہ نہین ہونے کی دلیل قرآن سے پیش کرتے ہین ولم یکن لہ ولی من الذل ذلت کو اللہ تعالےٰ دوست

نہین رکھتا ہے اور نفس جہالت ہی اصل ذلت ہے سب ذلتون سے بڑھکر
بغیر شمع علم کے اس راہ مین چلنا اور راہ گم کرنا ایک ہی بات ہے مولانا جامی
علم است کہ ہرچہ ہست بنا ید از و ٭ ہر عقدہ کہ مشکل ست بکشاید از و ٭
غیر از تصنیف نیک دیگر نبود ٭ کاریکہ پس از تو کار ہا آید از و ٭
بالفعل جاہل صوفی بنکر کے تصوف کو بدنام کرتے ہین۔
حق یہ ہے کہ نہ کوئی اب صوفی ہے نہ کوئی متصوف ہے الا ماشاء اللہ
حالی نے خوب کہا ہے ؎
بہت لوگ پیرونکی اولاد بنکر ٭ نہین ذات والا مین کچھ جنکے جوہر
بڑا فخر ہے جنکو لے دیکے اسپر ٭ کہ تھے ان کے اسلاف مقبول داور
کرشمے ہین جا جا کے جھوٹے دکھاتے ٭ مریدون کو ہین لوٹتے اور کھاتے

دیگر

یہ ہین جادہ پیماے راہ طریقت ٭ مقام انکا ہے ماوراے شریعت
انھین پر ہے ختم آج کشف و کرامت ٭ انھین کے ہے قبضہ مین بندونکی قسمت
یہی ہین مراد اور یہی ہین مرید آب ٭ یہی ہین جنید اور یہی بایزید اب
ایسے ہی جاہل مولوی جنکو صرف پابندی رسم کے سوا تحقیق دین
و مذہب سے کوئی علاقہ نہین ہے اندھون کے طور پر عمل کرتے جاتے
ہین نہ ماخذ نہ مصدر مسائل کو خیال کرتے ہین اور نہ دیدہ و دانستہ
خلاف سنت پر عمل کرنے کی شامت سے ڈرتے ہین۔ جس مسئلہ
اجتہادیہ کے خلاف قول و فعل رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم

کا موجود ہے پس اجتہادیہ مسئلہ پر عمل کرنے کے کیا معنی ہیں سارے
مجتہدین علیہم الرضوان کا قول ہے کہ جب حدیث صحیح ہوجاوے
تو وہی ہمارا مذہب ہے۔ اور ایسے ہی جاہل اہل حدیث کہ سیوائے
آمین بالجہر و رفع الیدین وغیرہ وغیرہ مسائل کے اور کسی سنت یا فرض
مین ویسا تشدد بالعمل اونکو نہین ہے حالانکہ بہت سی سنتین مردہ
ہین جسپر صلے اللہ علیہ وسلم نے مواظبت کی ہے وہ اب متروک ہین
زمانہ گری سنت بدوستان نوا ؎ خیال آنکہ ازین انجمن کنارہ کنم
ہر فریق کے عوام کی حالت یہی ہے اور خواص ہر صنف کے اچھے
ہین یعنی اللہ والے لوگ ہین پھر وہان نہ کوئی جھگڑا ہے نہ کسی قسم
کی لڑائی ہے نہ شیخی ہے نہ تکبر نہ تعصب ہے نہ ہٹ دھرمی ہے ہر ایک کا
خذ ما صفا دع ما کدر پر عمل ہے۔
شرک کی مذمت سے قرآن شریف مملو ہے۔ جاہل جو شرک مین مبتلا ہے
وہ اولیاء اللہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے معاذ مت شرک کیجیو اگرچہ
جلا یا جاوے تو یا پھانسی دیا جاوے تو۔ فرمایا نجاوے گا جنت مین
مگر نفس مسلمان رواہ احمد و مسلم و ابوداؤد۔ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اے ابن عوف سوار ہو اپنے گھوڑے پر پھر پکار دے
کہ حلال نہین جنت مگر واسطے مومن کے روایت کیا ہے ابوداؤد نے
سنن اربعہ کا لفظ ہے جو کوئی پھر جاوے طریقہ اسلام سے اوسکو قتل

کرو اسیطرح ہزارون حدیثین کتب صحاح ستہ ومسانید مین ہین
کہ جس سے ثابت ہی کہ جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہوا اوسپر
جنت حرام ہی۔ قرآن شریف مین ہی کہ مشرکین عذاب کے وقت
کہین گے کہ زمین بھر سونا لیا جائے اور مجھے بخشدیا جاے تاہم بخشے
نہین جاوینگے ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار فلن یقبل
من احدھم ملاء الارض ذھبا ولو افتدی بہ اولئک لھم
عذاب الیم ومالھم من ناصرین جو لوگ منکر ہوے ان کر
پھر بڑھتے رہے انکار مین ہرگز قبول نہین ہوگی اونکی توبہ وہی ہین
راہ بھولے جو لوگ منکر ہو گئے اور مر گئے حالت انکار ہی پر تو ہرگز
قبول نہین ہوگا ایسے کسی سے زمین بھر سونا اگر بدلا دے۔ اونکو
دکھ کی مار ہے اونکا کوئی مددگار نہین۔ حدیث مین آیا ہے کہ دوزخی
کو اللہ کے سامنے لاوینگے اللہ فرماوے گا تو نے اپنی جگہ کیسی پائی۔
کہیگا بہت بری جگہ ہے۔ اللہ حکم فرمائے گا کہ تو زمین بھر سونا دیکر اپنے
کو بخشوانا چاہتا ہے وہ کہے گا ہان اللہ فرماوے گا تو کاذب ہے مین نے
اس سے بھی کمتر وسہل بات تجھسے مانگی تھی تو نے نہ کی اور وہ کتاب
اللہ وسنت رسول اللہ پر چلنا ہے پھر حکم خدا اوسکو دوزخ مین
لیجاوینگے۔ ایک جماعت ائمہ کے نزدیک جیسے امام ابوحنیفہؒ
ہین سارے اعمال وافعال شرک وکفر کے باطل ہو جاتے ہین تقدار
عمل واجب کی اوسپر لازم آجاتی ہے اصحاب امام ابوحنیفہ نے

بیان مین مشرکین کے بہت توسیع کی ہے اور ائمہ مذاہب نے
اس باب مین زیادہ مبالغہ کیا ہے وہ اسکے بھی قائل ہین کہ مشرکین
و کفر کی ساری نیکیان باطل ہو جاتی ہین اور جورو اوسکی اوسپر
بائن ہو جاتی ہے پھر ایسا شخص جب سرے سے مسلمان ہی نہین
تو ولی اللہ۔ ابرار۔ ابدال۔ قطب۔ غوث۔ صوفی کامل ہونا تو فضل ہے
ایمان پر کیونکر ہو سکتا ہے ؎ تو کار زمین را نکو ساختی ۔ کہ بر
آسمان نیز پرداختی ؛

مسلمان باادب کو لازم ہے کہ ایسے کفر و شرک کے کرنے والے اشخاص
کو ولی اللہ نہ کہین چاہے بظاہر مسلمان ہو یا مسلمان کے گھر پیدا ہوا ہو
یا مسلمان کہلاتا ہو نفس الامر مین ایسا شخص خدا کا دوست نہین ہے
کسی اور کا دوست ہے مجھے خوف ہے کہ ایسون کو ولی اللہ کہنے سے کہین
اعمال مین رخنہ نہ پڑے اللھم احفظنا جیسے اولیاء اللہ کو اولیاء
اللہ نہ جاننا سخت گناہ ہے اوسیطرح عدو اللہ کو اولیاء اللہ کہنا سخت
عصیان و بے ادبی کی بات ہے مصرع گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی +

لغوی موحدین بھی ولی اللہ نہین ہو سکتے ہین

رہے وہ لوگ جو صرف اللہ کو ایک جانتے ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی رسالت کے مصدق نہین ہین اور حضرت کو نبی صادق نہین جانتے
ہین۔ یا وہ فلسفی کہ جو عقل اول سے وجود دنیا کے قائل ہین اور وہ حکما

یونان وحکماے مجوس کہ جو ستارے وآتش کی پرستش کرتے ہین
وہ بھی مشرک ہین کیونکہ توحید شرعی اور ایمان صحیح مین تصدیق رسالت
ضروری ہے - اگرچہ یہہ حکما بڑے مرتاض تھے مثل سقراط فیثاغورس
علیمانوس - ارسطو وغیرہ کے کہ ان کی بات مثل وحی المنزل
من السماء کے یونان مین مانی جاتی تھی - اور بھی ہزار ہا خرق عادات
ان لوگون سے صادر ہوئے ہین اور یونان کی ایک بہت بڑی
جماعت انکو اولیاء اللہ ہی کہتی تھی - بلکہ بعض جماعت ان کے فرشتہ
آسمانی ہونے کے قائل تھی اور بھی حکماء ہند وفقراء ہنود کہ پہاڑون
مین رہتے ہین اور بڑی بڑی ریاضتین کرتے ہین اور بھی مثل دیوجانس
کلبی سولون - زینون اکبر - فلوطرخیس - بطلیموس - ثالیس ملطی
ذی مقراطیس - اسخیلوس - جالینوس - اومیرس وغیرہ حکماء
اشراقین ومشائین نے یونان اور دیگر بلاد وامصار مین وہ نشو ونما
پیدا کی اور اتنے زہد وفضل وکمال کے اشخاص ہوئے اسقدر خرق
عادات ان لوگون سے صادر ہوئے کہ شمار ناممکن ہی اور صرف رعایت
قواعد ومراعات اصول علمیہ سے عالم اسباب کے درمیان مین ان
لوگون سے وہ وہ باتین صادر ہوئین کہ جہلا اور نادانستہ لوگ خرق عادات
ہی شمار کرتے تھے - انکے فضائل علمیہ وکمالات کسبیہ ومعلومات اشراقیہ
کو دیکھکر عقل حیران تھی اور اب اون کا تذکرہ سنکر لوگ اششش
کرتے ہین کہ ایسے بھی بنی آدم ہوتے ہین لاکن چونکہ یہہ لوگ حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم یا کسی دوسرے نبی وقت کے پیرو نہ تھے اور اوامر و نواہی کی اونکے تابعداری نہین کرتے تھے بدین وجہ ان کو ایسے مومن ہی نہین کہہ سکتے ہین ولی اللہ ہونا تو درکنار ولی و فضل سے۔ یہ لوگ علم نجوم و رمل و کہانت و سحر و جفر وغیرہ مین بڑے مشاق تھے ان کے خرق عادات ساحرون و کاہنون کے سے تھے ان کے پاس شیاطین آتے تھے اور اکثر امور کاینہ کی خبر دیتے تھے اور حفظ ما تقدم کی تدبیرین بتلاتے تھے۔ قرآن مین ہے

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ سورہ شعرا مین ہے۔ کیا بتلاؤن مین

اوپر کسکے اوترتے ہین شیاطین اوترتے ہین شیطان اوپر ہر جھوٹے گنہگار کے۔ جو خدا کے احکام سے اعراض کرتا ہے وہ شیاطین کے پھندے مین پڑتا ہے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ فرمایا اللہ صاحب نے کہ جو شخص بے بصر ہو اللہ کے ذکر سے یعنی کتاب اللہ و احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقرر کرتے ہین ہم اوسکے لئے شیطان پس وہ اوسکا دوست ہے علامہ بغوی نے معالم التنزیل مین تحت اس آیت کے بیان کیا ہے کہ خلف و سلف کا اتفاق ہے کہ ذکر سے مراد قرآن اور احکام و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ أَنْزَلْنَاهُ أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ اللہ صاحب فرماتا ہے کہ یہ ذکر ہے

برکت والا اوتارا ہے ہمنے اسکو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو۔
اہل علم نے کہا ہے کہ ذکر سے مراد احکام شریعت ہین جو بذریعہ
وحی نبی صلعم کے پاس بھیجے گئے ہین اسمین قرآن و حدیث دونون
داخل ہین چنانچہ فتح البیان مین اوسکی تصریح ہے۔ ومن
اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیامة
الخ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جس نے منہ پھیرا میری یاد سے تو
اوسکو [illegible] گزران تنگی سے اور اوٹھاوین گے ہم دن قیامت
کے [illegible] ہ کا مذہب ہو کہ ذکر سے مراد یہان نماز ہے۔ اور بعض
تابعی کا مسلک ہے کہ ذکر سے تمام احکام شریعت کی طرف اشارہ
ہے۔ ایا ما کان کچھ ہو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
بتلائے ہوئے احکام کے خلاف عمل کرے اور اوس سے اعراض
دیدہ و دانستہ کرے اوسکی عاقبت خراب اور ٹھکانا دوزخ ہے۔
سورہ جن مین ہو ومن یعرض عن ذکر ربه نسلکه
عذابا صعدا جو اعراض کرے میرے قرآن و حدیث پر
عمل کرنے سے پیٹھاوین گے اوسکو چڑھتے عذاب مین۔

سحر و کہانت والے ولی اللہ نہین ہو سکتے

اور انھین جگمار کے سے ہین بعضے نام کے مسلمان جو سحر و کہانت و
رمل سے لوگون کو اپنا معتقد بناتے ہین اور سفلی عملون کے گچھمرے

اوڑاتے ہین اور انھین علوم سے شعبدہ بازیان کرکے مخلوق خدا
کے سادے دل کو اپنی طرف رجوع کرتے ہین ایسے لوگون کو بھی
اوسی شیطان کی پیروی سے کام ہے پھر کوئی انکی ظاہری وجاہت
دیکھکر یعنی ان کی طرف ہزارون مخلوق خدا کو رجوع ہوتا پاکرکے
انکو ولی اللہ کہے تو وہ لوگ سخت غلطی پر ہین وہ منترون ہین دوہائی
غیر خدا کی دیتے ہین اور سارے شعبدے کے کامون ہین شیاطین
ہی سے مدد مانگتے ہین شیاطین کے پاس خاطر سے نجس وناپاک
رہتے ہین جھک مارتے ہین گو کھاتے ہین شراب چڑھاتے ہین۔
ایسے ہمیشہ شرک کرنے والے ولی اللہ کیونکر ہوسکتے ہین۔ حلوا خوردن
را روے باید۔ ایسون کو اولیاء اللہ کہنا سخت بے ادبی ہے
اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان بہت اعلےٰ وارفع ہے۔ ایسون کو
ولی اللہ کہنا گویا اولیاء اللہ کی ہجو کرنی ہے۔ جب سحر کرنے والون
اور کاہنون اور نجومیون کے پاس جانا اور اونکی باتونکی تصدیق
کرنی کفر ہے تو واے برحال اوسکے جو خود کرتا ہے وہ خدا جانے
کس مرتبہ کا مشرک وکافر ہے صحیح مسلم مین ہے حضرت حفصہ رضی
اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو کوئی جاوے کسی خبرین بتانے والے کے پاس پھر پوچھے
اوس سے کچھ تو نہین مقبول ہوتی اوسکی نماز چالیس دن کیونکہ
اوسنے شرک کیا اور شرک سب عبادتون کے نور کو کھو دیتا ہی

رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے سیکھی کوئی بات نجوم و کہانت کی سیوا اوسکے کہ بیان کیا ہے اللہ تعالے نے تو سیکھی اوس نے ایک راہ جادو کی۔ نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔ برہمن جیسا جنون سے پوچھ پوچھ کر غیب کی باتین بتلاتا ہے جسکو عربی زبان مین کاہن کہتے ہین اوسیطرح نجومی بھی ستارہ کی تاثیرون اور اوسکی گردش کے حساب سے آیندہ کی خبر دیتا ہے تو نجومی و کاہن کی راہین ایک ٹھہرین جنون سے دوستی اسیطرح پیدا ہوتی ہے کہ اونکی دوہائی دیجیئے اوسکو مانئے بھوگ دیجئے۔ اہل علم نے آیت وَمَا کَفَرَ سُلَیمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِینَ کَفَرُوا یُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ الایۃ سے استدلال کیا ہے کہ سیکھنا سحر کا کفر ہے۔ حدیث عبداللہ مین آیا ہی کہ جو کوئی آیا پاس کسی کاہن یا ساحر کے پھر سچا کہا اوسکو اوسکی بات مین تو کفر کیا اوسنے ساتھ قرآن کے رواہ البزار باسناد صحیح اور حاکم نے کہا ہے کہ اوسکی سند صحیح ہے۔ ابن عباس مجاہد و سدی نے کہا کہ جادوگر نفع آخرت سے بے نصیب ہین حسن بصری نے کہا جادوگر بددین ہین وَلَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا کی آیت سے ساحر کے کافر ہونے پر استدلال کیا ہی امام احمد اور ایک جماعت سلف کا یہی قول ہی۔ بعض نے کہا کافر نہین ہوتا ہی لیکن حد اوسکی یہ ہی کہ گردن

مارین یہ قول شافعی کا ہی - امام رازی نے معتزلہ سے نقل کیا ہی کہ وہ منکر ہین
وجود سحر کے بلکہ معتقد وجود سحر کو کافر کہدیتے ہین - ہان اہل سنت وجماعت
کے نزدیک اوڑجانا ساحر کا ہوا مین آدمی کو گدھا بنا دینا گدھے کو انسان
کر دکھانا جائز ہی اسکا یہ مطلب ہی کہ ساحر جب اپنا منتر پڑھتا ہی اور کلمات
معینہ کہتا ہی تو اوسوقت اللہ اوس چیز کو پیدا کر دیتا ہی یہ بات نہین ہی
کہ موثر اوسکام مین فلک یا نجوم ہون جسطرح فلاسفہ ومنجمین وصابئین
کہتے ہین - ابن کثیر نے ابو عبداللہ رازی سے بحوالہ کتاب سر مکتوم کے آٹھ
قسمین سحر کی نقل کی ہین اور ہر ایک قسم کی متعدد قسمین - ابن کثیر نے کتاب
الاشراف علی مذاہب الاشراف تالیف وزیر بن ہبیرہ سے یہ روایت کی ہی کہ
سب کا اس بات پر اجماع ہی کہ سحر کی حقیقت ہی مگر امام ابو حنیفہ رح سحر کو
بے حقیقت کہتے ہین لیے سیکھنا سحر کا سو امام ابو حنیفہ ومالک واحمد کا یہ مذہب ہے
کہ ساحر کافر ہوجاتا ہی پھر نزدیک مالک واحمد رح کے بمجرد فعل واستعمال کے
لائق قتل کے ٹھہرتا ہی اور نزدیک شافعی کے فی الفور مارنے کی کچھ ضرورت
نہین ہی جب مکرر سہ کرر یہ کام کرے تو مارا جاوے - رہی یہ بات کہ ساحر
کی توبہ قبول ہوتی ہی یا نہین - شافعی کہتے ہین قبول نہین ہوتی ہی - باقی
تین امام قبول ہونا بتلاتے ہین - پھر جب کہ ساحر وکاہن وغیرہ کا مومن
مسلمان ہونا یقینی طور پر شریعت سے ثابت نہین ہی تو ولی اللہ ہونیکی نسبت
ایسونکی طرف کرنی خدا کے پیارے بندے اولیاؤن پر ظلم نہین ہی تو کیا
مگر پھر بھی آوڈائل - روحانیات - اعمال سفلی کرنیوالون - ہمزاد وکہانت جاننے والون

سے خرق عادات کثیر وقوع مین آوین تو کچھہ بعید نہین ہے۔

خرق عادات کا کسی سے ظاہر ہونا اوسکے ولی اللہ ہونے کی دلیل نہین ہوسکتی ہی

ترجمان القرآن مین تحت آیۃ و اذ قلنا للملئکۃ اسجدوا کے قرطبی سے نقل کیا ہی کہ اہل علم کا قول ہی کہ جس کسی کے ہاتھہ پر اللہ تعالےٰ نے کرامات وخوارق عادات کو ظاہر کیا اور وہ نبی نہین ہی تو یہ کچھہ دلیل اوس شخص کی ولایت پر نہین ہوسکتی ہی جیسطرح بعض صوفیہ و رافضیہ نے خیال کیا ہی۔ پھر کہا کہ ہم یقین نہین کرسکتے کہ ایسا شخص اللہ سے با ایمان ہوکر ملیگا ہان ولی با ایمان ملتا ہی۔ علامہ ابن کثیر نے کہا کہ کبھی خرق عادت ہاتھہ پر فاجر کافر مشرک مرتد کے بھی ظاہر ہوسکتا ہی۔ دیکھو ابن صیاد نے ہو الدخ کہا جب کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پوشیدہ رکھا یوم تاتی السماء بدخان مبین اسیطرح جب اوسکو غصہ آتا تو اتنا پھول جاتا کہ رستہ بھر جاتا ابن عمر نے اسی امر پر اوسکو مارا تھا۔ احادیث مین کیا کچھہ خوارق عادات دجال کے نہین آئے ہین جیسے آسمان سے پانی برسانا زمین کا خزانہ ہمراہ لیے پھرنا ایک جوان کو مار جلانا۔ شافعی ولیث بن سعد رحہ نے کہا ہی جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ پانی پر چلتا ہی ہوا مین اوڑتا ہی تو دھوکھا نہ کھاؤ جبتک کہ اوسکے کام کو کتاب و سنت پر عرض نہ کرلو۔ مین کہتا ہون ہوا پر باز و کبوتر اوڑتے ہین۔ پانی پر کیڑے وغیرہ حیوان چلے جاتے ہین اسمین کیا فخر ہوا۔ اللہ نے انسان کو اکرم مخلوقات و اشرف کائنات بنایا ہی اسکا فخر یہ نہین ہی کہ پانی پر چلے یا ہوا پر اوڑے اسکا شرف تو یہ ہی کہ بندگی کا پورا پورا حق ادا کرے

غرور و تکبر کی ہوا بھی لگنے نہ دے نعلین کیطرح خاکسار رہنے دستار کیطرح صاحب نخوت نہوا نتہا۔ فرقان مین علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہی کہ مثل کرامت و معجزہ کے استدراج بھی ہی کہ جو ہاتھہ پر بے ایمان مشرک کافر کے صادر ہوتا ہے اسپر تمام اہل صوفیہ و اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہی جو شک کرے وہ مسلمان نہین یہ ایک اجمالی مسئلہ ہی فرعون نے چارسو سال کی عمر پائی کہ اس درمیان مین کبھی زکام مین بھی مبتلا نہ ہوا۔ اور پانی اوسکے بالاخانے کے قریب تھا جسوقت چاہتا بلند ہوجاتا۔ اور جب وہ چاہتا اپنے مقام پر پانی پہونچ جاتا۔ دجال کے داہنے بائین دو پہاڑ رہیگا ایک پر اسباب عذاب ایک پر اسباب انعام جو اوسپر ایمان لاویگا اوسکو انعام سے مالامال کردیگا۔ ہر طرحکی عافیت مین اوسکو رکھیگا۔ اور جو اوسکا انکار کریگا اوسکو گوناگون عذاب سے تکلیف دیگا۔ ایک شخص مردہ کو زندہ کریگا۔ تاہم نکات قرآنی سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مکتوب ۱۰۰ صفحہ ۱۳۸ مین فرماتے ہین کہ (ترجمہ) ظہور خوارق شرط ولایت سے نہین ہی اور کثرت سے خوارق عادات کا کسی سے ظاہر ہونا مرتبہ ولایت مین اوسکے افضلیت کی دلیل نہین۔ متاخرین اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے ظہور خوارق کا بہت ہوا ہی اور صحابہ سے بہت کم ظہور مین آئے ہین حالانکہ ادنےٰ درجہ کے صحابہ اونچے درجے کے اولیاء اللہ سے باعتبار تقرب و ولایت کے مرتبہ بڑھے ہوئے ہین۔ آسمان و زمین کا فرق ہی۔ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی لکھتے ہین کہ خرق عادت کا ظاہر ہونا ولی اللہ ہونیکے لئے لازم نہین ہی بعضے اشخاص اولیاء اللہ سے ہین اور مقربین مین سے

درگاه خدا کے ہین اور اونسے خرق عادت ایک بھی ظاہر نہین ہوئی ہے
جیسے بعض اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خرق عادت کا ہونا
مروی ہی نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت کثرت ثواب سے متصور ہی خرق
عادت سے نہین۔ خوارق عادات مین حظوظ نفسانی کو بڑی مدد ملتی ہے
اسیواسطے محدثین نے کرامات کو صحابہ رضے اللہ عنہم کے اونکے مناقب کی فصل
مین بیان نہین کی ہی بلکہ کرامات کے بیان مین باب علحدہ لایا ہے۔
سید الطائفہ ابو القاسم جنیدؒ سے تمام عمر مین صرف دس خوارق ظہور مین آئے
ہین صحیحین مین ابو سعید خدری رضے اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اگر تملوگون سے
کوئی کوہ احد کے برابر چاندی سونا راہ خدا مین خرچ کرے تو برابر اوس ایک
سیر جو یا آدھ سیر جو کے نہین ہوگا جسکو میرے صحابہ نے راہ خدا مین دیا ہی۔ مجدد
صاحب علیہ الرحمۃ پیرؒ سے اپنے روایت کرتے ہین کہ شیخ محی الدین بن عربی نے
لکھا ہی کہ بعض اون اولیاؤن سے جن سے کرامات وخرق عادات بہت
ظاہر ہوئے ہین مرتے وقت اونھون نے تمنا کی کہ کاش مجھہ سے کرامات
ظہور مین نہ آتے۔ حضرت مولانا شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ جن سے
طریقہ سہروردیہ کا نکلا ہی جو کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے پیر ہین اونکا قول
ترجمہ عوارف المعارف مین یہ ہی۔ ہر کہ از طریق متابعت او روے بگرداند
واحکام شریعت او را بر خود واجب ولازم نداند ولی شیطان وعدو رحمن
بود واز جملہ زنادقہ وملاحدہ خذلہم اللہ باشد واگر از خوارق عادات بر دے
چیزے ظاہر شود باید کہ آنرا مکر واستدراج خوانند نہ کرامات۔ فرعون نے فتنے

برکنار نیل مصر معرفت ہرگاہ کہ روان شدے نیل با او روان شدے وچون
بایستادے نیل باو بایستادے وشک نیست کہ آن نہ از جملہ کرامات بود
اگرچہ او را و قوم او را چنان می نمود کہ آن محض قدرت و عین اعجاز ست
بلکہ مکر الٰہی بود تا او در کفر خود ہر روز راسخ تر شود و از قبول ایمان دور تر
گردد اما اولیا و صدیقان را ببرکت متابعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم
ممکن ست کہ بعضے از خوارق عادات مکشوف شود وآن کرامات الٰہی بود
در حق ایشان تا بدان وابطہ یقین ایشان زیادہ گردد ولازم نیست ہرکہ ولی وصدیق بود نشان صحت
حال ظہور کرامت باشد مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت خواجہ باقی باللہ
علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ فرماتے تھے
کہ احوال ومواجید کہ از اسباب نا مشروعہ مترتب شوند نزد فقیر از قبیل استدراج
ست چہ آنرا نیز احوال و اذواق دست میدہد وکشف و توحید ومکاشفہ ومعاینہ
کہ در مرایاے صور عالم ظہور می آید حکماے جوگیہ یونان وبراہمہ ہند و در ین
معنی شریک اند علامت صدق موافق علوم شرعیہ ست با اجتناب از امور محرمہ
ومشتبہہ انتہے ما فی انفاس الاکابر و انوار الضمائر مصنفہ مولانا محمد نعیم اللہ
نقشبندی۔ اور بھی اسی کتاب میں حضرت مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ
سے نقل کرتے ہیں کہ فرماتے تھے کہ طریقۂ ما عروۃ الوثقٰی است چنگ
در ذیل متابعت محمد مصطفٰے صاحب صلے اللہ علیہ وسلم زدن ست واقتدا بآثار
صحابہ کرام رضے اللہ عنہم کردن ودرین طریقہ باندک عمل فتوح بسیار ست اما رعایت
متابعت کارے بزرگ ست ہرکہ از طریقۂ ما روے بگرداند خطر دین دارد۔ مولانا

یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ در رسالۂ انسیہ از حضرت بزرگ رضا نقل می کنند که
گفتند حضوری و ذوقی که در ذکر بلند و سماع حاصل میشود دوام ندارد۔ بحضرت خواجه
بزرگ قدس سره از احوال و مکاشفات پرسیدند فرمودند که همه در تحت کلمه لا نفی
کرده ایم دیگر آنکه هر تجلی که رحمن جل شانه کند شیطان را نیز قوت داده اند که بهمان
تجلی متجلی شود و تمیز میان تجلیات رحمانی و شیطانی بغایت دشوار است پس حضرات ما
طریقه اختیار کرده اند که از اینها هیچ ظاهر نشود و بیقین دانسته اند که مقصود حقیقی جز آن
نیست که از یاد همه چیز بیزار شده بحق سبحانه و تعالیٰ مشغول شود که هر چیز حضور و
آگاهی را از خود دور کنند نتوانند این فائده جلیله از مقامات حضرت خواجه احرار است رضوان
حضرت شیخ ابو طالب مکی صاحب قوت القلوب در معنی ولایت فرموده که ولی
کسی است که عارف باشد بذات و صفات حضرت سبحانه و تعالیٰ بقدر طاقت
بشری و عرفان آنکه بر طاعت و عبادت صوری و معنوی ملازم باشد و از معاصی ظاهر
و باطن محترز و ظهور کرامات و خوارق عادات شرط ولایت نیست بلکه قدرت
بآن هم شرط نیست و عصمت شرط ولایت نیست اما ولی محفوظ است چنانچه نبی و رسول
معصوم اند صلی اللہ علیه و آله و سلم۔ خواجه ابو بکر وراق قدس سره گفت که صاحب
استقامت باش نه صاحب کرامت که نفس تو کرامت خواهد و خدا استقامت هم وی
گفته ولی آن بود که از حال خود فانی شود و بمشاهده حق باقی۔ و حضرت ایشان
مظهر عالم رضی اللہ عنه همدرین معنی در مکتوبی می نویسند بر آنکه می آرم که مراد از
ظهور آثار کمال اگر استقامت است که فوق کرامت است پس این معنی خود در اولیای
این طریقه بقوت ظاهر میگردد و ضعفا را اعتبار نه و اگر مقصود از آثار صدور خرق

عادات و مکاشفات ست که منظور عوام ست پس این مقدمات باجماع صوفیہ نہ
شرائط ولایت اند و نہ لوازم آن۔ ایک دو سطر طولانی مکتوب میں مرزا صاحب
کے وارد ہیں خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ اللہ نے بناے حُب و رضا کو اپنے جو جمیع صوفیان
طرق کا مقصود ہے اوپر اتباع حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کی ہے۔
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور علم احسان یعنی تصوف
کی تعریف میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے ان تعبد ربک کانک
تراہ مکاشفات خرق عادات اطلاع مغیبات احوال و مواجید نہ ولایت میں
ضروری چیز ہیں اور نہ ولی اللہ ہونے کیلئے شرط ہیں اور بصورت ظہور خرق عادات
کے زیادتی مراتب بھی متصور نہیں ہے فافہم۔ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ مکتوب ۹۲
جلد دوم میں فرماتے ہیں کہ ظہور خوارق و کرامات شرط ولایت نیست چنانچہ علما مکلف
بحصول خوارق نیستند اولیا نیز بظہور خوارق مکلف نیند چہ ولایت از قرب الٰہی
ست جل سلطانہ کہ بعد از نسیان ماسوے با ولیا رخود کرامت میفرماید شخصے را این
قرب عطا فرمایند و از احوال مغیبات مخلوقات ہیچ اطلاع ندہند۔ و شخصے دیگر باشد کہ
او را ہم این قرب دہند و ہم اطلاع بر مغیبات بخشند۔ و شخصے ثالث را از قرب
ہیچ ندہند و اطلاع بر مغیبات بخشند۔ شخصے ثالث از اہل استدراج ست و صفائے
نفس او را بکشف مغیبات مبتلا ساختہ ست و در ضلالت انداختہ آیہ کریمہ یحسبون
انہم علی شئ الا انہم ہم الکاذبون استحوذ علیہم الشیطان
فانساہم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان
ہم الخاسرون نشان حال شان ست۔ و شخصے اول و ثانی کہ بدولت قرب

مشرف انداز اولیا اند۔ کشف مغیبات نہ در ولایت شان می افزاید و عدم کشف آن ہا نہ در ولایت شان نقصان می آرد۔ وتفاوت آنہا باعتبار درجات قرب ہست الی آخرہٖ
یہہ مکتوب نہایت طویل ہی اسمین نہایت شدومد سے لکھا ہی اور اعتراضات کا جواب بھی دیا ہی اور انبیاؤن کے لئے معجزہ خرق عادات کو ضروری بتلایا ہی اور اس غلطی کو بھی لکھا ہی کہ بہت سے لوگ دنیا دار صرف کشف و خرق عادات سے لوگون کو اہل اللہ عارف باللہ کہتے ہین وحاشا کہ وہ اہل اللہ ہون ؎ ای بسا ابلیس آدم روے ہست ٭ پس بہر دستے نباید داد دست۔ آپنے وصیت نامہ مین قاضی ثناء اللہ صاحب علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ ہرگز وہر آئینہ بے سمجھے بوجھے اس زمانے کے مشائخ کے ہاتھ مین ہاتھ نہ دینا چاہیے اور ان سے مرید نہین ہونا چاہیے کیونکہ بعضونکو رسم تقلید ہی اور امور رسمیہ کا کچھہ اعتبار نہین ہے اور بعض انمین کرامات فروش ہین الا ما شاء اللہ کہ طلسم اور شعبدہ اور نیرنج کو کرامت سمجھتے ہین۔ بعد اسکے علم رمل علم نجوم۔ فن کہانت۔ باب طلسم۔ اعمال جوگ کو بیان کیا ہی کہ ان علوم کے ذریعہ سے خلاف عادت امور ظہور مین آتے ہین اور دلون کی بات پر اطلاع ہو جاتی ہی اور واقعات آئندہ کا انکشاف ہو جاتا ہی۔ نجوم والے گھر کھینچتے ہین اور جدول کھینچتے ہین رمل والے بھی زایچہ کے محتاج ہین۔ اور کہانت والے یعنی برہمن کبھی تو شیاطین کی مدد سے کام چلاتے ہین تو لوگون پر چھا جاتے ہین۔ اور کبھی اور طریقہ سے طلسم والے تو اسے کو اس سے صورت پیدا کرتے ہین۔ اعمال جوگ والے الگ اپنے کرتب دکھاتے ہین ایکا نہ روزگار بنا کسی کو مسخر کر لیتے ہین۔ اور بعضون مین عداوت و نا اتفاقی کرا دیتے ہین۔ اگر انھین امور پر ولایت موقوف ہوگی تو شقی و سعید مین امتیاز غیر ممکن و دشوار ہوگا

مخدوم الملک مولانا شاہ شرف الدین احمد یحیی منیری رح مکتوب دہم مین ارشاد
فرماتے ہین - اما اتفاق کردہ اند مشائخ این طائفہ و جملہ اہل سنت و جماعت بدانکہ
روا باشد کہ فعلے ناقض عادت مانند معجزۂ انبیا و کرامت اولیا پدید آید بر دست
کافرے و کسے را اندر کذب وے شک نیفتد و این چنان بود کہ فرعون چہار صد
سال عمر یافت کہ وے را اندران میان ہیچ بیماری نبود و آب از پس وے ببالا بر شدہ
چون او بایستاد آب ایستاد چون او برفت آب برفت و ہیچ عاقل را اینجا شبہ
نیفتد در انکہ او دعوی خدائی میکرد زیرا کہ ہمہ عقلا مقر اند - بعدہ چند سطر کے بعد
فرماتے ہین - خبر دادہ ہست کہ اندر آخر الزمان دجال خواہد آمد و دعوی خدائی
خواہد کرد دو کوہ آبگینہ یکے بر راست وے و یکے بر چپ وے میرود و این کوہ کہ بر راست
وے بود جایگاہ نعیم بود و آنکہ بر چپ وے بود جایگاہ عذاب بود گوید این بہشت
ہست و این دوزخ ہر کہ بر من ایمان آرد او را اندرین بہشت اندازم و ہر کہ
بر من ایمان نیاورد او را اندرین دوزخ عذاب کنم حق تعالے بدست وے یکے را
میراند و یکے را بیزیاند - این ہمہ کہ یاد کردم مانند معجزہ و کرامات ہست و حق تعالی
ہمہ مردوشمن را بدہد از بہر آنکہ این جا شبہ نیفتد و ہر کہ ہست داند ہر کہ بہ خر
نشیند خداے نبود و اعور خداے نبود و خورندہ و خسپندہ خداے نبود
پس این استدراج باشد و مکر - و معنی استدراج آن بود کہ ایشان ہر چہ
بیشتر مستی کنند ایشان را بآسانی و بمراد گذارد تا در بے حرمتی و تمادی خویش
ہلاک شوند چنانکہ با فرعون کرد اگر مراو را آب روان نکردے از دعوی خدائی
باز گشتے و معنی ہلاک مکر آن باشد کہ نجات نماید و ہلاک آرد و عز نماید و ذل

آرد ہوئے نماید و ضلال آرد با اعدا صفت این باشد یعنی ہر گاہ کہ دشمن را چیزے
ازین معنی نباشد ہمہ استدراج و مکر باشد پس این سہ گونہ باشد انبیا را دہند
اولیا را دہند۔ اعدا را دہند اما انبیا را معجزات باشد و اولیا را کرامت باشد
و اعدا را مکر و استدراج باشد۔ چنانچہ قرآن مین اس مضمون کی آیتین
بہت ہین لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ
اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا۔ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا
عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ
بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ۔ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ
لَا یَعْلَمُوْنَ وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ۔ اَیَحْسَبُوْنَ
اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ
بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ۔ ان چارون آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خلاف شرع
کام کرنیوالے فاسق اور کافرون کو جو دنیا مین آرام سے رکھتا ہے۔ اس سے وہ نہ سمجھین
کہ اللہ کی رحمت اونکے شامل حال ہے بلکہ اللہ کو یہ منظور ہے کہ اس آرام و عافیت
مین رہ کر خدا کی یاد سے غافل رہین اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہو۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صرف
دنیاوی وجاہت خرق عادت کثرت مرید پر کسی کے فریب مت کھاؤ اور ولی اللہ
سمجھ لو بلکہ کتاب و سنت کی معیار سے اوسکو جانچ لو۔ بعد مین اس دعوے
کے ثبوت مین مخدوم الملک رح نے چند مثال اور چند روایت کو پیش کیا ہے
اون مین سے ایک روایت یہ ہے۔ تا یکے از مشائخ چنین آوردہ اند رحمۃ اللہ علیہ
کہ بت اندر عالم سیاست یکے از نشان کرامت ہست تا کافر را بابت تعلق بود

اعدا باشند چون ازبست روی بگردانند و تبرا کنند اولیا گردند ہمچنین ہست عارف کرامات ہست اگر با کرامت سکون گیرد محجوب گردد و از کرامات اعراض نماید و تبرا کند مقرب و مکشوف بود۔ پھر ہیرایہ مین اسرار کے لکھا ہی کہ جس نے کرامت پر تکیہ کیا گویا دوست سے اعراض کیا اور غیر دوست کیطرف اقبال کیا اور یہ شان ولایت سے بعید ہی و لا بقاء للولایۃ مع الاعراض عن الحبیب و الاقبال الی غیر الحبیب۔ مکتوبات صدی کے اسی مکتوب ۱۹۳ مین سلطان العارفین بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی نقل لکھی ہوئی ہی کہ آپ دریا کنارے پار اوترنے کی نظر سے تشریف لیگئے کوئی کشتی نہ تھی بتشویش و فکر مین تھے کہ کیونکر پار اوترین ناگاہ ایک راہ دریا مین نمودار ہوئی آپنے نہایت نفرت کی ادا سے فریاد کیا کہ یہ مکر ہے یہ مکر ہے اور پار نہ اوترے واپس آئے۔ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی حاشیہ مین "المقالۃ الرضیۃ فی النصیحۃ والوصیۃ" کے جو جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا رسالہ ہی لکھتے ہین کہ طریق دریافتن شیخ کامل مکمل منحصر دران نیست کہ در وے ظہور خوارق عادات و اشراف بر خواطر یا وجد و حال و شوق یافتہ شود زیرا کہ در بعضے ازین چیزہا جوگیہ و فلاسفہ و براہمہ ہم شرکت دارند پس این امور دلیل سعادت نیست۔ حضرت مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ نصائح و مواعظ جو ارباب سلوک کے لئے فرمائے ہین اوسکو مولانا نعیم اللہ بہرائچی نے معمولات مظہریہ مین لکھا ہی۔ وکسیکہ خود را در مسند شیخی گرفتہ ہست و عمل او نہ بر وفق سنت رسول ہست صلے اللہ علیہ وسلم

وبحلیہ شریعت غرا متحلی نیست زنہار الف زنہار ازو دور باش بلکہ دران شہر
مباش مبادا بمرور ایام بدو میلانے پدید آید وخلل در کارخانۂ اعظم اندازد کہ
اقتدا ازان نشاید او دزدیست پنہان ودام شیطانیست از بدایت نہان تا ہر چند
ازوے انواع خوارق عادات بینی وازو دنیا بظاہر بے تعلقش یابی فَفِرَّ
مِنْ صُحْبَتِهٖ اَكْثَرَ مَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ ۔ سلطان وقت شیخ
ابو سعید ابو الخیر را گفتند کہ فلان کس بروے آب میرود گفت سہلست خسی
نیز بروے آب میرود ۔ گفتند فلان کس برہوا می پرد گفت مرغے وصعوہ
نیز برہوا می پرد گفتند فلان کس در یک لحظہ از شہرے بشہرے میرود
گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بمغرب میرود این چنین چیزہا را بس قیمت
نیست مرد آن ست کہ درمیان خلق نشیند و داد وستد کند و زن خواہد وبا
خلق درآمیزد و یک لحظہ از خداے تعالیٰ غافل نباشد ۔ قدوۃ اہل اللہ ابو علی
رودباری را پرسیدند از کسے کہ ملاہی می شنود ومیگوید کہ این مرا حلال ست
چرا کہ من بدرجۂ رسیدہ ام کہ خلاف احوال در من اثر نمی کند جواب گفت
آرے بتحقیق رسیدہ ست اما بجہنم رسیدہ ست الخ ۔ یہ سب روایتین معمولات مین
موجود ہین ۔ **قول الجمیل** مین ہے وشرط نیست از شیخ ظہور کرامات وخوارق
عادات ونہ ترک کسب مگر قانع باشد بر قلیل وپرہیزگار باشد از شبہات ۔
شیخ محی الدین بن عربی فتوحات کے باب ۱۸۱ مین فرماتے ہین ۔ اگر کسے گوید
کہ طریق خدا غیر طریق شریعت مصطفویہ باشد پس دروغگو باشد واقتدا
کردہ نشود بآن شیخ کہ بے ادب باشد با شرع اگرچہ صادق باشد در حال خود

لیکن احترام نمودہ شود تا وا نشود۔ شرائط الوسائط میں سبع سنابل سے نقل کیا ہے کہ دسویں شرط شیخی کی یہ ہے کہ طالب کشف وکرامات نباشد بلکہ طالب استقامت باشد زیرا کہ کشف وخوارق از بے دینان نیز صادر میشود ازانجا کہ گفتہ اند الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ ۵

نے پئے کشف وکرامت می رویم	ما براہ استقامت می دویم
کشف او را کفش کن بر سر بزن	ہر کہ او از کشف خود گوید سخن
چون سگے باشد کہ گوید عاف عاف	آنکہ دارد از کرامت ہاش لاف
او بخوشنرگی بود خسر مہرہ	ور شد از نیکی بعالم شہرہ

شرائط الوسائط میں حضرت شاہ مجا قلندر قدس سرہ کے ایک مکتوب کو نقل کیا ہے۔ اے برادر مقصود ومطلوب جملہ طالبان وسالکان معرفت خداوند عز وجل ست چون این حاصل شد کشف وکرامات را چہ احتیاج۔ ومواجید اگر ظاہر نشود گو مباش خدا را بشناس بکشف وکرامات چہ احتیاج کہ وی عین کرامات است بلکہ بہ از کرامات اللہ تعالے آن برادر را بر جادہ شریعت استقامت کرامت کناد ہیچ مرتبہ بالاتر ازین نیست کہ متابعت حبیب حق میسر آید۔

رسالہ مرصاد العباد میں ہے کہ شیخ کامل کے شرائط بہت ہیں منجملہ شرائط کے تیسری شرط یہ ہے کہ از مجاہدہ وریاضت گو بسیار کشف وکرامت رونماید وبا جذبہ از جذبات رحمانی عبور مقامات حاصل شود وبہ تجلی انوار قلبی وروحی عالم علوی مشاہدہ کند تا از شیخ کامل و پیر واصل ومرشد برحق خلافت نیافتہ باشد با این ہمہ اگر بیعت گیرد عنقا باشد۔ چونکہ اس تجلیات ومجاہدہ وریاضت سے

تشفی ولایت کی نہیں ہوسکتی ہے اسلئے ایسے شخص سے پرہیز بہتر ہے۔ ہاں اس مجاہدہ وریاضت کے حق ہونے کی سند کسی شیخ سے ہو تو وہ قابل اعتبار ہے ورنہ ریاضت ومجاہدہ وتجلی شیطانی جوگی وبراہمہ ہند وفلاسفہ کو بھی ہوتی ہے۔ مجدد صاحب کے مکتوب میں ہے کہ معارف این صوفیہ کشف و الہام ست کہ خطا را بوے راہ ست ومصداق صحت کشف و الہام مطابقت ست با علوم علمار اہل سنت اگر سرموے مخالفت ست از دائرہ صواب بیرونست هذا هو العلم الصحيح والحق الصريح فماذا بعد الحق الا الضلال مکتوب ۱۱۲ صفحہ ۲۴۳۔ تذکرۃ الاولیا میں حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۳۴۶ میں بیچ بیان حالات حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ترقیم ہے کہ حجاب و موانعات خاصان خدا کے لئے تین ہیں۔ دیکھنا طاعت کا۔ دیکھنا ثواب کا۔ دیکھنا کرامت کا۔ فرمایا جنید رح نے ڈگنا عالم کا خواہش کرنا ہے حلال سے حرام کیطرف۔ اور ڈگنا زاہد کا خواہش کرنا ہے بقا سے فنا کیطرف۔ اور ڈگنا عارف کا خواہش کرنا ہے کریم سے کرامت کیطرف۔ مولانا جامی علیہ الرحمۃ اوائل نفحات الانس میں فرماتے ہیں۔ اما القسم الثانی وهو ان يظهر خوارق العادات على بعض من كان مردوداعن طاعة الله فهذا هو المسمى بالاستدراج۔ یعنی جو خرق عادات کا فرمردود سے صادر ہو اوسکو استدراج کہتے ہیں علامہ فخرالدین رازی سے نقل کیا ہے نفحات الانس میں بیچ فضائل ابوسلیمان داؤد بن نصر الطائی رح کے لکھا ہے کہ آپ اقران سے فضیل بن عیاض و ابراہیم ادہم کے تھے طریقت میں مرید حبیب اعجمی رح کے ہیں شریعت میں شاگرد امام ابو حنیفہ رح کے تھے ایک مرید کو آپ نے فرمایا کہ

اے لڑکے اگر سلامتی چاہتا ہی تو دنیا کو چھوڑ دے اور اگر کرامت چاہتا ہی تو آخرت سے ہاتھ دھو رکھ۔

ان سب روایات وبیانات سے ظاہر ہے کہ ولایت کے لیے کرامت خرق عادات کشف وجد ضروری چیز نہین ہی بعض اولیاء اللہ کو اللہ دیتا ہی اور بعض کو نہین دیتا ہی جنکو اللہ نے دیا ہی اونکا مرتبہ اون سے زیادہ نہین ہی۔ اصل ولایت مین کرامت فی الدین کا نام ہی خوب کسی نے کہا ہی۔ ایمان اگر بگور برم صد کرامت است۔ مکتوبات صدی مین حضرت شبلی سے روایت کیا ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ بر کشف ما کفش باید زد مولانا فضل رحمن صاحب کو مولوی سید نور الحسن خان نے خط لکھا اعتقاد در باب عمل بالحدیث اور تقلید ائمہ اربعہ کے اوسی خط کے جواب مین مولانا نے پہلے ایک شعر لکھا ؎

ملت عشق از ہمہ ملت جدا است ٭ عاشقان را ملت و مذہب کجا ست

من بعد یہ لکھا کہ اولیاء اللہ عمل بالحدیث نمودہ اند دعا میکنم باتباع احادیث اللہ مستقیم دارد آمین۔ مولانا فضل رحمن صاحب نے فرمایا کہ مولانا شاہ محمد آفاق صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ غوث ہو یا قطب ہو جو خلاف شرع کرے وہ کچھ بھی نہین۔ مولانا فضل رحمن صاحب نے فرمایا ہی کہ اتباع سنت یہی ہی کہ جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی اوسیطرح کرے گھٹائے بڑھائے نہین اور اسی اتباع سنت کو غوثیت وقطبیت کرکے تعبیر فرماتے ہین۔ ایک مرید نے آپ کو فقدان ذوق وشوق کی شکایت لکھی جواب مین لکھا کہ ہمیشہ با تقویٰ باشد کہ اصل ہمین است ؎

بزہد وورع کوش صدق وصفا ٭ ولیکن میفزائے بر مصطفٰے۔ آپ نے فرمایا جو شخص پابند ارکان اسلام ہی وہ ولی ہی۔ اوسکی ولایت مین کوئی شک نہین۔

کسی نے عرض کیا جو پابند ارکان اسلام ہو اور حرام کرے فرمایا اوسکی مثال ایسی
ہے جیسے کوئی اچھی غذا کھاکر اوسپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر
ایسا کریگا۔ یہہ سب روایتین رسالہ مجموعہ تصوف مین موجود ہین آور کہا عمر بن جنید
نے کہ جس وجد کی شہادت کتاب ہدایے وسنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
نہین پائی جاوے وہ وجد باطل ہی لسے کتاب وسنت پر تول کے اور جانچ کے
پہچیانو شقی وسعید اولیاء اللہ اعداء اللہ اہل جنت - اہل نار عباد صالحین شرار
مخلوقین کو۔ اور کسی کے خوارق پر فریب مکھاؤ بعض اشارہ کرتے ہین اور آدمی
مرجاتا ہی اور ہوا پر اوڑتے ہین پانی پر چلتے ہین۔ غیب سے کھانا منگاتے ہین اور کبھی
احیانا نظرون سے آدمی کے غائب ہوجاتے ہین وغیرہ وغیرہ باتین عادت سے خلاف
اونسے وقوع مین آتی ہین۔ علامہ ابن تیمیہ ابو العباس حرانی فرقان مین لکھتے ہین کہ
اگر نہوتی شریعت یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ تو نہ تمیز ہوتا درمیان اولیاء رحمٰن
اور اولیاء شیطان کے کاذب اور نبی صادق کے۔ اور عیسیٰ وموسے ابراہیم ومحمد
صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہ۔ اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی طلیحہ الاسدی الحارث
الدمشقی رومی وغیرہ کے کیونکہ باعتبار شکل وصورت چال انداز بول چال کے
سب برابر ہین۔ انبیاء واولیاء کا لباس کافر وفاسق کے لباس سے علحدہ نہین ہی ابو عثمن
نے کہا ہی بہت ہین صدیقون سے پیچ قباء کے اور بہت ہین زندیقون سے پیچ
گوڈڑے کے مگر تقوے وخلوص بدعت وفجور سے ایک دوسرے سے متمائز ہین۔
آور ولایت خاصہ مختص کسی خاص فرد مین بھی نہین ہے۔ ہر جنس کے آدمی مین پائی
جاتی ہی اور پائی گئی ہی جیسے ابو حامد اسود زنگی - ابو الخیر حبشی - کرخی بدیع شیخ معروف

اور نونی پدر ذوالنون مصری - ابونصر سراج - ابوالحسن نساج - عبدالملک اسکاف ابو محمد خفاف - ابو عبداللہ جلاد - ابو حفص حداد - ابو العباس قصاب - حمدون قصار - ابو علی دقاق - ابو جعفر سماک - فریدالدین عطار - بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ یہ حضرات سب کے سب مختلف قبیلہ اور مختلف پیشے کے ہین اور یہ بھی خدا کی شان ہو کہ اولیاء اللہ زیادہ تر کمتر حسب ونسب والون مین ہوئے ہین پھر ایسی حالت مین تمیز کرنا ولی اللہ کا بیلا لحاظ تقوے وخلوص کے محض دشوار ہی دشوار ہے -

علامہ قشیری رح نے فرمایا ہے کہ بہت بڑی کرامت اولیاء اللہ کی یہ ہے کہ ہمیشہ طاعات مین مشغول رہین فسق وفجور مخالفت نفس سے دور رہون بسری سقطی رح کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی باغ مین داخل ہو - اور اوسمین بہتیر درخت ہون اور درخت کی ہر شاخ پر طیور بیٹھ کر یہ کہین کہ السلام علیک یا ولی اللہ تو اس امر کو مکر وفریب دھوکا سمجھنا چاہئے - جو ولی اللہ ان امور کو مکر شیطان نہ سمجھے گا وہ عنقریب اوسمین گرفتار ہو گا -

انبیاء علیہم السلام اولیا سے افضل ہین

اور بعض لوگون نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ اجماعی کا کہ جسپر سلف امت اور سارے ائمہ کا اتفاق ہے کہ انبیاء افضل ہین اون اولیاؤن سے جو نبی نہین ہین اور تحقیق اللہ صاحب نے اچھے لوگون کو جنپر فضل کیا ہے اور جو نیکبخت ہین چار مرتبہ پر ترتیب دیا ہے و من یطع الله و الرسول فا ولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين

ومن اولیٰئک رفیقا جو کہ تابعداری کرے اللہ و رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہین کہ انعام کیا اللہ نے اوپر اون کے نبیون سے صدیقون سے شہیدون سے صالحون سے اور اچھے ہین رفیق اور ان چارون سے افضل درجہ نبوت کا ہے فرمایا اللہ صاحب نے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اونکو جنکو چن لیا ہے ہمنے بندون سے تو یہ انبیا علیہم السلام اللہ کے بندون مین چنے ہوئے ہین ۔ اور اس قسم کی آیتین قرآن مین بہت ہین کہ جنمین چنے ہوئے کا لفظ انبیا علیہم السلام کی شان مین وارد ہے تو نبیون سے کسی ولی صدیق شہید کا درجہ زیادہ نہین ہے یہی مسلک ہے تمام اہل سنت وجماعت کا ۔ ہان نبیون مین ایک دوسرے سے فضیلت رکھتے ہین تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض ان رسولون مین سے بعض کو فضیلت دی ہے ہمنے بعض پر ۔ چنانچہ نبیون مین سارے انبیا سے افضل سید الانبیاء والصدیقین خاتم المرسلین ۔ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہین ۔ اللہ صاحب نے آپ کو وہ مراتب عالیہ عنایت فرمائے ہین کہ انبیاء کو اوسپر غبطہ ہے امتون کا کیا ذکر ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا اور خواہش نفسانی وہوا سے آپ کے اقوال کو پاک فرمایا ۔ ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ۔ من اطاع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ اور سینہ مبارک کو آپ کے چیر کرکے نور وحکمت فہم وفراست سے معمور کیا ۔ اور مہبط وحی اور منزل جبرئیل بنایا اور شب معراج مین امام الانبیاء کیا اور شرح صدر ۔ رفع ذکر اور وضع وزر سے آپ کو سرفراز فرمایا ۔ اور جابجا

قرآن مین اونکی رسالت اور نبوت کا بھیر احسان رکھا۔ اور فرمایا کہ وہ تم پر میری آیت
پڑھتا ہی اور تمکو پاک کرتا ہی۔ اور کتاب و حکمت سکھاتا ہی۔ جو تم نجانتے تھے وہ تعلیم
کرتا ہی۔ اونکے تابع کو اپنا محبوب فرمایا مغفرت کا وعدہ دیا۔ اور جو اونکے حکم سے
روگردان ہو اوسکو کافر بے ایمان ظالم فرمایا۔ اور اونکو اور اُنکے تابعون کو ابراہیم
خلیل اللہ کا دوست فرمایا اور ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہین تو
دوست کا دوست دوست ہی۔ پس اس نبی کے تابعین خدا کے دوست ٹھہرے
اور اللہ تعالے نے اس نبی معصوم پر ایمان لانے اور اونکی تصدیق اور تائید
کا اقرار انبیاے سابقین سے لیا۔ اور اونھون نے جب اقرار کیا تو اللہ تعالے
نے اون سب کو گواہ کرکے آپ اون پر گواہ ہوا۔ اور اونکی تعلیم و تلقین کو حبل اللہ
فرمایا اور نعمت اللہ کہا۔ اور آپ کے انوار اطاعت سے قلوب اصحاب مین محبت
اور الفت دی اور عداوت کو دور کیا شفا حفرہ من النار سے نجات بخشی وانتم
تُتلے علیکم ایات اللہ و فیکم رسولہ مین اللہ نے۔ آپ کے وجود
باجود کے ساتھ اظہار استنان کیا۔ اور وَمَن یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مین صاف فرمادیا ہے
کہ جو بعد پہونچنے سنن ہدایے کے اوسکی مخالفت کرے وہ جہنمی ہی اور آپ کی
ملت بیضا کو برہان و نور فرمایا اور تکمیل دین اور اتمام نعمت سے تعبیر کی اور
درجہ عالیہ اور وسیلہ کو جنت مین آپ کے واسطے خاص کیا اور جو کتاب آپ
لائے ہین اوسکو موعظت اور شفاء لما فی الصدور اور ہدایے اور رحمت اور امام اور
اموال مجتمعہ سے بہتر فرمایا۔ اور اوسکے نزول کو دافع اختلاف فرمایا۔ اور قیامت
کے دن آپ کو تمام انبیا کا گواہ ٹھہرایا اور اجلاس مقام محمود اور شفاعت کبرے

کا عطا فرمایا۔ الغرض کوئی انکی صفات کرکے آپ یعنی حضرت رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل ہین اور تمام انبیا علیہم السلام تمام اولیاؤن
پر بدرجہا فضیلت رکھتے ہین تو حضرت خیر البشر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو
تمام اولیاؤن پر بدرجہ اوسکے کروڑون مرتبہ کرکے فضیلت رکھتے۔ باینہمہ جنکا
یہ خیال ہو کہ اولیاء اللہ افضل انبیا سے ہین ملحد ہین اور یہ قول کہ اولیاؤن
کی ولایت انبیاؤن کی رسالت سے بزرگ تر ہے صریح گمراہی ہو حضرت صلعم کی
مقبولیت مین ابراہیم خلیل اللہ موسے وعیسے نوح جیسے جلیل القدر نبی برابر
نہین ہوسکے تو واسے برحال جو محض ولی ہی ہین جو صرف تابعداری کرنے سے
صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ ولایت مین پہونچے ہین اونکا ذکر کیا ہو۔ کل رسول نبی
ہو اور کل نبی ولی ہے پس رسول نبی اور ولی دونون ہوئے پھر کیونکر ولایت اوسکی
کہ جو مشتمل نبوت کو نہین ہو بہتر ہوگی اوس نبوت سے جس مین ولایت داخل ہو۔
آٹھوین مکتوب مین مکتوب صدی کے صفحہ ۳۲ مین مخدوم الملک علیہ الرحمۃ
فرماتے ہین باتفاق جملہ مشائخ طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اولیاء متابعان
پیغامبرانند و انبیاء فاضلتر اند از اولیاء از انچہ نہایت ولایت ست بدایت
نبوت ہست و جملہ انبیاء ولی باشند اما از اولیاء کسے نبی نباشد و ہیچ کس را از
علماء اہل سنت و جماعت و محققان این طریقت اندرین مسئلہ خلافے نیست
مگر گروہے از ملحدان گویند کہ اولیاء فاضلتر اند از انبیا و تمسک بدین کنند و گویند اولیاء
ہمہ وقت بحق مشغول باشند فاضلتر بود از کسے کہ او در بعض وقت مشغول بود و گروہے
از جہال کہ محبت این طائفہ دارند و بدین شان گمان نیکو برند و ایشان را متابعت

کردند و گفتند کہ مقام ولایت بہتر از مقام نبوت است و نبی را علم وحی باشد و ولی
را علم ستر باشد و ولی بستر خبرہا دہند کہ رسولان را ازان خبر نباشد و
مرآن را علم لدنی نام کردند۔ پس تقریر پاکیزہ سے اس شبہ کا جواب دیکر کے
فرماتے ہین پس یک نفس انبیا فاضلتر از ہمہ روزگار اولیا رست۔ پھر وہ نقل
خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی بیان کی ہی کہ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ انبیا
افضل ہین یا اولیا فرمایا جیسا ولایت کا مرتبہ نظر سے عام لوگونکی نہان ہے
اوسیطرح نبوت کا مرتبہ بھی اولیارون کی نظر سے پوشیدہ ہی یعنی جو نسبت عام لوگونکو
اولیاء اللہ سے ہی اوسیطرح اولیاؤنکی نسبت انبیاؤن سے ہی۔ مکتوب صدی مین
ہی کہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ خواب مین آسمان کی سیر کے لئے گئے یا غایت
تقرب کے وقت ملاء اعلے کیطرف اوڑے۔ فرماتے ہین کہ وہان مرغ کیطرح
ادھر اودھر اوڑنے لگے۔ کوی چیز آسمان پر مجھے اپنے سوا معلوم نہین ہوتی تھی
مین نے کہا یا خدا تیرا تقرب کیونکر حاصل کرین فرمایا کہ ہمارے دوست کی تابعداری
دیدہ را بخاک قدم او سرمہ کن و بر متابعت او ملازمت نما۔ معلوم ہوا کہ اولیا
تابع ہین انبیا متبوع۔ پھر تابع متبوع کے برابر یا اوس سے فاضلتر کیونکر ہوگا۔
باہر نکات قرانی حضرت سید احمد مجدد الف ثانی مکتوب ۱۰۰ جلد اول مین فرماتے ہین
زیرا کہ نبوت نبی از ولایت او افضل ست در ولایت از تنگی سینہ رو بخلق نمی تواند آورد
و در نبوت او کمال انشراح صدر نہ توجہ سبحانہ تعالے مانع توجہ خلق ست و نہ توجہ خلق
مانع توجہ حق تعالے در نبوت تنہا رو بخلق نیست تا ولایت را کہ رو بحق دارد ترجیح
دہند عیاذا باللہ سبحانہ وتعالے۔ حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی

ابو المکارم کا قول ہی کہ ولایت اسکا نام ہے کہ سب احکام کو شریعت کے بکمالہ وبتمامہ
قبول کرے اور اوسپر متابعت کرے لیکن طریقت مین اگرچہ ولی سعی کرسکتے ہین
اور مرتبہ اونکا اعلیٰ مراتب کو پہونچتا ہی لیکن روح کو ولی کے اوسقدر عروج تقرب کا
نہین ہوسکتا ہی کہ جسقدر جسم کو نبی کے تقرب حاصل ہی۔ اور محال ہی کہ حاصل ہووے
جب کہ انتہا ر ولایت مین روح کو ولی کے جسم سے نبی کے مشابہت ہی تو یہ
قول سچ ہے کہ اولیاؤنکی انتہا ر طریقت کا جو مقام ہے وہ انبیاؤن کے لئے ابتدائی
مقامات طریقت کے ہین نہایۃ الاولیاء بدایۃ الانبیاء

بعضے جاہل صوفیونکا اعتقاد بھی فلاسفہ کا سا ہے

اور بہت سے مقتدا صوفیون کے اعتقاد مثل اعتقاد ملحدین فلاسفہ کے ہین یعنی
مکاشفہ کے سانچہ مین ڈھالکر کے فرمانے لگے کہ آسمان قدیم ازلی ہی واسطے اوسکے
علت ہی مشابہ اوسکے جیسا کہ کہا ہی ارسطو اور اوسکے اتباع نے۔ یا واسطے اوسکے
موجب بذاتہ ہے جیسا کہ کہتے ہین اوسکو متاخرین اونکے مثل ابن سینا وغیرہ کے
اور اس امر کا اعتقاد نہین رکھتے ہین کہ تحقیق ربنے پیدا کیا آسمانون اور زمینونکو
اور جو چیز درمیان اسکے ہی بیچ چھہ دن کے۔ بلکہ اعتقاد رکھتے ہین کہ نہین پیدا کیا
چیزونکو ساتھہ ارادہ اپنے کے اور قدرت اپنی کے۔ اور نہین جانتا ہی اللہ پاک جزئیات
کو۔ یا تو یہ لوگ بالکل علم ہی کا انکار کرتے ہین مثل ارسطو کے۔ یا کہتے ہین کہ صرف امور
متغیرہ سے کلیات کو جانتا ہی مثل قول ابن سینا کے سوا ایسے الفاظ و اقوال کے
استعمال سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لوگ مطلق علم ہی کا انکار کرتے ہین۔ چنانچہ اسکی
بڑی بحث علامہ ابن تیمیہ رح نے کتاب تعارض عقل والنقل مین کی ہی۔ اور مختصر سی

اسکی رسالہ فرقان بین اولیاء رحمٰن و شیطان مین ہی اس اعتقاد کے
لوگ یہود و نصاریٰ بلکہ مشرکین عرب سے بھی کفر مین بڑھے ہوئے ہین۔ چنانچہ
ارسطو کی کتابون مین ملائکہ و نبی وغیرہ کا ذکر بالکل نہین ہی اور وہ ان امرون کا معتقد
نہ تھا بلکہ یہ لوگ نجومی ستارہ پرست صنم پرست تھے صرف ابن سینا کسی قدر ان لوگون
مین اچھا تھا لاکن معتزلہ جہمیہ وغیرہ کے اعتقادات کیطرف اسکا بھی رجحان زیادہ تھا
انھون نے دلیل عقلی و نقلی کو خلط ملط کیا ہی۔ اور شرعی اعتقاد کی نسبت بڑی
بڑی غلطیان اس سے ہوئی ہین۔ ابن سینا نے یہ بھی لکھا ہی کہ نبوت کے تین
خاصے ہین اور نبی کے لیے تین بات ضروری ہین۔ ایک یہ کہ اوسکو قوت علمیہ
ہونی چاہیے جسکو قوۃ قدسیہ کہتے ہین کہ بغیر تعلیم و تعلم کے اوس قوۃ قدسیہ
کے ذریعہ سے علم حاصل کرے۔ دوسری بات یہ کہ نبی کو قوۃ تخیلہ ایسی ہونی چاہیے
کہ جس چیز کو وہ تخیل کرے ایسے کمال صفت سے تخیل کرے کہ گویا اوس چیز کو وہ
دیکھ رہا ہی اور اگر وہ چیز جسکو تخیل کرتا ہی ذی روح ہی تو اوسکی آواز سن رہا ہی جیسا
سونیوالا خواب مین مشاہدہ کرتا ہی اور سنتا ہی گو ظاہر مین وجود اوس چیز کا نہین
ہے۔ اس قوت تخیلیہ سے جسکو وہ دیکھ رہا ہی وہ تو فرشتہ ہی اور جس چیز کو وہ
سنتا ہی وہ اوسکے اعتقاد مین کلام الٰہی ہی ایسے لوگ معجزہ و خرق عادات و
کرامات اولیاء کے قائل نہین ہین۔ وہ اسی قوۃ کے کمال کے تاثیرات کو خوارق
و معجزہ شمار کرتے ہین۔ اسی لیے کسی نبی کے معجزات کے قائل نہین ہین۔
شق القمر کے وجود کو صحیح نہین جانتے ہین۔ تیسری بات جو ضروری ہی نبی کے لیے
وہ یہ ہی کہ اوسکو قوۃ فعالہ ایسی ہونی چاہیے کہ تمام عالم مین ایسا اثر ظاہر

کرسکے جسکو لوگ معجزہ وکرامات وخرق عادات کرکے تعبیر کرسکین گو وہ قوۃ فعالہ
کے کمال ترقی کا اثر ہے درانحالیکہ اوسکے نزدیک بھی وہ معجزہ نہین ہی لیکن
لوگ اسیطرح سمجھین کہ معجزہ ہی ہی۔ ابن سینا اس امر کا بھی اعتقاد رکھتا ہی کہ پہلے
خدا نے عقل اول کو پیدا کیا پھر وہی عقل اول سب عقول کو یکے بادیگرے پیدا
کرتا گیا۔ اور اسمین ایک حدیث موضوع سے وہ استدلال کرتا ہی۔ حاشا وکلا کہ وہ
کلام رسول ہو اوسکو کسی بڑے کذاب نے بنایا ہی جیساکہ یہ سب بات بطولہ کتاب
العقل والنقل مین اور باختصارہ فرقان مین علامہ ابن تیمیہ رح نے بیان
کیا ہی اور بڑے زور وشور سے اسکا تعاقب کیا ہی۔ امام غزالی رح نے بھی خوب
ہی اسکی خبر لی ہی اور نہایت شد ومد سے اس مسلک کی غلطیون کو ثابت کیا ہی۔
ایسے لوگون کا یہ اعتقاد ہی کہ جبرئیل اوسی خیال کا نام ہی جو متشکل ہوتا ہی نفس
مین نبی کے اور خیال تابع ہی عقل کا۔ سو انھین ملاحدہ فلسفہ کے پیرو ہوئے ہین
بہت سے صوفیہ چنانچہ ان کی ہی پیروی کا سبب ہی کہ ولی کو افضل نبی سے کہتے ہین
اور ولی بلا واسطہ نبی کے اللہ تعالے سے احکام کو پوچھ سکتا ہی اور پوچھتا ہی۔
کہتے ہین کہ اصل معدن انوار وحکم وجمیع کمالات کا عقل ہی اور خیال واسطہ
ہی درمیان نبی اور عقل کے تو خلاصہ یہ ہوا کہ نبی بواسطہ خیال یعنی جبرئیل
کے اللہ صاحب سے حاصل کرتا ہی اور ولی بلا واسطہ اصل معدن ہی یعنی عقل سے
حکمتونکو حاصل کرسکتا ہی تو ولی اللہ افضل ہوئے نبی سے۔ یہ بھی کہتے ہین
کہ ولی اللہ کو اپنے خیالات کے حاصل کرنے مین کسی نبی کی وساطت کی کچھ ضرورت
نہین ہی۔ بعض یہ کہتے ہین کہ علوم ظاہری مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کی پیروی مجھے ضروری ہی اور اُمور باطنی مین ہم انکی شریعت کے مکلّف نہین
ہین - اور بعض حضرات علوم باطنی مین پیروی کو جائز رکھتے ہین لاکن علی سبیل الاستحباب
نہ علی سبیل الوجوب - یہ سب اپنے زمانہ مین بہ سبب خرق عادات کے ولی اللہ ہی
بولے جاتے تھے - حالانکہ ایسے اعتقاد والے سب کی سب کیا پیرایۂ صوفیہ مین
ہون کیا فلسفی کی زی مین ہون ملحد و کافر ہین - ایسونکو ایمان سے کیا علاقہ
ہے ایک رتی بھر اونکے قلب مین ایمان نہین گھسا ہی - اگر خاتمہ اسی اعتقاد
پر خدا نخواستہ ہوا تو مغفرت کی امید بہت کم ہے - ایسون کو جو ولی اللہ کہے وہ
لوگ بھی ضعیف الاعتقاد ہین جس مین نفس ایمان ہی نہین پھر ولایت تو فضل ہی
ایمان ہے

بعض لوگ ملائکہ کی وجود اور اوسکے مخلوق ہونیکو نہین مانتے

حالانکہ ملائکہ کا وجود قرآن سی ثابت ہی - قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَہٗ
بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ لَا یَسْبِقُوْنَہٗ بِالْقَوْلِ وَ ھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ الآیۃ کہا کافرون نے کہ پکڑا
ہے رحمن نے ولد پاک ہی وہ بلکہ بندے ہین عزت والے نہین پیش دستی کرتے
اوس سے بات مین اور اوسکے حکم کے تابعدار ہین جانتا ہے جو کچھ آگے اوسکے
ہے اور پیچھے اوسکے ہی - لوگون نے یہ کہا تھا کہ فرشتے بیٹیان خدا کی ہین اللہ نے
اسکی نفی کرکے فرمایا کہ ہماری ذات ان باتون سے پاک ہی میری شان کے خلاف
ہی کہ میری طرف ولد کی نسبت کیجاوے - فرشتے بھی مثل آدمی اور جن کے ہمارے
بندے ہین بہ عزت والے ہین میرے حکم کے تابعدار ہین - وَمَنْ یَّقُلْ مِنْھُمْ

إِنِّي إِلٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ
اور جو اون فرشتون مین سے یہ دعوے کرے کہ مین معبود ہون اللہ کے سوا
پس اسکو جزا دینگے ہم جہنم ایسی ہی سزا ہم دیتے ہین ظالمون کو وَكَمْ مِّن
مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اور بہت ہین فرشتون سے
آسمان مین کہ نہین فایدہ دیتی ہی سفارش اونکی کسی چیز کا قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ
زَعَمْتُمْ مِّن دُونِهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِي الْأَرْضِ الآية پکارو اوسکو کہ گمان کرتے ہو تم سوا اسکے نہین
مالک قدر ذرہ کا آسمان مین نہ زمین مین وَلَهُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
وَمَنْ عِندَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ يُسَبِّحُونَ
اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ - اوسیکا جو کچھہ ہے زمین مین اور آسمان
مین اور اوسکے نزدیک جو لوگ ہین نہین تکبر کرتے ہین عبادت مین اور نہین
تھکتے ہین تسبیح پڑھا کرتے ہین صبح و شام اور نہین سست ہوتے ہین -
ان آیتون سے ثابت ہی کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین اور آسمان پر رہتے ہین
اوسکی عبادت کرتے ہین اور تسبیح پڑھا کرتے ہین - عبادت مین تھکتے اور سست
نہین ہوتے ہین اور فرشتون کی سفارش فایدہ نہین دیتی ہی کسی چیز مین
اگر خلاف کرین تو اونکے ساتھہ جہنم کا وعدہ ہی گویا اشارہ اللہ خلاف حکم کے کرتے
بھی نہین ہین - اور زمین و آسمان مین خلاف حکم کرنے کا اختیار بھی نہین
جو لوگ جبرئیل کو خیال متشکل کرکے تعبیر کرتے ہین وہ ان آیتون کے صریح منکر
ہین کیونکہ بلا تاویل کے ملائکہ کا بندہ ہونا اور اونکا عبادت کرنا وغیرہ وغیرہ

بات ثابت ہو۔ علاوہ اسکے قرآن مین جبرئیل صورت بشر پہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور حضرت مریم ؑ کے پاس بھی فرشتہ آدمی بنکر آیا تھا اور حدیث مین ہو کہ جبرئیل ہمارے سید المرسلین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دحیہ کلبی کی شکل پر آتے تھے۔ اور کبھی کبھار دیہاتی آدمی کی شکل پہ۔ چنانچہ صحابہ نے بھی اوسی شکل پر دیکھا تھا۔ قرآن شریف مین جبرئیل علیہ السلام کی تعریف مین یون ہو کہ وہ قوت والا ہو پاس عرش کے رہتا ہو مرتبہ والا بڑا فرمانبردار پھر مزید اوسپر کہ امانت دار ہو ذُوْقُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ دوسری جگہ جبرئیل ؑ کی تعریف مین یون ہو ترجمہ کہ وہ سخت قوت والا ہو شہ زور پس برابر ہوا۔ حالانکہ وہ کنارہ بلند مین تھا پھر نزدیک ہوا پھر جھک آیا۔ پس ہوگیا مقدار دو کمانون کے یا اوس سے بھی نزدیک پس وحی کیا طرف بندے اوسکے کے جو وحی کیا تھا۔ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْ مِرَّۃٍ فَاسْتَوٰی وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی صحیحین مین ہے کہ عائشہ ؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل ؑ کو صرف دوہی مرتبہ اونکی اپنی شکل پر دیکھا ہو جس اصلی شکل پر پیدا کئے گئے ہین۔ ایک مرتبہ کنارہ بلند پر دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہی کے نزدیک لیلۃ المعراج مین اور بعض جگہ جبرئیل کو اللہ پاک نے قرآن پاک مین روح الامین روح القدس کر کے یاد کیا ہو۔ اور بھی دوسرے القابون سے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ پاک مخلوقات مین

بہت بڑے مرتبے کے ہین اور وہ عاقل زندہ ہین اور وہ جوہر قائم بنفسہ ہین صرف خیال ہی خیال نہین ہین جیسا کہ ملحدین متفلسفہ نے خیال کیا ہی اور اسیکی پیروی کی ہی بعض صوفیہ نے اور جماعت مادیین نے کہ غایت بیوقوفی وحماقت سے ایسے ایسے الفاظات کو شان ہین جبرئیل علیہ السلام اور حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے استعمال کرتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ انکو تصدیق ماجاء بہ الرسول کی نہین ہی اور دین کے ساتھہ استہزا کرتے ہین چونکہ اکثر اس اعتقاد کے ذی علم فلسفہ دان ہوتے آتے ہین اور اپنے فضائل حکمیہ ومعلومات اشراقیہ کے زور سے جدید جدید چیزین ایجاد کرنے گئے اور صرف مراعات قواعد واصول کے ذریعہ سے اکثر اشیاء کے موجد بن بیٹھے جو جاہلون کی عقل مین نہین سماتی تھی اسلیئے یہ جماعت مادیین اور متفلسفہ بھی اولیاء اللہ کر کے مشہور ہوی۔ حالانکہ جن لوگون کے ایمان مین فتور ہی وہ اولیاء اللہ کیونکر ہوسکتے ہین ؎ کیا کرین سیر چمن یان آرزو کچھہ اور ہے؎ گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین بو کچھہ اور ہے=

یہ لوگ تو اصول ایمان ہی کے منکر ہین کیونکہ ایمان بالملائکہ تو اصول دین مین داخل ہی ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر اصول دین یہ ہین ایمان لانا اللہ پر۔ فرشتون پر۔ کتابون پر۔ رسولون پر۔ دن آخرت پر کہ یہ سب برحق ہین۔

بیان حلول کے رد کا

ایک فرقہ انھین صوفیہ جہلہ کا یقین کرنیوالا ہے کہ اللہ بندے مین حلول کیا ہوا ہے

اپنے دعوے کے استدلال مین بزرگون کا قول پیش کرتے ہین ؎ چو آن بیچون
درین چون کرد آرام الخ - حالانکہ شعر کہنے والے کا مقصود یہ نہین ہی جو لوگون
نے سمجھا ہی ملا جامی علیہ الرحمۃ ایک بہت بڑے ولی اللہ مین سے ہین اتباع شریعت
وعشق رسول مین ممتاز تھے - عالم اخلاص و توحید کے عاشق پاکباز - آپ
سمجھئے کہ بیچون کا چون مین آنا تین طور سے ہی - ایک تو حلول کی راہ سے کہ اللہ
صاحب بندے کے اندر اوتر آوے جیسے شیشی مین عطر اوترتا ہی - حالانکہ یہ اوسکی
شان کے لائق نہین کہ کسی کے اندر آجاوے - جبیر ابن مطعم بن امیہ وہ اپنے
دادا سے نقل کرتے ہین کہ آیا پیغمبر خدا کے پاس ایک گنوار پس کہا سختی مین
پڑگئین جانین بچہ کے مرتے ہین کنبے اور ہلاک ہوگئے مواشی سو مینہ مانگو اللہ
سے ہمارے لئیے کیونکہ ہم سفارش چاہتے ہین تمھاری اللہ کے پاس اور اللہ کی تمھارے
پاس سے پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ نرالا ہی اللہ نرالا ہی اللہ سو اللہ کی پاکی اسقدر شدومد سے
فرماتے رہے کہ اس کا اثر اونکے چہرے پر معلوم ہونے لگا پھر فرمایا کیا نادان ہے
تو اللہ کو سفارشی نہین لاتے کسی کے آگے - اللہ کی شان بہت بڑی ہی کیا تو
بے سمجھ ہی - تو جانتا ہی کہ کیا چیز ہے اللہ - اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ
ابو الشیخ اور ابن مردویہ انس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمکو کبھی دیدار رب العزت
جل شانہ کی میسر آئی ہی - کہا جبرئیل علیہ السلام نے نہین - درمیان میرے اور درمیان اوسکے
ستر پردے نور کے ہین - اگر نیچے کے پردے کیطرف دیکھون تو جل جاؤن -
ان حدیثون سے ثابت ہوا کہ مغائر و مباین ہونا اللہ کا مخلوق سے ظاہر ہے ایسا اعتقاد

صریح الحاد و زندقہ ہے۔ فرمایا ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے جو شخص اللہ کے مخلوق سے بائن ہونے کا اعتقاد نہیں رکھے وہ کافر ہے کیونکہ سارے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ اربعہ وغیرہ علمار اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہی کہ اللہ عرش پر ہی۔ اور قرآن و حدیث و اجماع سے خدا کا عرش پر رہنا معلوم ہی اور کسطرح پر ہے کیونکر ہی کیا ہی کیفیت مجہول ہی۔ اللہ عرش پر ہی جسطرح عرش پر رہنا اوسکی شان کے لائق ہی اوسیطرح پر ہی تو حلول ہونا باطل ہوا۔ امام غزالی رح نے کہا ہے لیس فی ذاتہ سواہ و لا فی سواہ ذاتہ نہین اوسکی ذات مین سوائے اور نہ سوا مین اوسکی ذات ہی۔ سید الاولیاء حضرت پیران پیر علیہ الرحمۃ بھی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین نہین جائز ہین خدا پر حدین مگر وہ جو ذکر کیا ہے کہ خدا عرش پر مستوی ہی یعنی یہ تحدید جائز ہی۔ پھر اپنی دوسری کتاب کتاب البہجۃ مین فرماتے ہین کہ رب ہمارا عرش پر مستوی ہی اور ملک پر محتوی بدلیل سات آیتون کے جو قرآن مین ہین۔ امام غزالی رح نے احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور اربعین فی اصول الدین مین لکھا ہی کہ وہ مستوی ہی عرش پر اور فوق عرش ہی بلکہ فوق ہر چیز کے ہی جسطرح سے اوسکو لائق ہی جسطرح سے اوسنے کہا ہی۔ امام شافعی و مالک۔ ابو حنیفہ۔ احمد بن حنبل۔ رحمہم اللہ۔ امام ابو الحسن اشعری۔ امام علی بن مہدی طبری۔ حافظ ابو بکر محمد بن حسین آجری۔ حافظ ذہبی۔ حافظ ابو القاسم طبرانی۔ امام ابن خزیمہ۔ امام محمد بن موصلی۔ علامہ بغوی۔ امام محمد بن عطاس۔ امام شوکانی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ سید محمد یوسف بلگرامی۔ امام ابن قتیبہ۔ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رح

حافظ ابن القیم - ابو عیسے ترمذی شیخ محدث محمد فاخر زائر الہ آبادی سب کا یہی
عقیدہ ہو کہ اللہ جانب علو کے عرش پر ہی اور اقوال ان حضرات کے مختلف الفاظوں
اور معانی سے الاحتواء فی مسئلۃ الاستواء مین بقید کتاب کے مصرح
ہین من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ - مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ
بھی معدن المعانی مین اسی امر پر زور دیتے ہین کہ الفاظات تشابہات مین اہل تحقیق
تاویل کو پسند نہین کرتے ہین کیونکہ تاویل کرنے سے الفاظ کا معطل ہونا لازم آتا ہے -
حلول کے اعتقاد رکھنے والے کو امام غزالی رح نے واجب القتل کہا ہو - اور اگر
باتفاق جماعت مفوضین و حضرات صوفیہ کے ہر جگہ پر قریب ہی تاہم کیفیت مجہول ہے
ان اقوال سے واضح ہو گیا کہ بیچون کا چون مین آنا حلول و اتحاد کی راہ سے قرآن
و حدیث و اجماع سب کے روسے باطل ہو - ایسی ہی تجزی کی راہ سے بیچون کا چون
مین آنا باطل ہو کیونکہ جو مخلوق سے بائن عرش پر ہو وہ مخلوق کا جزء کیونکر پڑیگا
یہ عقیدہ نصارے کا ہو کہ وہ کہتے ہین کہ اللہ تین حصہ ہو گیا - ایک اللہ رہا - ایک روح
القدس - ایک مسیح - خدا کے تین جزء ٹھہرا ے ایک ایک کو ان تینون سے خدا قرار دیا
یہ عقیدہ تجزی کا مردود ہی - سورۂ مائدہ مین ہی لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ
ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ - البتہ کافر ہوئے جنھون نے کہا کہ اللہ تین مین کا ایک ہے
سورۂ زخرف مین ارشاد ہوتا ہی وَجَعَلُوْا لَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ جُزْءًا یعنی
ٹھہرائے اونھون نے اللہ کے لئے اوسکے بندون سے ٹکڑے - معلوم ہوا کہ اللہ
تجزی کی راہ سے بھی بندون مین نہین آسکتا ہو - ایسے اعتقاد کا شخص بھی جب
سرے سے مسلمان ہی نہین ہے تو وہ ولی اللہ کیونکر ہو سکتا ہے ۝

آتش دوزخ مین وہ گرمی کہان   سوز غمہاے نہانی اور ہے

وجود کی طویل بحث اور وحدت وجود اور شہود کی تقریرین

بعض فریق ان کے خدا ہی کے منکر ہین کہ وجود مخلوق کو عین وجود خالق کا کہتے
ہین اور یہ امر باعلان کہتے ہین کہ وجود ایک ہی ہے اور واحد بالعین اور واحد
بالنوع مین فرق نہین کرتے ہین۔ یہ امر بدیہی ہے کہ مسمّٰے وجود مین تمام موجودات
مشترک ہین جیسا کہ سب آدمی مسمّٰے انسان مین مشترک ہین اور سب حیوان مسمّٰے
حیوان مین مشترک ہین۔ لیکن یہ مشترک کلی مشترک کلّی نہین ہوگا مگر ذہن مین ورنہ
باعتبار خارج کے وجود ہر موجودات کا آپس مین مغایر ہے حیوانیت انسان کی جو انسان کی ساتھ قائم ہے وہ غیر ہے
اوس حیوانیت سے جو انسان کی غیر کے ساتھ قائم ہے اسیطرح وجود مخلوق کا مغایر و مباین ہے وجود خالق
سے۔ اور حقیقت کا اس مقدمے کے موجد فرعون ہے کہ بڑا پرانا دہریہ تھا اوسکا
عقیدہ تھا کہ میرا پیدا کرنے والا کوئی نہین ہے۔ ہم موجود بنفسہ ہین۔ لاکن اوس وجود
مشترک سے منکر نہین ہوا پر اوسنے گمان کیا کہ وہ وجود مشترک موجود بنفسہ ہے
اوسکا صانع کوئی نہین ہے اور یہ لوگ بھی اوسی کے پیرو ہوئے مگر ان لوگون نے
سمجھا کہ وہی وجود مشترک خدا ہے۔ پھر جب وہی وجود مشترک خدا ٹھہرا تو
جس جس چیز مین وہ وجود مشترک پایا جاویگا اوسکو یہ لوگ خدا کہنے کے قائل
ہین یہ لوگ اس عقیدے مین فرعون سے بھی زیادہ گمراہ ہوئے۔ یہ لوگ
اسی لئے عبادت صنم و کواکب کو عبادت اللہ عزوجل ہی کی کہتے ہین۔ اس فرقہ
سے زیادہ گمراہ فرقہ مخلوقات مین پیدا نہین ہوا ہے۔ منشاء اوسکا یہ ہے کہ ان
لوگون کے اصول نے اللہ عزوجل کے نظام مملکت اور بعثت انبیا علیہم السلام

کے پورے فوائد کو آن کی آن مین برباد ہی کر دیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام
کی لائی ہوئی شریعت کی ہیئت اجتماعیہ اور نظام وحدانیت کے حق مین اس
گروہ کے اصول نے سخت حملہ کیا ہے۔ مادیین کا اصول بھی اسی کے لگ بھگ
ہے یعنی اشتراک و اباحت پر مبنی ہے۔ اس خصوص مین مولانا فیلسوف
جمال الدین الحسینی کا رسالہ رد نیچری بھی ایک عجیب چیز ہے جسکو میرے ایک بڑے
لائق دوست نے ترجمہ کیا ہے۔ اوس رسالے مین ثابت کیا ہے کہ جس جس قرن مین
اس جماعت نے نشو ونما پیدا کیا ہے اوسوقت مین اچھے اخلاق پر لوگون کے
بہت کچھ حملہ ہوتا گیا ہے۔ طمانیت مین امت کے بہت بڑا خلل پڑتا گیا ہے
اشتراک و اباحت یہ دو لفظ ہین لیکن بہت معنی وسیع ہے۔ بعث ونشر۔
حلال وحرام۔ معجزہ وکرامت سب کے سب کا ابطال ورد اسی دو لفظ سے
ہوگیا۔ حکیم سولن وذی مقراطیس وغیرہ مادیین کی جماعت کے امام ہین۔
رہا یہ کہ بعض وجود مشترک کو خدا کہتے ہین اور وجود مشترک کلی نہین پایا جاتا
ہے لیکن ذہن مین کیونکہ خارج مین وجود انسان کا مغایر ہے اوس وجود کے
جو کہ فرس وحمار گاے بیل کے ساتھ متعلق ہے۔ انھین دو فریق ہین۔ ایک
وہ جنھون نے اس مسئلہ کو کشف سے سمجھا ہے اور اوسوقت وہ اپنی سمجھ مین
بے اختیار ہین اور ایک وہ جو محض عقل وتدبر دلائل وبراہین الحادیہ سے
سمجھ کر کے اپنے زعم مین ایسا دعوے کر بیٹھتے ہین اور اس اعتقاد کو عالم
مین باعلان پھیلاتے ہین اور کلام نامشروع قابل گردن زدنی زبان سے
نکال لیتے ہین اور اسکو ملکی بات یقین کر کے ہر جلسہ مین شائع کرتے ہین

اور شریعت مصطفویہ کی پوری تضحیک فرماتے ہین ایسون کے سوء خاتمہ
کا خوف ہی اور اونکے لئے وہ ہے جسکے وہ مستحق ہین۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُوْ انْتِقَامٍ
مرزا مظہر جانجان رحمۃ اللہ علیہ نے معمولات مظہریہ مین فرمایا ہی کہ
بعض عزیزون سے جو وحدت وجود کے مسئلے پر اقامت دلیل عقلی کی کرتے
ہین اور اوس دلیل عقلی کو دلیل قطعی زعم کر رہے ہین۔ حالت اوسکی یہ ہی کہ
جو لوگ کہ مہارت فن معقول کی رکھتے ہین وہ خود انصاف کو راہ دین تو
سمجھ سکتے ہین کہ دلائل فن معقول کے خطاب کے قابل تو ہی ہی نہین ہین
براہان قطعی کیونکر ہو سکتے ہین۔ علے الخصوص ایسے مسائل مین جسمین قال
معتبر نہین ہی بلکہ حال معتبر ہی اوس مین دلائل عقلی سے مدعا کو ثابت کرنا
اور شب و روز ان مسائل مین عقل و فکر سے خوض و غور کرنا اوقات عزیز کا
خون کرنا ہی اور اپنے کو ضلالت و گمراہی کی حد تک پہونچا لینے مین کوشش کرنا ہی
مولانا جامی علیہ الرحمۃ حاشیہ منہیہ مین نقد النصوص کے فرماتے ہین
کہ ایک شخص مسئلہ وحدت وجود مین خوض و غور کر رہا تھا اثناے فکر مین اوسکو
نیند آئی۔ ایک کتاب اوسکے سامنے لائی گئی اوسکو اونھون نے کھولا تو حاشیہ
پر یہ مضمون لکھا ہوا پایا۔ (کہ دریافت کرنا اسرار کو توحید کے اور پہچاننا معارف
اور بھید کو خدا کے جیساکہ حق پہچاننے کا ہی اوس شخص کا کام ہی کہ جو لذات
و تشخصات کو اپنی ذات سے زائل کرے اور رسوم و عادات سے اپنے کو فانی
سمجھے اور جب تک اس مرتبے کا شخص نہین ہو لے اوس وقت تک اوسکا فقط
عقل و فکر سے خوض و غور کرنا اپنے سوء خاتمہ کا سامان کرنا ہی اَعَاذَنَا اللّٰهُ

سبحانہ وجمیع المسلمین - اور بھی شیخ اوحد الدین کرمانی رضی
اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ مجرد لفظاسے معانی کا نکالنا اور توحید کے دقائق اور
رموز کو اوس سے سمجھکر ناز کرنا اور اوسکو مرتبہ کمال کا شمار کرنا غایت خسران
اور حرمان کا کام ہے کیونکہ الفاظ مین جو معانی کے پہنائے گئے ہین اوس
معانی کے سمجھنے سے وحدت وجود یا وحدت شہود کا مسئلہ سمجھہ مین نہین آسکتا اور
یہی وجہ ہے کہ مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہی کہ صرف تقلید
سے عقلی دلیل والون کے تکلم وکلام اس مسئلہ مین نہین کرنا چاہیے کیونکہ بیفائدہ
ہی بلکہ بعضون کے لئے مضر ہے - اس مسئلہ کے تذکرہ کرنے سے بہتر ہے - درس دینا
حدیث وقرآن کا - یہہ مسئلہ عوام مین الفاظ کا جامہ پہنا کر دکھلانے کا نہین ہے
بلکہ کشف سے سمجھنے کا یہہ مسئلہ ہے - خوب کسی نے کہا ہی - تا دنیاہی نہ دانی "خاموشی
اس مقام پر بیان کا کام دیتی ہی - ایسی خردمندی کی خبر دیتی ہی - اسی توحید کشفی
اور توحید حالی کی تعریف مین عوارف المعارف مین حضرت شبلی رح
سے منقول ہی کہ توحید اسکا نام ہی کہ جو تعبیر کرے اوسکو لفظ مین وہ ملحد ہی - اور جو
اوسکی طرف اشارہ کرے وہ دو خدا کا پوجنے والا ہے - اور جو اوسکی طرف ایما کرے
وہ بت پرست ہی - اور جو شخص اوسکی بنسبت زبان سے کوئی بات نکالے وہ غافل
ہی وغیرہ وغیرہ باتین منقول ہین - خود شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ
الرحمۃ ارشاد کرتے ہین کہ کوئی موحد کنہہ حقیقت کو خدا کے نہین پا سکتا ہی - اور جہانتک
بڑے سے بڑے شخص کی رسائی ہوتی ہی وہ حد غایت رسائی کی اوس شخص کے ہی
نہ غایت حقیقت کی خدا کے ہے - اور جو شخص اسکے ادراک اور دریافت اور اپنی

رسائی کے حد کو اللہ تعالیٰ کی حقیقت و معرفت کی حد تصور کرے وہ ممکور اور مغرور ہے وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ایساہی غرور و مکر مراد ہے

انچہ پیش تو پیش ازان رہ نیست ﷺ غایت فہم تست اللہ نیست۔

بعضوں کا قول ہے کہ اللہ پاک کی ادراک یہی ہے کہ اوسکی ادراک میں اپنے کو عاجز جاننا اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ حضرت جنید علیہ الرحمۃ تعریف میں توحید کے فرماتے ہیں کہ توحید وہ چیز ہے جسکی دریافت میں رسوم مضمحل ہیں اور علوم نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ رب العلمین علیٰ حالہ جیوں کا تیوں ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

صوفی ولی کامل صاحب صحو و استقامت کا قول ہے کہ بغیر صفای باطن اور ذوق قلبی کے صرف الفاظی استدلال سے ان مسائل میں خوص و غور کرنا اور عقل و فکر سے کام لینا اونکی ہلاکت کا سبب ہے۔ اور شریعت مصطفویہ کے حق میں سخت بے ادبی ہے مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ اس راہ میں پھسلاؤ قدم کا ہے اور دیگر دیگر آفات بہت ہیں عقبات بے شمار ہیں یہانتک کہ فلاسفہ اور دہریہ اور ملاحدہ اور معطلیہ اور معتزلہ و غیرہم جو اہل بدعت و ہوی میں سے ہیں بغیر شیخ کامل اور مقتدائے واصل کے اس راہ میں اپنی عقل کے سرمایہ کے بھروسے پر آئے ہر ایک ان میں سے ہلاک ہوئے اور گمراہی کے جنگل میں مبتلا گئے اور دین سے گزرے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے توحید کی چار قسمیں کی ہیں اوس میں سے تیسری قسم توحید حالی ہے جسمیں توحید منکشف ہوتی ہے و مسیو اکی نورانیہ

کسی چیز کو نہین دیکھتا ہی ۔ اللہ پاک کے وجود کا نور سبھون کے وجود کی روشنی کو کھو دیتا ہی اور تمام مخلوقات کے وجود کا نور مضمحل ہو جاتا ہی ۔ ناظرین کی آنکھ مین ایک ہی نور دکھلائی دیتا ہے ۔ اگرچہ نفس الامر مین اور وجود بھی موجود ہین لیکن اوسکے وجود کے نور کی تجلّی کے سامنے سب مضمحل ہوکر کے کالعدم ہوجاتے ہین ؎ فَلَمَّا اِسْتَبَانَ الصُّبْحُ اَدْرَجَ ضَوْءُہٗ ؛ بِاَسْفَارِہٖ اَضْوَاءَ نُجُوْمِ الْکَوَاکِبِ ؛ یعنی جب صبح روشن ہوتی ہی اوسوقت ستارون کی روشنی مضمحل ہوکر کے کالعدم ہو جاتی ہے ۔ پھر توحید حالی وہی توحید وجودی و شہودی ہی جو کشف سے نمایان ہوتی ہین ۔ چونکہ اس توحید کے سمجھنے مین قیل وقال حروف والفاظ کسی سے بھی مدد نہین لی جاتی ہے اسلئے یہ توحید حالی کہلاتی ہے اسکو زیادہ تر حال سے تعلق ہے نہ قال سے ان بیانات سے یہ امر واضح ہوگیا کہ عقل وفہم ناقص بشر کی اللہ پاک کی کنہ حقیقت تک نہین پہونچ سکتی ہی تو ایسے مسائل عقل وفہم سے سمجھنے کی نہین ہین جو لوگ وحدت وجود کے مسائل کو نری عقل و دانش اور حروف ومعانی سے سمجھ کر زبان درازی کرتے ہین اونکی نسبت مذکورہ بالا تحریر سے ظاہر ہوا کہ وہ اپنے سوء خاتمہ کا سامان کرتے ہین ۔ مجدد صاحب الف ثانی اپنے مکتوبات کے ایک مقام مین ارشاد کرتے ہین کہ (والد بزرگوار میرے اکثر فرماتے تھے کہ ہفتاد و دو ملت مین سے اکثر اون صوفیون کی جماعت ہوگی کہ جو متحیر و سرگردان ہوکر راہ راست سے بھٹک گئی ہے اور صراط مستقیم کو چھوڑ دینے کے سبب جو لوگ گمراہ ہوگئے ہین) اعاذنا اللہ وجمیع المسلمین باقی رہی وہ جماعت جنھون نے اسکو کشف سے سمجھا ہے ۔ اسمین بھی دو

فریق ہین ایک وحدت وجود کی طرف گئے ہین۔ دوسرے وحدت شہود کے
قائل ہین اور دونون فریق نے اس مسئلہ کو کشف ہی سے سمجھا ہی۔ یہ مسئلہ
ہولناک معرکہ آرا ہی متقدمین و متاخرین اہل تصوف و اہل علم کی راے اس
خصوص مین پریشان ہی۔ ہر فریق کا کلام اپنے موقع پر بسیط ہی۔ ہر ایک اپنے
زعم مین استدلال کامل کے ساتھہ دوسرے کا تعاقب کرتا ہی درانحالیکہ سب کے
سب اہل علم و اہل ورع ہین۔ میرے خیال مین یہ بڑی بے لطفی کی بات ہی
کہ ایک دوسرے کو کفر کے ساتھہ یاد کرتا ہی۔ حتے الوسع ان دونون مین تطبیق
کی راہ نکالی جاوے گو تطبیق تکلف ہی سے ادا ہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل
مولوی غلام یحیے بہاری علیہ الرحمۃ نے اس مادّے مین ایک طویل کلام
اپنے رسالے کلمات الحق مین کیا ہی جسکو نواب صدیق حسن خان مرحوم
نے اپنے تصوف کے رسالے ریاض المرتاض مین بلفظہ نقل کیا ہی۔
اور جسکو مولانا نعیم اللہ بہرائچی نے معمولات مظہریہ مین بیان فرمایا
ہے مختصر خلاصہ اون کے کلام کا یہ ہی کہ مسئلہ وحدت وجود۔ وحدت شہود عقائد
ضروریہ دینیہ سے نہین ہی جسپر ایمان کی صحت موقوف ہو نہ مسائل فرعیہ
اسلام سے ہی کہ جسپر صحت اعمال ظاہری کی منحصر ہو اور مغفرت و جنت اسپر
ملنے والا ہو۔ ان کا کلام اسیقدر ہی کہ یہ عالم مصنوع اور حادث ہے اور اللہ تعالے صانع حقیقی اور قدیم
بیان واضح شرع شریف سے اسی قدر ثابت ہوا۔ اب رہی یہ بات کہ ساتھ
علم صانع و مصنوع کے درمیان مین کونسی نسبت ہی رابطہ عینیت یا اتحاد
اتحاد کا ہی یا غیریت محض و مباینت کلی ہے۔ شارع علیہ الصلٰوۃ و السلام

کوئی بات واضح ثابت نہین ہے - ائمہ دین اور سلف امت بھی ساکت ہین اگرچہ
دونون فریق استدلال رموز شریعت ہی سے کرتے ہین لیکن ایسا بیان واضح
استدلال مین پیش نہین کرتے کہ جس سے یہ مسئلہ مسائل اعتقادیہ مین دین کے
شمار کیا جاے - منشاء اختلاف یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو اثناے راہ سیر وسلوک
عرفان مراتب ملک وملکوت وامتیاز مدارج لاہوت وناسوت مین بعض کو وحدت
وجود اور بعض کو وحدت شہود مکشوف ہوا - لاکن صحابہ تابعین وتبع تابعین
واکابر صوفیہ قدس اللہ اسرارہم سے کوئی بات صراحتًہ ان دونون مسئلون مین
ثابت نہین ہوئی ہے اور بھی اون اولیاؤن سے جو صاحب صحو واستقامت
ہین اور شیران بیشۂ رضا وتسلیم کے ہین - اونکی صراحتًہ ان دونون مسئلون مین راے
ظاہر منقول نہین ہے الا اشارۃً وکنایۃً وتلمیحًا - مسئلہ وحدت وجود کے موجد شیخ
اکبر محی الدین ابن عربی اور اتباع اونکے ہین عفا اللہ عنا وعنہم -
متاخرین کے زمانہ مین یہ مسئلہ ظاہر ہوا - یہانتک کہ وہ لوگ بھی جن کا باطن پریشان
اور ظاہر آراستہ ہے اعتقاد مین اس مسئلے کو کمال دین ویقین کا تصور کرنے لگے
اور ظاہری شریعت مصطفویہ کو کہ جسکی بنا اسلام وایمان واحسان پر ہے نظر سے
گرادئے اور شعائر ملت حنیفیہ اور ارکان مذہب اسلامیہ کو من قبیل رسوم ظاہری
ومراسم صورتیہ کے شمار کرنے لگے نعوذ باللہ منہا ومن جمیع ما کرہ اللہ -
اور اس بات سے غافل ہین کہ اہل عرفان نے کہا ہے کہ سعادت تمامتر اتباع شریعت
مین ظاہراً وباطنًا ہے جسکو منظور ہے کہ وہ ہووے سعید دنیا وآخرت مین لازم ہے کہ ظاہر
کو آراستہ تقویٰ سے کرے اور باطن کو حسن اعتقاد سے اور منع کرے اذو

کو بڑی خواہش سے اور اللہ کے سب کام مین تخلص بجاے جیسی اوسکی مرضی
ہے اور جس امر کو وہ دوست رکھتا ہے جب ایسا ہو جائیگا تب اوسپر اسرار
خفیہ کھلینگے اور معارف خدا کے اوسپر نازل ہونگے انتہی کلام غلام یحیی بہاری رح
حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ میرا علم مقید کتاب و سنت
کے ساتھ ہے۔ یہ قول حضرت سید الطائفہ جنید رح کا سب کتب تصوف مین ہے
فرقان مین ابن تیمیہ نے اور مکتوبات مین شیخ شرف الدین احمد یحیی منیری
نے اور لواقع الانوار مین شعرانی نے لکھا ہے۔ ریاض المرتاض مین الخیرہ
مین نواب صدیق حسن صاحب مرحوم نے لایا ہے۔ طریقہ محمدیہ مین ابن رجب حنبلی نے
ذکر کیا ہے جتنے اہل تصوف مابعد کے ہین غالبًا سب کی کتاب مین یہ قول دائر
و سائر ہوگا۔ اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی نے جو کہ بڑے اولیاء کبار
سے ہین کہ تحقیق واقع ہوتا ہے میرے دل مین ایک نکتہ نکتون مین سے پس
قبول نہین کرتا ہون مگر دو گواہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے۔ اور حضرت
جنید سید الطائفہ رح سے ایک روایت صحیح مین یہ ہے کہ جو کوئی نہین پڑھتا ہے
قرآن اور نہین لکھتا حدیث کو نہین لائق ہے اوسکو کہ وہ بولے علم مین ہمارے
اور نہ اقتدا کرے کوئی اوسکے ساتھ۔ اور کہا شعرانی نے لواقع الانوار
مین جسکا ترجمہ خیر الخیر کا ہے کہ نہین پہونچا ہے مجھے کسی ایک صوفی کامل
سے بھی کہ انھون نے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و صوم کو کبھی بھی منع کیا ہے اور کسی
شئے مین معارضہ شریعت کے ساتھ کیا ہو اور کیسے ولی اللہ اسکو چھوڑ سکتا
کیونکہ یہی سب اعمال اللہ تک پہونچانیوالے ہین بلکہ سب عمدہ تجلی عمل انکو انکا

اِن اعمال کی طرف رجوع کرتے تھے کہ جلد وصول الی اللہ حاصل ہو۔
الغرض مسئلہ وحدت وجود و وحدت شہود مسائل کشفیہ سے ہیں۔ حالات ذوقیہ
عین الیقین اور مکاشفات حق الیقین سے سمجھنے کا یہ مسئلہ ہی مناسب
تھا کہ جن پر حالت ذوق و انکشاف میں وحدت وجود ہی حق معلوم ہوا وہ
اسکو اوسی حالت پر رکھتے نہ عوام میں اوسکو چھیڑتے نہ اوسکے مطالب و مبادی
کو الفاظ کا لباس پہنا کر لوگوں میں شائع کرتے جن پر کشف کے ذریعہ سے
یہ مسئلہ منکشف ہوا ہے اونکو جھوٹا کہنا بھی زیادتی ہے کوئی کم حق نہیں ہے
کہ خواہ مخواہ بھی اونکو جھٹلاوین کیونکہ وہ اعلےٰ درجہ کے صوفی کامل اور صاحب
ورع متبع شریعت تھے مجھکو لائق نہیں ہے کہ بغیر سمجھے بوجھے ان حضرات علیہم الرحمۃ
پر زبان طعن کی کھولوں درانحالیکہ تاویل کا محل باقی ہے چنانچہ امام شوکانی
علیہ الرحمۃ نے فرقہ وجودیہ پر کفر کا فتوے دیکر چالیس برس کے بعد رجوع کیا۔
اور کہا کہ مجھ پر ثابت ہوا ہے کہ یہ لوگ محل تاویل کے ہیں۔ تاویل کرنے سے بری
ہو جا سکتے ہیں انکا قول فتح ربانی میں یہ ہے فقد طالعت الفتوحات والفصوص
فرایت ماالتاویل فیہ مدخل لا سیما عند کلام الذین ہم خلاصۃ
الخلاصۃ من عباد اللہ عزوجل۔ اولاً جسپر کشف سے منکشف ہو جاتے کا نہ وہ
بیان کر سکتا ہے نہ بیان کریگا۔ وہ محض ذوق کی چیز ہے تمام متر کوائف ہیں
جب تک مراتب عرفان میں قدم نہ رکھیگا اوسوقت تک ان دونوں مکشوفین
میں سے کسی ایک کا بھی کشف نہیں ہو سکتا ہے۔ ہاں کمال تقوے و ورع
و اخلاص کے ساتھ فرط جذب کے عالم میں کوئی بات ایسی حد سے تجاوز

کی ہوئی جسکی تاویل ہوسکتی ہے زبان سے نکل جاے تو وہ معذور و مضطر ہے
مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس خصوص میں کف لسان کرتے ہیں اور
طعن کو جائز نہیں رکھتے ہیں اور صاحب حال کو معذور شمار کرتے ہیں عبارت
انکی یہ ہے جناب جلد اول صفحہ ۱۴۱ - کاتب این سطور از انکار ارباب این معرفت
تحاشی نمی نماید و از طعن ایشان خود را دور می دارد و انکار و طعن بر او وقتے
مجال باشد چو[illegible] کہ ارباب آن حال را در ظہور آن حال قصدے و اختیارے
شد [illegible] بے ارادہ ایشان این معنی در ایشان ظاہر شدہ است ایشان مغلوب
آن حال اند ہر آئینہ معذور باشند و لا طعن علی المضطر المعذور -
آگے جاکر فرماتے ہیں کہ آگے بھی اسکے دوسری معرفت ہے اور سیواے
اس حال کے دوسری حالت بھی ہے - ارباب توحید وجودی بہت سے کمالات
سے محروم رہتے ہیں اور بڑے بڑے مقامات میں ان کی رسائی نہیں ہوتی
محبوسان این مقام از کمالات بسیار ممنوع اند و از مقامات بے شمار محروم -
مجدد صاحب علیہ الرحمۃ ایک مکتوب میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرات
نقشبندیہ علیہم الرضوان اسی توحید شہودی کو دوست رکھتے تھے اور صاحب
توحید وجودی پر طعن و تشنیع نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ توحید وجودی
ابتداے راہ سلوک میں فرط جذبہ و ذوق سے کبھی کبھار منکشف ہو جاتی ہے
اور اسکو کوچہ تنگ توحید کا تعبیر کرتے تھے - اسیواسطے صحابہ و تابعین و
دیگر اولیاء اللہ صاحب استقامت سے اس امر کا ثبوت بالکل نہیں ہے
ریاض المرتاض میں مرزا صاحب سے منقول ہے کہ در رد و انکار اقتدا

مشائخ خود کہ بر آن ہا حقیقت یکے ازین دو مسئلہ کشف ظاہر ساختہ اند نہ نماید
زیرا کہ آنہا انچہ گفتہ اند از دید خود گفتہ اند پس ایشان در انکار خلاف دید
خود معذور اند

اور توحید شہودی کی اشاعت اولاً جناب رکن الدین ابو المکارم شیخ
علاء الدولہ سمنانی رح سے اور ثانیاً حضرت شیخ احمد سرہندی
مجدد الف ثانی رح سے ہوئی ہے اور نہایت عمدہ طرحسے دو دو سرے
مکتوب مین ثابت کیا ہے کہ ظل شئے کا حقیقت مین عین اوس شئے کا نہین
ہے بلکہ محض شبہ و مثال ہے - اور وجودیہ اوس ظل کو عین اوس شئے کا کہتے
ہین پس فرق درمیان دونون مذہب مکشوف کے یہ ہوا کہ شہودیہ حمل ظل کو اصل پر
نہین کرتے ہین اور وجودیہ ظل شئے کو حمل اوس شئے پر کرتے ہین - نہایت
کامل استدلال کے ساتھ مجدد صاحب نے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ ظل
اوس شئے کا عین اوس شئے کا نہین ہے - ریاض المرتاض مین نہایت
بسیط التقریر کے ساتھ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رح کے الفاظات و دلائل
کو بھی کہ جو کمال کشف کا اون کے نتیجہ سے ہے لکھا ہے جس مین شیخ اکبر لکھتے ہین
کہ ہم نہایت انکشاف حق الیقین و عین الیقین سے کہتے ہین کہ ہم پر یہ امر
منکشف ہوا ہے کہ تمام اشیا جسطرح وجودات خاصہ مین اپنے باہم افتراق
رکھتے ہین اوسیطرح ایک امر مین کہ جو منشاء انتزاع تعینات کا ہوا ہے باہم
اشتراک رکھتے ہین - الخ - معلوم ہوا کہ نزاع حقیقی ہے تطبیق نہین ہو سکتی ہے
چنانچہ مرزا صاحب علیہ الرحمۃ تقریظ مین رسالہ کے لمعات الحق

غلام یحییٰ بہاری کے لکھتے ہین کہ تعرض بمسئلہ تطبیق ضرورتے نبود کہ این تطبیق بین المکشوفین اگرچہ خالی از تکلف نیست لکن متضمن مصلحت عمدہ است وھی الاصلاح بین الفئتین العظیمتین۔
حضرت جناب شیخ الشیوخ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بھی تطبیق دی ہی۔ لیکن غلام یحییٰ بہاری نے اوسپر تعاقب کیا ہی۔ چنانچہ اوسکے جواب مین اونکے بیٹے شاہ مولانا رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے ایک رسالہ دمغ الباطل لکھا ہی اور تطبیق مین بڑا زور لگایا ہے اور جہد کثیر وسعی بلیغ کی ہی لیکن تکلف سے خالی نہین ہی۔ علامہ غلام یحییٰ بہاری لکھتا ہی کہ نزاع حقیقی است تطبیق ہر دو متصور نمی شود۔ اور بھی عوارف المعارف مین حضرت شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے تطبیق مین زور لگایا ہے۔ اگرچہ تکلف کے پیرایہ مین ادا ہوا ہی لیکن نزاع اوٹھ جانے کی صورت درمیان دونون مسئلہ مکشوف کے معقول ہی۔ تو یہ امر ثابت ہوا کہ یہ دونون مسئلہ مسئلہ مکشوف ہی۔" تا درنیابی ندانی"۔ ناظرین ان مباحث کے دلائل کے الفاظ کو جو تفصیلاً کتب تصوف مین درج ہین مذاق صحیح۔ ذوق سلیم سے دیکھینگے تو اونپر میرے اس امر کے کہنے کا تجربہ ہو جائیگا کہ ان مباحث کے الفاظ مثل اوس پھول کے ہین جسکی بو اوڑی ہوئی ہی۔ صرف لفظ معلوم ہوتا ہی معنی ندارد۔ تحریر و تقریر مراقبہ عین الیقین و مکاشفات و تجلیات و ذوق و شوق معنوی کی جو متضمن ادراک مراتب سیر و سلوک کے ہین۔ اور مشتمل حالات

درجات لاہوت وناسوت کے ہین اونکا سمجھنا اوراوسکے معانی صحیح اور
مراد حقیقی کو پہونچنا علوم کسبیہ فنون فلسفیہ کے زور سے محال ہے ۵
این زمین را آسمانے دیگرست - یہ ایک ملکہ راسخہ ہے اور انوارات متواترہ
برکات متواترہ فیوضات متکاثرہ ہین کہ بعد استقامت تقوے وورع
زہد وخلوص - اتباع کتاب اللہ وسنت رسول اللہ - اجتناب محارم -
تفحص حلال کے قلب پر اہل اللہ خاصان خدا کے تاثیرات غیبی سے فائض
ہوتے ہین اوسکی شیرینی اور اوسکی حلاوت سے وہی خوب واقف ہونگے ۵
کشتگان خنجر تسلیم را ؛ ہر زمان از غیب جان دیگرست
اے عزیز ان بیانات سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ اگر کشف سے یہ مسئلہ وحدت
وجود کا کسی پر منکشف ہوگیا ہو اور احیاناً فرط شوق وذوق سے حالت سکر
مین کوئی لفظ کسی صاحب ورع واستقامت زہد وتقوے والے سے
صادر ہو تو اوسوقت اوسکو معذور شمار کرتے ہین ولا طعن علی العذر المضطر
گفتہ مشائخ است تاہم اوسکی تنگ ظرفی ومحرومی مقامات کی کافی دلیل ہے
محبوسان این مقام از کمالات بسیار ممنوعند واز مقامات بے شمار محروم
گفتہ مجدد علیہ الرحمۃ است - ناواقف کور باطن کا صرف عقلی دلیلون سے ان
دونون توحید مکشوفین مین کلام کرنا دیدہ ودانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالنا
ور اتنا لیکہ یہ عقائد ضروریہ دینیہ مین سے نہین ہے جب کسی کو الحاد وزندقہ سے
بچنا ہے اوسکو بے استعداد باطن کے ان امور مین پڑنا ہی نچاہیئے - ان
مسائل مین بے راہ باطن اور بے صفاء قلب کے خوض وغور کرنا اور ملحد ہونا

ایک ہی بات ہے۔ درا خبار الاخیار عبارت ہا از بحر المعانی نقل کردہ و گفتہ کہ کلمات اہل سکر و حال کہ در حالت ذوق و غلبۂ حال وقوع یابد خارج از قواعد عقل و موازین قیاس اند

تقریر دیگر

قرآن مجید تمامتر بیان توحید سے مملو ہے اس طریقہ پر کہ اللہ نے وحدت کو ظاہر کیا ہے بملابست غیر اور غیریت کے۔ اللہ پاک کہیں اپنے کو غائب کر کے تعبیر فرماتا ہے۔ اور کہیں صیغہ متکلم اور خطاب سے اپنے کو مرجع اوسکا بناتا ہے اگرچہ غیب و خطاب و تکلم میں وہی ذات واحد ہے۔ سید آزاد بلگرامی نے اپنی مظہر البرکات میں دونوں مذہب شہود و وجود کی تمثیل لکھی ہے۔

مسئلہ وحدت وجود کا ذکر صراحۃً نہ قرآن مجید نہ سنت مطہرہ میں ہے۔ حضرات صوفیہ واسطے تائید کشف و شہود کے قرآن پاک سے اشارات ثابت کرتے ہیں الا انہ بکل شیء محیط ہ کل شیء ہالک الا وجہہ ہ مثل حدیث مسلم لو دلیتم بحبل الی الارض السابعۃ السفلی لہبط علی اللہ و ان اللہ قبل وجہہ۔ لیکن یہ اشارات دلیل صریح و کافی اثبات مدعا کے لئے نہیں ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ علماء ظاہر انہیں اشارات کو مقلوب کر کے الزام صوفیہ پر دیتے ہیں۔ کیونکہ احاطہ کے لفظ سے محیط و محاط نکلتا ہے اور وہ دونوں متغائر ہیں۔ مراد ہالک سے زمانہ مستقبل میں ہے نہ زمانہ حال میں اور یہی باطل ہے اور وہ متغائر ذات باری کے ہے۔

اور چونکہ توحید وجودی میں امام۔ خلعت۔ فوق۔ تحت رہی ہے بہ ہین جہ قبل کی

تخصیص سے مغایرت ظاہر ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ کی نسبت رسالے اوپر عنوان احسن سے لکھ چکے ہین۔ لیکن یہ تقریر اپنے موقع پر اوس سے لطیف زیادہ اور بڑی گنجایش ایسی ہے کہ کوئی اعتراض وارد نہین ہوتا ہے اور خلاف شریعت بالکل نہین ہے اس تقریر مین وجود کے لئے مراتب ثابت کرتے ہین اور جسکو فرق مراتب کی تمیز نہین اوسپر سمجھنا اسکا دشوار ہے۔ بلکہ قرین زندقہ والحاد ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اون اشارات مذکورہ بالا قرآن کو پانچ سو سال ہجری کے بعد ایک جماعت کثیر حقیقت پر حمل کرنے لگی اور وہ جماعت اسکی قائل ہوئی کہ واحد جمیع مرتبہ مین کیا وجوب۔ کیا امکان کیا قدیم کیا حادث کیا مجرد کیا مادی۔ کیا مومن کیا کافر کیا طاہر کیا نجس سب مین ظاہر ہے۔ لیکن ہر مظہر حکم جداگانہ رکھتا ہے اور فرق حکم مین مظاہر کے ضروری ہے مومن کے لئے نجات ہے اور کافر کے لئے قتل اور قید ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جمیع اقسام متضادہ مین یہی احکامات مین شریعت کے چلا آتا ہے مثل زن منکوحہ حلال ہے۔ اور زن اجنبیہ حرام ہے۔ باپ واجب التعظیم ہے اور کافر واجب التحقیر ہے پس جو شخص فرق مراتب کا خیال نہین کرے اور وحدت وجود کا خیال کرکے سب کو برابر سمجھے تو یہ خلاف شرع ہوگا اور الحاد و زندقہ اسی کا نام ہے گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی۔

اور اسیطرح اون کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ وجود کہ جو عین ذات حق کا ہے باوجود اوسکے مظاہر مختلفہ مین ظاہر ہونے کے بھی مرتبہ اَحدیت من حیث اَحدیّت مین سب نقائص و عیوب سے منزہ و پاک ہے اور نقصان و خبث کثرت کا عائد اوسکی ذات کے نہین ہوگا والشر لیس الیک۔ اور کیفیت مجہول ہے۔

ایک ناقص تمثیل کے پیرایے مین عرض کرتے ہین کہ جسطرح شعاع آفتاب مختلف جگہون پر پڑنے سے نجس نہین ہوتی ہے۔ اوسیطرح حقیقت کلیہ انسان کی باوجودیکہ مسلمان و کافر صالح فاسق عالم وجاہل سب مین ظاہر ہی۔ لیکن نفس وجود اوس سے نقصان نہین قبول کرتا ہی۔ یہی مذہب ہی شیخ اکبر محی الدین عربی و شیخ صدرالدین قونوی و شیخ عبدالکریم جیلی و شیخ عبدالرزاق جھجانوی و شیخ امان اللہ پانی پتی کا یہ حضرات سب کے سب قادریہ ہین۔ اور یہی عقیدہ ہی شیخ جلال الدین رومی اور شیخ شمس الدین تبریزی کا۔ یہہ دونون حضرات کبرویہ خاندان کے ہین۔ اور اسیطرف گئے ہین شیخ فریدالدین عطار آپ سہروردیہ ہین اور اسیطرف رجحان ہی سید محمد گیسو دراز چشتی کا۔ اور یہی مذہب ہی خواجہ عبیداللہ احرار ملا نورالدین جامی و ملا عبدالغفور لاری و حضرت خواجہ باقی باللہ کابلی کا۔ اور شیخ عبدالرزاق کاشی و شمس الدین فناری و قیصری و سعیدالدین فرغانی و سید جعفر بلگی چشتی کا بھی مسلک یہی ہے۔

اور ایک جماعت تاویل حکایت یا سکر حالت پر حمل کرکے وحدت وجود کی منکر ہی۔ اس جماعت کا بیان ہی کہ وحدت وجود بعض اوقات اور بعض مقام مین نظر مین سالک کے معلوم ہوتی ہے۔ نفس الامر مین وہ وحدت وجود نہین ہے جیساکہ آفتاب کی روشنی مین ستارے سب آسمان پر نظر نہین آتی ہین حالانکہ نفس الامر مین موجود ہین اور بار روشنی ہین۔ لیکن شدت روشنی سے آفتاب کے اوسکے نور کا ظہور نہین ہوتا ہے۔ اور بصارت کے اعتبار کرکے وہ موجود نہین ہوتے ہین۔ حالانکہ علے حالہ روشن ہین اسیطرح کمال توحید

کے مقام مین سالک کو کمی نظر مین سیوا وحدت وجود کے کچھ بھی دکھلائی نہین دیتا ہی حالانکہ وہان پر صرف وحدت وجود ہی نہین بلکہ اور وجود بھی نفس الامر مین ہین جیسا کہ چراغ کا وجود وعدم وجود مشعل کے سامنے ایکسان ہو اسیطرح سالک طے کرنے مین مقامات طریقت ومعرفت کے شدت انہماک کی وجہہ کر اور وجودون کا اعتبار ہی نہین کرتا ہی اگرچہ نفس الامر مین امر واقعی یہی ہے کہ اور وجود بھی ہے گو نظر گواہی حقیقت نفس الامریہ کی نہین دیتی ہے۔

یہی مذہب ہی شیخ علاء الدین سمنانی اور فقہا اور قدیم صوفیون کا اور امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کا ان حضرات کے رسالے اور تصانیف اور تالیفات اس خصوص مین بہت ہین۔

لیکن ہم لوگ اس اختلاف کے بعد پیدا ہوئے ہین ہم لوگون کو کسی جانب جانا نہین چاہئے بلکہ حق کو دائر انھین دونون مین سمجھے جیسے مذاہب اہل سنت وجماعت کا دائرہ ہے مذہب اربعہ دائر حق ہیں اور ایک دوسرے کو باوجود اختلاف کے برا نہین جانتا ہے۔ اسیطرح کسی کا دل دلیل کی وجہہ کر رائج توحید وجودی کی طرف ہو جائے تو وہ شہودیہ کو برا نہ جانے اور کسی کی طبیعت وحدت شہود کیطرف رجوع ہو تو وہ وجودیہ پر زبان طعن کی نہ کھولے۔ اور گمراہ نہ سمجھے اوسکی تکفیر نہ کرے جیسا کہ علامہ ربانی محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد جاننے بہ حال کامل کے تکفیر سے شیخ اکبر رح وغیرہ کے رجوع کیا۔ ہان لیکن بعض مقلد صوفی ناواقفیت سے ایک طرف غلو کر بیٹھے ہین فرق مراتب کا نکر کے قدم جادۂ اعتدال سے نکال کر کے عابد کو معبود۔ حادث کو قدیم۔ ملوث کو منزہ۔ حلال کو حرام نجس کو طاہر

معلوم کرتے ہین پس جو شخص ایسا اعتدال سے بڑھا ہوا فرقہ وجودیہ سے ہوئے وہ البتہ گمراہ و ضال ہے۔

اسی طرح توحید شہودی والے تقلیدًا دائرۂ احتیاط اور اعتدال سے قدم باہر نکال کرکے ایک جماعت صوفیہ کو گمراہ و ضال و کافر کرکے یاد کرتے ہین وہ لوگ بھی قابل طعن و ملامت کے ہین۔

پس جو شخص زمرۂ وجودیہ سے شرع کی قید رکھتا ہو۔ آدمی کو نماز و روزہ و تلاوت قرآن اجتناب شرک و بدعت خوف و رجا تقوےٰ و صلاح کی طرف بولاتا ہو اوسکی شان مین زبان طعن کی اور لب کو ساتھ تکفیر اوسکے نہین کھولنا چاہیئے وہ الحاد و زندقہ سے دور ہے۔ ہان اگر وہ امت کو فسق و فجور کی طرف دعوت کرتا اور لوگون کو اباحت اور الحاد کیطرف بولاتا ہو تب البتہ قابل تکفیر و تضلیل کے ہے تاہم تکفیر مین احتیاط چاہیئے اگر کسی مین چند وجوہ کفر کے ہون اور ایک وجہ عدم کفر کی ہو تو مفتی کو عدم کفر پر فتوےٰ دینا چاہیئے۔ لیکن جسوقت قائل خود تصریح وجہ کفر کی کرے تو مجبوری ہے فتاوائے ہندیہ مین ایسا ہی مرقوم ہے یہی مذہب ہے علامہ شوکانی اور دیگر علماء ربانی کا۔

لیکن جو اولیاء اللہ قائل وحدت وجود کے ہو گزرے ہین اونکو ہرگز تحقیر و اہانت کی ادا سے نہین دیکھے۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ الخ بلکہ اولےٰ و انسب یہ ہے کہ عوام کو نفیًا و اثباتًا اس مسئلہ مین گفتگو ہی نہین کرنی چاہیئے۔ محض سکوت چاہیئے کیونکہ عقل ہرکس کی رسا نہین ہے حق کو باطل۔ باطل کو حق سمجھنے لگتی ہے۔ درانحالیکہ یہ مسئلہ ضروری مسائل دین سے نہین ہے

پس جو تقوے و زہد سے آراستہ نہین ہی اتباع شریعت کے نور مین نہین چلتا ہی مثل عوام بازاری کے ہے نہ حرام حلال کا اوسکو خیال ہی نہ شرک و بدعت سے اوسکو احتراز نہ اسلام و ایمان سے غرض ہی نہ احسان سے سروکار ایسون کا صوفی بنکر اس خصوص مین کلام کرنا اور کلام بیجا اور نا زبان سے نکالنا زندقیت والحاد نہین ہو تو کیا ہی۔ صوفیہ کرام ایسونکو شہر سے نکالدینے کا حکم کرتے ہین یا خود اوس شہر سے چلا جانا بتلاتے ہین۔ ارباب مشائخ نے فرمایا ہے کہ ایسون کی صحبت اور سایہ سے ایسا بھاگ جیسا کوئی شیر سے بھاگتا ہے وہ مجسم الحاد ہے۔ اہل ظاہر کو سیوا قتل کے چارہ نہین ہے۔

لطائف اشرفی مین ہی کہ قدوۃ الکبرا فرماتے ہین کہ ولی اللہ ہونے کے لیے علم ضروری ہی جاہل ولی اللہ نہین ہو سکتا ہی۔ دوسرے ولی اللہ ہونے کے لئے دنیا سے منفصل ہونا واجب ہی جب دنیا سے الگ تھلگ رہیگا تب البتہ اللہ مین ملیگا۔ شیخ بلی نے ارشاد کیا ہی کہ تمہارے صورت انفصال کی ہی اور نماز مقام اتصال ہے جو شخص وضو مین تمام تعلقات سے امید منقطع نہین کریگا نماز مین درجہ اتصال کا اوسے حاصل نہین ہوگا۔

لطائف اشرفی کے دوسرے مقام مین ہی کہ ولی کے لئے اگر چراغ علم کا نہ ہوگا تو خیر کو شر سے فرق نہ کر سکیگا اور صحرا مین گمراہی کے اور میدان مین کدورت کے متحیر ہوگا اور مراد علم سے علم وراثت ہے نہ علم دراست العلماء ورثۃ الانبیاء اور علم وراثت محض فضل الہی اور عنایت نامتناہی سے حاصل ہوتا ہی۔

مخدوم آخی جمشید راجگیری جو برادر حضرت شاہ بو علی قلندر رحمہ کے مرید ہین

اور بروایتے مخدوم جہانیان جہان گشت کے خلیفہ ہین قنوج مین اونکا
مزار ہے اونکا قول ہے کہ اللہ تعالے نے ہرگز وہرآئینہ کسی جاہل کو ولی اپنا نہین
بنایا ہے۔ قرآن مین موجود ہے واعرض عن الجاہلین جاہلون سے اعراض
واجب ہے ع صحبت بدکارہ تیرہ می کند ٭ دیگ سیہ جامہ سیہ می کند ٭ اونکا یہ
بھی قول ہے کہ بعض مرد ہین اور بعض نصف مرد ہین اور بعض لاشے ہین۔ مرد واصل
الی اللہ مرد ہے۔ مرد جو طلب اللہ مین ہے وہ نصف مرد ہے۔ مرد جو طلب دنیا مین ہے
کچھ بھی نہین ہے۔ واومی فرماید کہ طالب صادق را باید کہ قدم در متابعت شریعت
حضرت رسالت صلعم زند و در اعمال پیروی او کند و آنچہ وے صلے اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است ازان برابر سوزنے تجاوز ننماید وہمیشہ برجادۂ سنت مستقیم باشد
واگر کسے برروے دریا میرود یا در آتش درمی آید وخارق عادت بخلق می نماید وفرضے
از فرائض اللہ عمداً ترک میدہد یا سنتے از سنن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نقصان می کند بدانکہ او شیطان وضال ومضل است وکرامت نمودن او استدراج
است و در دعوی کذاب است اتقوا من الصوفیۃ الجہلۃ فانہم لصوص
الدین وقطاع طریق المسلمین یعنی بچاو اپنے کو صوفیہ جاہل سے تحقیق کہ
وہ لوگ چور ہین دین کے اور ڈاکو ہین اسلام کے ع جنگ وجدال از
درون ورنگ ابدال از برون ٭ دام زدان در ضمیر و رمز شاہان در خطاب ٭
رباعی جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است ٭ جز سر عشق ہرچہ بخوانی بطالت است
سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق ٭ علمیکہ رہ بحق ننماید جہالت است
شیخ محی الدین بن عربی جو خلیفہ ہین علی جامع کے اور علی جامع خلیفہ

ہین پیران پیر سیدنا عبد القادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ متبع سنت قامع بدعت
کمال زہد وورع سے متصف تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
سے اونکی ملاقات ہوئی۔ دونون باہم ہمکلام نہین ہوئے ایک نے دوسرے کو غور سے
دیکھا جب دونون علحدہ ہوئے تو لوگون نے شیخ مخدوم شہاب الدین سہروردی
رح سے اونکے بارے مین پوچھا۔ فرمایا مین نے محی الدین بن عربی کو ایک مرد ایسا پایا
کہ سر سے قدم تک اتباع رسول مین غرق ہے۔ اور شیخ رح کے بارے مین محی الدین
بن عربی رح سے پوچھا فرمایا وہ حقیقتون کا دریا ہے۔ جامی رح نے مناقب اولیا
مین لکھا ہے کہ شیخ محی الدین بن عربی ھو شیخ بحر الحقائق وخاتم
الاولیاء۔ حقیقتون کے دریا کا وہ شیخ ہے اور آخر اولیاؤن کا ہے۔
سعد الدین حموی کو لوگون نے پوچھا کہ ابن عربی رح کو کیسا پاتے ہو۔ فرمایا
بحر مواج ہے جسکا کنارہ نہین۔ پھر کہا کہ سہروردی رح کو کیسا پایا۔ فرمایا وہ سراپا
نور ہے اتباع رسول کا نور اوسکی پیشانی سے چمکتا ہے۔ شیخ احمد ولی اللہ رح
محدث دہلوی بھی اونکی تکفیر کے قائل نہین ہین۔ بااین ہمہ چونکہ عوام مین کتاب
لکھکر وحدت وجود کے مسئلے کے متعلق گفتگو کی ہے اور الفاظ نامناسب بولے
ہین جو استقامت عالی ظرفی کے منافی ہے اگرچہ تاویل سے برارت اچھی طرح سے
ہو جاتی ہے پھر بھی ایک جماعت صوفیہ کرام کی اونکی تکفیر پر فتوے دے رہی ہے
جامی رح نے کہا کہ بہت سے فقہا وعلما ظاہر شان مین اوسکے طعن کرتے
ہین اور ایک جماعت صوفی کی اور تھوڑے سے فقیہ انکی بزرگی کے مقر ہین۔
شیخ موئید الدین جندی رح شرح فصوص الحکم مین فرماتے ہین بعضے

در تکفیر و تضلیل شیخ مبالغہ دارند۔ شیخ اوحد الدین کرمانی بڑے بزرگون سے
ہین گو شہودیہ تھے لیکن چونکہ جمال مطلق کو مقیدات صور مین مشاہدہ کرتے تھے
اسلئے شیخ شہاب الدین سہروردی نے فرمایا کہ نام اسکا میرے سامنے مت لو
مبتدع ہے۔ حسین بن منصور حلاج طبقہ ثالثہ سے ہین اگرچہ وہ اچھی حالت کے
شخص تھے چنانچہ ابو سعید ابو الخیر کے از متاخرین گفتہ کہ او در علو حال است
شیخ الاسلام ہروی رح اوسکی شان مین متوقف ہے۔ جنید سید الطائفہ رح نے
فتوے قتل کا دیا ہے۔ نظام الدین اولیا رح نے کہا کہ حسین بن منصور حلاج
اگر وہ عالم محویت مین ہوتا اوس سے ایسا امر صادر نہوتا کیونکہ جسکو محویت ہے
اوسکو آنا کا خیال نہین رہتا ہے۔ حضرت شبلی رح نے حسین بن منصور حلاج رح
کی تعریف کی ہے۔ غرض بعضے متفق بھی ہین اور زیادہ تر مختلف ہین۔ چونکہ ان حضرات
سے بے اعتدالی ہوئی گئی ہے اسلئے باوجود تقوے و اخلاص کے بھی مقبولیت
عام کے درجے سے گرے ہوئے ہین۔ پھر کیا حال ہوگا اونکا جنکو نہ زہد ہو نہ تقوے
نہ وہ صحیح ایمان ہے نہ ذائقہ احسان کا اوسنے چکھا ہے نہ باطن زندہ ہے نہ ظاہر
ستودہ ہے۔ صرف صوفی کی نری ہین آکر کے ہر جلسہ ہر موقع ہر محفل مین کچھ نہ کچھ
وحدت وجود کی گا لیتے ہین بلکہ اچھا کچھ کہہ لیتے ہین۔ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس اعتقاد کو ضروریات دین مین شمار کرتے ہین اور براہ ثواب کلمہ خیر
کی مشاقی کرتے ہین نعوذ باللہ من ذلک۔ حالانکہ چھٹی صدی شیخ محی الدین
اکبر کے زمانے مین اسکی اشاعت ہوئی اگر یہ بات دین کی ضروریات سے
ہوتی تو صحابہ کرام تابعین تبع تابعین۔ ائمہ اربعہ و دیگر صلحا سے سادات

واولیاء اللہ صاحب صحو واستقامت بھی اس سے حفظ وافر اوٹھائے۔ منصور کے قتل کے وقت حضرت جنید سید الطائفہ رہ سے لوگون نے کہا کہ فتوے پر دستخط فرمایئے تاویل ممکن ہو۔ فرمایا کہ اب محل تاویل کا باقی نرہا فتوے پر یہ لکھدیا کہ نحن نحکم بالظاهر و بظاهر حال کشتنی ست و باطن را خدا داند۔ مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ ایک شخص مولوی عبد الباعث وجودی مشرب کے تھے وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ساتھ ایک بھاری جماعت صوفیہ وعلماء کے بیٹھے ہین۔ جماعت علما کی داہنے جانب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے۔ اور جماعت صوفیہ کی بائین جانب علما کے ہے۔ کمال دلیری سے حضور مین سرور کائنات کے شکایت کر رہے ہین کہ حضرات صوفیہ رح نے شریعت کو آپ کی بے رونق کر دیا۔ ہزارون بدعت کو ان لوگون نے رواج کر دیا ہے اور لب کو ساتھ دعوے وحدت وجود کے کھولا ہے اور ایک عالم کو گمراہ کر رہے ہین۔ علما شکایت کر رہے ہین صوفیہ نہایت خجالت وشرم سے نیچی نظر کئے ہوئے ڈر رہے ہین اور سر و کلیتا باوجود وقوع قصور کے بمقتضای حیا کے کچھ نہین کہتے ہین۔ علما کی اس خصوص مین جرأت ودلیری براہ اصالت وحقانیت کے ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سکوت محض براہ محبت صوفیہ کے ہے لیکن وہ صوفی عالم جسکا ظاہر و باطن آراستہ ہو وہ البتہ کمال مدارج کے اشخاص ہین اور خلاصہ مخلوقات کے ہین۔

اجتناب بدعت اور اتباع شریعت سے طریقت منکشف ہوتی ہے

منازل السائرین کی شرح تسنیم المقربین شیخ محمد طاہر رح سے
ہے اوسکے صفحہ ۱۷۱ مقامات ولایت مین یون لکھا ہے کہ ولایت مین محبت کی
ضرورت ہو اور وہ محبت اوگتی ہے اللہ کے احسانات پر غور کرنے سے اور قائم رہتی
ہے اتباع سنت سے اور کم کھانے سے روز بروز زیادہ ہوتی ہے - خواجہ
عبدالخالق غجدوانی رح کا قول ہے فنائے نفس اوس شخص کا معتبر ہے کہ
اللہ کی راہ مین چلتا ہے داہنے ہاتھ مین اوسکے قرآن خدا عزوجل کا ہو
اور بائین ہاتھ مین اوسکے سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو - پھر ان
دونون کی روشنی مین راہ کو طے کرے - خواجہ بہاء الدین نقشبند
محمد بن محمد بخاری رح کا قول ہے کہ ہر حالت مین اللہ کے امر و نہی کے مصلے
پر قدم جمائے رکھو اور ہمیشہ عمل کرنے مین عزیمت و سنت کا خیال رکھو -
بدعت و رخصت کے گرد نہ پھرو - ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال
احوال افعال کو پیش نظر رکھو جو بات حضرت صلعم سے نپاؤ تو اونکے صحابہ کے
اخبار و آثار مین ڈھونڈھو - آپ کا قول ہے کہ میرا طریقہ مضبوطی سے متابعت
صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈوری کو پکڑنا ہے - اور صحابہ کرام کے افعال و آثار کے
ساتھ اقتدا کرنا ہے کیونکہ اس طریقہ مین تھوڑے عمل سے کام زیادہ نکلتا ہے
لیکن حضرت کی پیروی کا خیال رکھنا بھاری کام ہے جو کوئی اس طریقہ سے
روگردان ہوا اوسکے دین کی صحت مین کلام ہے - جتنے صوفی عالم سو گزرے ہین

اونکو اتباع رسول الثقلین مین ثابت قدم پائیگا - امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ
علیہ جسطرح علم فقہ و قرآن مین امام تھے اوسیطرح زہد و عبادت و تقوے و
اخلاص مین بھی یگانہ روزگار تھے - ایک دن آپ نے ایک لڑکے کو کیچڑ مین
مین پھنسا ہوا پایا فرمایا ہوش کر کے چل تا گرے نہین اوسنے جواب دیا
کہ زیادہ آپ کو ہوش کوشش سے کام لینا چاہئے - مین اگر گرا تو اکیلا گرا
آپ اگر پھسلے تو سیکڑون کو لیے مرے جو آپ کے مقتدی ہیں وہ پیرو ہین پھر
کا اوٹھنا دشوار ہے اور میرا اوٹھنا اکیلے کچھہ دشوار نہین ہی - امام صاحب
علیہ الرحمۃ کو تعجب ہوا اور فوراً اپنے احباب و شاگردون کو نصیحت و موعظت
فرمانے لگے کہ اگر کسی مسئلے مین تملوگونکو شک ہو اور میرے کہے ہوئے
کے خلاف مین تمھارے پاس دلیل روشن ہو اوس مین میری تابعداری نہ کرو
اور میری تقلید مین اپنی تحقیق پر عمل کرنے سے باز نہ ہو - اسی حکایت کو
دیکھکے شیخ عارف **فریدالدین عطار** رح نے فرمایا ہی کہ یہ قول امام
صاحب علیہ الرحمۃ کا کمال انصاف کی خبر دیتا ہی - اسی بنا پر **ابو یوسف** رح
و محمد رح کے پاس سیکڑون مسئلے ایسے ہین جس مین امام صاحب کے وہ لوگ
خلاف مین ہین انتہی -

اس بنا پر حنفی پکا وہی شخص ہی کہ جو اتباع دلیل کی کرتا ہی اور پیروی مین
قال و قیل کے نہین رہتا ہی - احیاناً اگر کوئی مسئلہ صریح حدیث رسول
الثقلین کے خلاف ہو اوس مسئلے مین حدیث کو چھوڑ کر کے پیروی کسی
فقیہ علیہ الرحمۃ کی کری گویا جناب امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف

ہیں سعی کرنی ہے۔ آپ کی ذات بابرکات مجمع زہد و عبادات اس سے بری ہے آپ نے صاف فرمادیا ہے اذا صح الحدیث فھو مذھبی جب حدیث صحیح ہو جاوے تو وہی ہمارا مسلک ہے۔ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ کہاں آپ کو ڈھونڈھوں۔ فرمایا ابو حنیفہ کے علم میں کیونکہ علم اوسکا اتباع دلیل اور ترک تقلید سے ہے۔ پس جو شخص نیکوں کو بدنام کرنیوالا نام کا حنفی باوجود صحیح ہو جانے حدیث کے پیروی رسم و رواج کی نہیں چھوڑتا ہے اور پیر و درویش کی راے کی تقلید کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا ہے وہ علماء محققین اور صوفیہ کرام کے نزدیک ہرگز ہرگز امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا پیرو اور مقلد نہیں ہے کیونکہ ایسا شخص شریک رسالت میں کرتا ہے۔ اور محققین مذہب حنفی نے شرک و بدعت کی ایسی جڑ کاٹی ہے کہ کسی مشرک کو اور کسی بدعتی کو حنفی کہنے کی جرأت نہیں رہی اور نہ ہوگی۔ باینہمہ جو شرک کرنیوالے اپنے کو حنفی کہتے ہیں وہ اس مصرع کے مصداق ہیں ؎

بدنام کنندۂ نکو نامے چند۔ ایسے ہی حنفی کو پیران پیر علیہ الرحمۃ غنیۃ الطالبین میں سخت و درشت لکھ گئے ہیں لاریب و بے شبہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالے کی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ حدیث صحیح صلے اللہ علیہ وسلم کی رہتے ہوئے اوسکو چھوڑ کر کسی کی راے کی پیروی کریں۔ اور رسم و رواج جو مخالف دین اسلام کے ہو اوسپر اڑے رہیں کیونکہ ولایت نام ہے فنا ہو جانا اللہ کے ساتھ کمال اتباع رسول کی محبت

سے جب اطاعت رسول کے موقع پر کہ وہ عین اطاعت خدا کی ہی زید و عمرو و بکر کا خیال دل مین باقی ہے تو فانی فی اللہ باقی باللہ نہین ہوا۔ رباعی

این طائفہ اند اہل تحقیق ؛	فانی ز خود و بدوست باقی ؛
باقی ہمہ خویشتن پرستند ؛	وین طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛

بدعت ضلالت ہی اولیاء اللہ رح کی شان سے بہت بعید ہی

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رح کہ نام اونکا محمود ہے آپ خلیفہ نظام الدین اولیا رح کے ہین۔ ایک روز حضرت نظام الدین اولیا رح کے یہان سماع شروع ہوا شیخ اوٹھ کھڑے ہوئے۔ یارون نے روکا فرمایا کہ خلاف سنت ہے یارون نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشرب سے پھر گئے۔ کہا فعل پیر کا حجت شرعی نہین ہی۔ دلیل کتاب و حدیث سے چاہیئے یہ رد و کد یہانتک پہونچی کہ حضرت نظام الدین اولیا سے اس قصے کو لوگون نے کہا آپ نے فرمایا کہ شیخ نصیر الدین دہلوی رح کا قول صحیح ہے۔ میرا فعل حجت شرعی نہین ہی۔ سیر الاولیا مین ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا کی مجلس سماع مین مزامیر قطعی نہ تھا بلکہ سماع سے بھی یارون کو منع کرتے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ خوب نہین ہے۔

شیخ چراغ دہلوی رح پابند سنت کے بغایت تھے۔ آپ کا قول ہے کہ ایمان کے بچانے کی فکر مین ہمیشہ رہنا چاہیئے نہ کرامت و خرق عادات کے پیدا کرنے کی فکر مین۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ زیر حدیث

ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسك السنة خير

من احداث بدعۃ کے لکھا ہی کہ جب نئی بات کا دین مین نکالنا بمنزلہ
سنت کے اوٹھانے کے ہی تو اس بنا پر سنت کو جاری کرنا بدعت کی جڑ کاٹنا ہی
پھر بعد اسکے ارشاد کرتے ہین کہ تھوڑی پیروی سنت کی کرنی بدعت حسنہ کے
ایجاد کرنے سے بہتر ہے - کیونکہ سنت یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی
مین نور پیدا ہوتا ہی اور بدعت کے کرنے سے تاریکی قلب پر طاری ہوتی ہے -
مثلاً کسی شخص کا پاخانے جانے اور استنجا کرنے مین آداب سنت کا لحاظ رکھنا
بہتر ہے اوسکے لئے مدرسے اور مسافر خانے کے بنانے سے - کیونکہ سالک
یعنی صوفی سنت کے آداب کے برتنے مین تقرب کے مقامات مین ترقی کرتا ہی
اور سنت کے چھوڑنے سے دن بدن تقرب سے خدا کے گرتا جاتا ہی - لمعات
مرزا مظہر جانجانان رح نے فرمایا ہے کہ حتی الوسع بدعت سے اپنے کو
بچانا چاہیے اور ہر حال مین عمل کتاب وسنت پر چاہیے - آپ فرماتے
ہین کہ جو حدیث نظر سے گزرے اوسپر ہمیشگی کے ساتھ عمل کرو - ورنہ
جہانتک کرسکو کرتے جاؤ اگرچہ عمر بھر مین ایک ہی مرتبہ ہوتا اوس حدیث
پر عمل کرنے کے نور سے محروم نہ رہو - آپ فرماتے ہین کہ اس بدعت عرس
وغیرہ کا مقید نہین ہونا چاہیے کیونکہ کرنے مین اس فعل کے دینی قباحت ہوتی ہی
ایکدن ایک خلیفہ کو آپ نے خرقہ دیا فرمایا کہ اس خرقے کو عورتون کے حیض کے
لتے سے بھی کم جانتے ہین لیکن چونکہ عادت مشائخ سلف کی ہی کہ وقت رخصت
کے خرقہ دیتے ہین ہم نے بھی دیا - ہم نے براہ ثواب کے اس خرقے کو نہین
دیا ہے - مرزا صاحب علیہ الرحمۃ اکثر فرماتے تھے کہ بڑون کی اس راہ مین

کامیابی موقوف استقامت پر ہو کہ کرامت سے بھی مرتبہ اسکا زیادہ ہے ؎
براہل استقامت فیض نازل میشود منظہر ٭ بمیدانی تجلی گر دکوہ طور میگردد ٭
کشف کی اس راہ مین ضرورت نہین ہو اور کرامت کا کچھہ اعتبار نہین ہے
نہ تو وجد اور سمع کی مرتبہ ولایت مین قدر و قیمت ہے - اور نہ عرس اور نہ
چراغان کی کچھہ وقعت ہے الخ معمولات مظہریہ
اللہ پاک کی محبت اور اوسکے درگاہ کے تقرب مین جناب رسالت مآب صلے
اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا سارا ظہور ہے - جنھون نے شریعت محمدیہ کی غربا نوازی
کا بیڑا اوٹھایا اونھین کا بول بالا ہے - کسی نے شریعت احمدیہ کو مخاطب کرکے
کیا خوب فرمایا ہے ؎ روزم تو بر فروز و شبم را تو نور بخش ٭ کاین کار شت
کار مہ و آفتاب نیست ٭ بے حلقہ کمند سر زلف نیکوان ٭ گر کعبہ میروم دعا
مستجاب نیست ٭
مولانا ابو الحسن نقشبندی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ مجالہ نافعہ مین بنسبت بدعت
کے یون فرماتے ہین کہ جس چیز کا ماخذ کتاب و سنت اور اجماع امت نہو وہ
بدعت ضلالت ہو - اور فاعل اوسکا ضال ہے - قاضی ثناء اللہ پانی پتی
علیہ الرحمۃ مالابدمنہ مین ارشاد کرتے ہین کہ جس کسی کا قول برابر
بال کے بھی مخالف صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے ہو اوسکو پھینکدو وہ قول
مردود ہے - مجدد صاحب علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات کے جلد دوم کے صفحہ ۳
مین لکھتے ہین کہ بدعت کو رواج دینا گویا دین کی خرابی مین کوشش کرنا ہو -
اور بدعتی کی تعظیم کرنی گویا اسلام کی عمارت برباد کرنی ہے - آگے اسی مکتوب مین

فرماتے ہین کہ فقیر اس مسئلے مین اون لوگون کے ساتھہ موافقت نہین کرتا ہے
اور ہم کسی فرد کو بدعت کے بدعت حسنہ نہین کہہ سکتے ہین کیونکہ بدعت مین
ہم سیواے تاریکی اور کدورت کے کوئی چیز نہین پاتے ہین جسکی طبیعت چاہے
سنت کا نور لوٹے اور جسکا دل خواہش کرے وہ بدعت کی ظلمت کو جمع کرے۔
جسکی طبیعت چاہے اللہ والون مین آملے۔ اور جسکو پسند ہو شیطانونکی جماعت
مین داخل ہوئے لیکن خوب جان لو کہ شیطانونکی جماعت گھاٹے مین رہیگی۔
اور اللہ والے اپنا بیڑا پار سے جاوینگے۔ اس زمانے کے صوفی اگر انصاف
کو راہ دین اور اسلام کی ضعیف حالت اور کثرت سے کذب کے شائع ہونے
کو بغور ملاحظہ فرمائین تو یقین ہے کہ سنت کے سیوا مین تقلید اپنے پیرون
کی نہین کرین۔ اور نئی نئی دین مین نکالی ہوئی باتون کو اپنے پیرون کی پیروی
کا بہانہ کر کے عمل مین نہ لاوین۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
مین البتہ نجات ہی اور موجب برکات ہے این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند
اور تقلید مین غیر سنت کے تمامتر خطرہی خطر ہے میرا کام کہدینا ہے۔ تمام
ہوا ترجمہ قول کا مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے۔

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات کے ۰۹ مکتوب مین فرماتے ہین کہ
جہانتک قوۃ بشری کام دے پیروی کو صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ سے نہین دینا چاہیے
اور بھی بدعت اور بدعتی کی صحبت سے پرہیز رکھنا چاہیے اور ایسی کوشش کرنی
چاہیے کہ ہمیشہ حضوری اللہ کی بے مزاحمت اغیار کے حاصل کرو۔ اور مکتوب ۱۵۰م
مین یون ارشاد فرماتے ہین کہ میرے بزرگان کے طریقہ کا خلاصہ اور لب لباب

یہ ہے کہ سالک تابعداری مین سنت کے ڈوبا ہو اور بدعت سے دور بھاگتا ہو عجز و
نیاز گریہ وزاری درگاہ خداوندی مین کرتا ہو اور اللہ پاک کے ساتھہ حسن ظن رکھتا ہو
کیونکہ حدیث قدسی مین وارد ہے انا عند ظن عبدی بی۔ جیسا حسن ظن
اللہ کے ساتھہ بندہ رکھے گا عجب نہین کہ ویسا ہی معاملہ خدا اوسکے ساتھہ فرمائے
سے می توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول ؛ ایکہ در ساختۂ قطرۂ بارانے را لولوئے لالا
ترجمہ عوارف المعارف مین ہے کہ جمیع اہل ایمان پر واجب ہے کہ سنت
کو جاری کرکے سچے دین کی مدد کرین۔ اور بدعتی کے مکر کو کھول کرکے باطل
کا رد فرمائین۔ اسکے بعد اسی مقام پر حضرت شیخ سہروردی علیہ الرحمۃ بدعت
کے ضلالت ہونیکی حدیث کو جو صحاح ستہ وغیرہ مین ہے شد و مد سے بیان
فرما کرکے لکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص مبتدع دعوی کرے کہ طریق مستقیم
یہ ہے یعنی اپنی بدعت کی راہ کو صراط مستقیم قرار دے اور اوسی طریقہ کی طرف
خلق خدا کو بلاوے تو نزدیک عاقلون کے قول اوسکا مسموع اور مقبول نہوگا
غنیۃ الطالبین مین پیران پیر علیہ الرحمۃ کہتے ہے کہ بدعتی جس راستے
سے گزرے اوس راستے کو چھوڑ دینا چاہئے۔ سہل بن عبداللہ رح کا قول ہے
کہ جسنے صحیح کیا ایمان کو اور خالص کیا توحید کو تو اوسکی شان یہ ہے کہ مبتدع یعنی
بدعتی کو جلسے مین جگہ نہ دے اور نہ اوسکی شرکت کسی امر مین کرے اور نہ اوسکو
ساتھہ کھلاوے۔ اور جو قبول کرے دعوت مبتدع کی اللہ سلب کر لیتا ہے اوسکے
قلب سے نور ایمان کو اور جو اہانت کرے بدعتی کی بے غم کریگا اللہ اوسکو فزع
اکبر سے یہ سب روایتین حقائق التفسیر مین ہین من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ

شیخ عبداللہ بن نوح بن آدم حنفی نقشبندی جواہر اللغات کے باب الباء مع التاء مین لفظ بدعت کے نیچے فرماتے ہین کہ بدعت کی دو قسم ہے حسنہ اور سیئہ - بدعت حسنہ اون اعمال کو کہتے ہین کہ بعد زمانہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے نکلے ہون اور رفع سنت کی اوس سے نہ ہوتی ہو اور بدعت سیئہ وہ بدعت ہے کہ بعد زمانہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلی ہو اور اوس سے افعال سنت مین خلل واقع ہوتا ہو - آخر خصوص مین حضرت شیخ احمد کابلی قدس اللہ سرہ کا یہ قول ہے کہ مین کسی بدعت مین حسن اور نورانیت کو نہین پاتا ہون بلکہ ہر بدعت مین ظلمت اور کدورت کو محسوس پاتا ہون - اگر ہم مان بھی لین کہ بدعتی کا فعل دنیا مین ضعف بصارت کی جہت سے لوگون کے قبیح نہین دکھلائی دیتا ہے تو قیامت مین حسرت و خسران وندامت کا سامنا ہے ؎ بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ؛ کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور -

حسان رح نے کہا ہے ما ابتدع قوم بدعة فی دینہا الا نزع اللہ من سنتہم مثلہا ثم لا یعید الیہم الی یوم القیامة انتہی کلامہ نقل ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنی سلطنت کے زمانہ مین جب ترویج دین کی اور احیائے سنت کی کرینگے ایک عالم بدعتی مدینہ کا تعجب کریگا اور کہیگا کہ بددینی پھیلاتا ہے - حضرت امام مہدی علیہ السلام اوسکے مارنے کا حکم نافذ کرینگے اور اوسکی بدعت نکالی ہوئی جسکو وہ حسنہ سمجھتا تھا سیئہ کرکے تعبیر کرینگے - مولانا ضیاء الدین سنامی رحمة اللہ علیہ

معاصر نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ کے تھے رد انواع بدعت اور بیان آداب سنت
مین ایک رسالہ آپ نے لکھا ہے نصاب الاحتساب اوسکا نام ہے وہ رسالہ
قابل دید ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاؒ اونکی تعظیم مین بکمال مبالغہ فرماتے تھے مولانا
کے مرنے کے وقت شیخ نظام الدین اولیا تشریف لائے مولانا نے اپنی
دستار کو اونکے بیٹھنے کو بچھوا دیا شیخ نے اوسکو سر پر رکھا آنکھ مین لگایا
اور تاسف کیا فرمود کہ یکذات بود حامی شریعت حیف کہ آن نیز نماند ؎ رباعی

صد حیف ز بزم دوستداران رفتند ؛ سیمین بدنان و گلعذاران رفتند ؛
چون بوی گل آمدند بر باد سوار ؛ در خاک چو قطرہ ہای باران رفتند ؛

شیخ نظام الدین اولیا رعلیہ الرحمۃ چونکہ سمع سنتے تھے اور آپ سمع کو بدعت
کہتے تھے اسی جہت سے جناب مولانا رح شیخ علیہ الرحمۃ پر تعریض فرماتے تھے
اور نظام الدین رح اولیا ہمیشہ نہایت معذرت و ندامت ظاہر کرتے تھے حالانکہ
جس شرط و آداب سے آپ بلا مزامیر و معازف کے سمع سنتے تھے وہ ہمارے
خیال مین بدعت نہ تھا۔ ہاے آجکل جو بلا رعایت شرائط و آداب کے مزامیر
کے ساتھ سمع سنتے ہین یہہ بالکل حرام ہے یہہ اولیاء اللہ صاحب استقامت
کی شان سے بہت بعید ہے میر سید ابراہیم بن معین عبد القادر الحسنی
الایرجی رحمۃ اللہ علیہ متوفے ۹۵۳ھ کو شیخ رکن الدین نے عرس کے دن
قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کے تکلیف حاضری کی سمع کی مجلس مین
دی فرمایا آپ جانے اور متوجہ ہوجئے دیکھئے کہ خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ
کیا فرماتے ہین اونھون نے ایسی ہی کیا جسوقت صوفیان و قوالان جوش و

خروش مین آئے۔ خواجہ نے فرمایا کہ یہ بدبخت سب بیفائدہ میرے دماغ کو تکلیف دیتے ہین اور وقت کو ضائع کر رہے ہین۔ شیخ رکن الدین میر صاحب رح کی خدمت مین واپس آئے میر صاحب ہنسنے لگے اور فرمانے لگے کہ مجھے اب معذور رکھئے۔ خواجہ میر درد رح بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہین تقصار جیود الاحرار مین آپ کا تذکرہ خیر یون ہے اقرار مسئلہ وحدت وجود را بے ادبی میفرماید و مسئلہ وحدت شہود را تقریر یلتوی نشان می دہد ہر جا دم اتباع سنت زدہ و دامن خلوص محمدیت گرفتہ منکر بدعات ہست و قامع ضلالت آسمان اگر ہزار چرخ زند مشکل ست کہ چنین صاحب کمالے بہم رسد۔ مولانا شاہ عبد اللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تقصار جیود الاحرار مین ہے کہ آلہ بود از آلات اذاعت سنت و جارحہ بود از جوارح اضاعت بدعت و اماتت محدث الخ حسن بن علی جورجانی رح کا قول ہے کہ اصح طرق الی اللہ و اعمر و ابعدہ شبہۃ سے اتباع سنت ہے قولاً و فعلاً عرفاً و قصداً و نیۃً اسلئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وان تطیعوا تہتدوا کسی نے پوچھا رستہ اتباع سنت کا کیا ہے کہا بدعت سے دور رہنا اور اتباع کرنا اون امور کا جنپر عمل صدر اول مین علماء اسلام کا تھا الخ۔ خیر الخیرہ شیخ محی الدین بن عربی علیہ الرحمۃ فتوحات کی باب ۱۸۱ مین فرماتے ہین کہ پیران مثل پیمبران اند در نیابت حق پس ایشان نواب حق اند در زمانہ خود ولیکن مر ایشان را حفظ شریعت باشد بر سبیل عموم نہ احداث شریعت بخلاف پیمبران یعنی پیران طریقت اگرچہ نائب خدا کے ہین انکا کام شریعت کا حفاظت کرنا ہے نہ کہ شریعت مین کوئی نئی بات نکالنا۔

شرایط الوسائط میں کلام صاحب المرصاد کا شاہ تراب علی قدس سرہ نے
نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ شیخی کے لئے بیس صفت کاملاں کے ساتھ ہونا شیخ میں
ضروری ہے۔ اول اوسقدر علم کہ جسقدر جاننا اوامر و نواہی سے شریعت کے
ضروری ہے۔ دوم عقائد اوسکے اہل سنت وجماعت کے سے ہوں اور بدعت سے
محترز و مجتنب ہو کسیطرح جلیہً و صریحۃً بدعت کا مرتکب نہو الخ۔ بدعت کا درجہ
سب گناہ کبیرہ سے بڑھکر ہے شرک سے نیچے ہے۔ کبیرہ گناہ کرنیوالا گناہ
جان کرکے کرتا ہے اگر گناہ کو گناہ نجانے تو کفر ہے اور جب گناہ کو گناہ
نہیں جانتا ہے تو توبہ بھی نصیب نہیں ہوگی کیونکہ وہ مطمئن ہے کہ ہم کار
ثواب کرتے ہیں۔ بدعتی بھی بدعت کو گناہ جان کرکے نہیں کرتا ہے اسلئے
بدعت کا درجہ سارے فسق سے زیادہ ہے۔ عرباض بن ساریہ سے روایت
ہے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچاؤ اپنے کو بدعت سے پس تحقیق سب نئی بات ضلالت
ہے روایت کیا اسکو ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نے۔ احمد و بزار کی روایت میں
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایجاد کیا کسی نے بدعت کو مگر اوٹھایا
گیا مثل اوسکے سنت سے پس حضرت کے طریقے کو مضبوط پکڑے رہنا نئی بات
دین میں نکالنے سے بہتر ہے۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت
صلعم نے کہ نہیں نکالی کسی امت نے نئی بات دین میں بطور خود بعد نبی کے
لیکن اوسی قدر سنت کے طریقے کو ضائع کیا۔ مسلم شریف میں جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا صلعم نے کہ اچھی باتوں سے اللہ کے
کتاب اللہ قرآن مجید ہے اور بہتر راہوں میں راہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کی ہے اور سب سے برا کام بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ ابن ماجہ
ابن ابی عاصم کتاب السنۃ مین ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ
فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ صاحب نے انکار کیا ہے بدعتی کے
عملون کو قبول کرنے سے یہانتک کہ چھوڑ دے بدعت کرنا۔ اور
عقائد التمهيد مین مذکور ہے کہ بدعت نہین واجب کرتی ہے کفر کو
پس تحقیق واجب کرتی ہے زجر و منع کو اور واجب کرتی ہے تعزیر کو
جسطرح سے ممکن ہو۔ بعضونکا قول ہے کہ جو مداہنت کرتا ہے اہل بدعت
سے سلب کرلیتا ہے اللہ اوس سے نور ایمان کو اور حلاوت کو شریعت کے
دوسری روایت مین ہی جو اہل بدعت کو دیکھکر خوش ہوا اوسنے ہدم اسلام پر اعانت
کیا فضیل بن عیاض نے کہا جو دوست رکھی صاحب بدعت کو حبط کریگا اللہ عمل کو اوسکو اور
نکال لیگا نور ایمان کا قلب سے اوسکے الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ جو آدمی جسکو دوست رکھتا ہی وہ اسکا
حشر اوسیکے ساتھ ہوگا فضیل بن عیاض کا قول ہے اللہ کے علم مین جو بغض رکھتا ہی اہل بدعت
سے تو امید کرتا ہون کہ اس صلہ مین خدا اوسکی خطا کو معاف کردیگا اگرچہ قلیل ہون عمل اوسکے
زیادہ تر اہل بدعت کی بری ہونے کی وجہ یہ ہی کہ انھون نے اپنی جی سی مقابل اسلام کے نئی باتین نکالین
قرآن مین ہی مَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ جو دین اسلام کے سوا کسی دوسرے
دین کی خواہش کرے اوسکی وہ بات مقبول نہین مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا فَھُوَ رَدٌّ جو
دین مین نکالے نئی بات وہ بات قبول کے قابل نہین ہے۔ طرفہ یہ کہ صرف
نکالے ہی نہین بلکہ دین کے امور مین داخل کردیا تو گویا اللہ صاحب کی اتمام
شریعت مین اصلاح و ترمیم دینے لگے اور حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ

وسلم کے لائے ہوئے احکام مین گھٹا و بڑھاؤ کرنے لگے من کذب علیّ متعمدًا
فلیتبوأ مقعدہ من النار جو ہمپر قصدًا جھوٹھ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
کرے۔ پھر جو بات دین مین نہین ہو اوسکو دین مین
داخل کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹھ تبلیغ کی تہمت دینا ہے
اللھم احفظنا۔ باوجود اسکے کہ بدعت ایسا فعل شنیع ہے اور ایسا عمل قبیح ہے
تاہم بڑی بڑی اچھی صورت والے اور اچھے مراتب والے حضرات بھی اس مین مبتلا
ہین۔ کیا شیخ کیا سید کیا گدی نشین کیا پیشوا اے طریقت اس زمانے
کے ہر فریق مین یہ فعل قبیح پایا جاتا ہے الا ماشاء اللہ جنکو اللہ نے بچایا ہے
فی الحقیقت خوب کسی نے کہا ہے۔ مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب رباعی
ای دل تو دمے بیاد رحمان نشدی ۔ وز کردۂ خویشتن پشیمان نشدی
صوفی شدی و شیخ شدی و دانشمند ۔ این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی
اولیاء اللہ۔ خاصان خدا۔ تورع والے حضرات شیخ کامل متبع شریعت
کا یہ کام نہین کہ بدعت کی پھٹکار اپنے پر لے اور اس امر شنیع کا مرتکب
ہو کیونکہ بدعت ضد ہے سنت کا اور سنت اون احکامات کا نام ہے جسکی طرف
صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو بلایا ہے چاہے وہ وحی متلو سے ہو یا
غیر متلو یعنی حدیث صحیح سے جب اون احکامات و شریعت سے جسکو خدا
نے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
خود انحراف و اعراض کرنا اوس سے ممتنع ہے اور موجب نارضامندی
خدا کی ہے تو وا اے برحال دیگران چنانچہ اللہ صاحب جا بجا قرآن مین

صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے لئن اتبعت اھواء ھم من بعد ما جاءک من العلم انک اذا لمن الظالمین۔ الایۃ۔ ولئن اتبعت اھواءھم بعد ما جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا واق۔ الایۃ۔ سورہ انعام مین ہے وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن ان ھم الا یخرصون۔ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون ان آیتون مین ایسا انذار و تخویف و زجر ہے مومن کے لیئے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اور ہوش اڑ جاتے ہین کہ جب میل کرنا اھوء باطلہ پر ان لوگون کے جو مخالفت شریعت یعنی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی کرتے ہین سول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین ظلم ٹھہرایا باوجود اسکے کہ وہ سردار بنی آدم اور فخر تمام عالم کے ہین تو پھر دوسرون کا کیا پوچھنا ہے۔ دوسرون کو بغیر اتباع سید المرسلین کے چارہ نہین ہے اور بغیر قدم بقدم انکی پیروی کے گریز نہین ہے۔ فخر ہے تو انکی امت مین ہونے کا۔ ناز ہے تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کا امید ہے تو اللہ کے فضل اور انکی شفاعت کی۔ بیم ہے تو انسے انحراف کرکے بری موت مرنے کی۔ رباعی

ہر چند نہ برگ نے نواسے دارم	در زاویۂ خمول جائے دارم
آثار محبت رسول الثقلین	در سینہ بہشت دلکشائے دارم

معازف و مزامیر کی حرمت کا بیان

بہت سے صوفی مزامیر و معازف کو پیرایے مین تصوف کی حلال جانتے ہین

اس باب مین وہ جسقدر قولاً و فعلاً اصرار کرتے ہین گویا اپنی جہالت کی
خود داد دیتے ہین۔ ظاہر ان لوگون کا صاف و ستھرا اور باطن پراگندہ
ہے۔ نہ اسلام و ایمان کی حقیقت سے واقف ہوئے ہین نہ احسان
و تصوف کے گرد پھرے ہین ؎ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؛ کاین رہ
کہ تو میروی بہ ترکستان ست۔ مزامیر و معازف چنگ و بربط سننا حرام ہے
اور گناہ کبیرہ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ اپنے مکتوب کے صفحہ ۲۳۳ مین فرماتے
ہین جو لوگ اسوقت اپنے پیر کی پیروی کا بہانہ کرکے سرود و رقص کو اختیار
کئے ہین اور ملت طریقت مین حسنات و برکات و طاعت قرار دئے ہین وہ
اس آیت کے مصداق ہین اولئک الذین اتخذوا دینہم لہواً
و لعباً اور جو لوگ اسکو حلال جانتے ہین وہ بہت بھاری بات کا دعویٰ کرتے
ہین حنفی المذہب کے روسے ایسی عزت و دولت ایمان دونون پر خوف
انکا یقین قوی ہے۔ شیخ عبد الحق محدث علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات صدی کی مکتوب
سوم مین ارشاد کرتے ہین۔ دو قسم گناہ ہست کہ میان بندہ و خدا است چنانکہ
شراب خوردن و زنا کردن و آواز مزامیر شنیدن و مانند این شیخ برہان الدین
محمود اکابر اولیا سے ہین زمانہ مین سلطان غیاث الدین بلبن کے تھے اونکا
قول ہے کہ مجھسے گناہ کبیرہ سے پرسش نہین ہوگی لیکن ایک کبیرہ سے
لوگون نے کہا وہ کون گناہ کبیرہ ہے فرمایا چنگ و مزامیر کا سننا اس قول
کو اکثر فرماتے تھے۔ اور نصاب الاحتساب مین ہے کہ رقص کرنا
گانا سنکر جائز ہے یا نہین؟ جواب دیا ہے کہ نہین جائز ہے۔ اور ذخیرہ مین ہے

کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور جسنے اسکو مباح کیا ہے اوسکی حرکت سفیہانہ و مجنونانہ ہے
عوارف المعارف مین حضرت شہاب الدین سہروردی قدس سرہ
العزیز کے ہے کہ گانا سننا اکابر و مشائخ کی شان سے نہین ہے اور نہ
اونکی شان سے ہے جو اکابر و مشائخ کی پیروی کرتے ہین کیونکہ بالکل مشابہ
لہو کے ہے اور مباین ہے استقامت کے کوئی پوچھے کہ سماع جائز ہے
یا نہین؟ جواب دیا جائیگا کہ سماع قرآن اور سماع [illegible]
جائز ہے اور اگر سماع مزامیر و غنا کے ساتھ ہے تو قطعاً حرام ہے کیونکہ گانا
سننا اور غنا کے لئے جمع کرنا حرام ہے - اتفاق کیا ہے سب علماء سلف صالحین
کے ساتھ - اور جو صوفی اسکو مباح جانے وہ ہوائے نفس کے پیچھے
پڑا اور تقوے سے اوسنے منہ موڑا - اور بعض مشائخ صوفیون سے جو ہوائے
نفسانی سے الگ ہو بیٹھے ہین بڑے متقی پرہیزگار ہین لیکن سماع کی ضرورت
اونکو ایسی ہی جیسی دوا کی ضرورت مریض کو ہوتی ہے اپنے صوفی کامل کے
لئے چند شرطون کے ساتھ بعضون نے مباح کیا ہے - پہلی شرط یہ ہے کہ اوس
محفل مین امرد نہین ہوتے - دوسری شرط یہ ہے کہ سب کے سب اوس
جلسے مین سچے مومن کامل ہون کوئی فاسق دنیادار نہو اور نہ امرا
سے کوئی شریک جلسہ ہو - تیسری شرط یہ ہے کہ نیت قوال کی محض
اخلاص ہی اخلاص ہو اجرت اور طعام کا لینا مقصود نہو - چوتھی شرط
یہ ہے کہ سب لوگون کا اجتماع اوس مقام پر اللہ ہی کے لئے ہوا ہو حصول
طعام و شیرینی کے لئے کوئی نہ آیا ہو - پانچوین شرط یہ ہے کہ سب کے سب

مغلوب المحبۃ ہون یعنی اللہ کی محبت اونپر غالب ہو چھٹی شرط یہہ ہے کہ اوس
جلسے مین کوئی وجد نہین کرے مگر سچے لوگ بعض صوفی کا قول ہے کہ جھوٹا
وجد کرنا ساٹھا سال گانا سننے سے بھی بدتر ہے اور ختم کلام پر حضرت
شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حاصل یہہ ہے
کہ نہین رخصت ہے بیچ سماع کے زمانے مین ہمارے کیونکہ حضرت جنید
سید الطائفہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ اپنے ہی زمانے مین توبہ کر چکے تھے
ان شرطون سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی رعایت اس زمانہ مین محال
ہے اور جو مشروط بالمحال ہے وہ بھی محال ہے تو سماع بالمزامیر تو مطلقاً
حرام ہی ہے باقی رہا سماع بلا مزامیر اوسکا بھی جواز بسبب نہین رعایت کرنے
شرائط مذکورہ بالا کے نہین ثابت ہوتا ہے۔ معدن المعانی مین
مخدوم الملک فرماتے ہین کہ آدب سماع کا تین چیز ہے۔ اخوان زمان
و مکان اور فرمایا ہے کہ جو تبسم کرے یا آہو مین مبتلا ہو اوسکو مجلس سماع
مین آنے نہ دینا چاہیے۔ اور حضرت نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ
کے فوائد الفواد مین اور امام غزالی علیہ الرحمۃ کے احیاء العلوم
و کیمیائے سعادت مین اس سے زیادہ شرطین جواز سماع مین لکھی ہین
اور سیر الاولیا و فوائد الفواد مین مفصل لکھا ہے کہ سلطان المشائخ
نظام الدین اولیا کی صحبت مین سماع کے ساتھ ملاہی کا نشان نہ تھا
تاتارخانی مین ہے کہ امام حلوائی رح سوال کئے گئے کہ صوفیون نے
جو رقص و مزامیر کو جائز رکھا ہے اور باینہمہ منازل عالیہ کے تقرب کا

دعوے کرتے ہین اسکی کیا حقیقت ہی نفس الامر مین یہ شرعیت سے ثابت
ہی؟ فرمایا افترا کیا ہے اللہ پر جھوٹھ کا جسنے اللہ کی خوشنودی کو اس
مزامیر و رقص مین سمجھا ہے - اور بھی تاتارخانی مین ہی کہ لوگون نے
سوال کیا کہ جو صوفی حد شرع سے تجاوز کیا ہو انتظر آوے اور بہکا ہوا
معلوم ہووے اوسکو قطع فتنہ کے لئے شہر سے نکال دینا چاہیئے ؟ کہا
اذیت کو دور کرنا حفظ ما تقدم کے لیئے بہت مناسب ہی شان دیانت بھی
یہی ہی بھلے برے مین امتیاز و فرق اولی ہے - آنا م شہاب الملۃ والدین
کے رسالے اور نوادر برہانی مین ہی اور بھی ابو نصر دبوسی سے
قاضی ظہیر الدین خوارزمی رح سے نقل کیا ہی کہ جس نے غنا سنا گا ہوا
سے یا کوئی فعل حرام کرتے دیکھا پس اگر تعریف کیا اوس فعل کو تو وہ اس
کی اور گویا کی اعتقاداً یا غیر اعتقاداً ہو تا ہے مرتد فی الحال بنا بر
باطل کیا حکم شریعت کو وہ مومن کسی مجتہد کے نزدیک نہین - اوسکی طاعت
اللہ کی جناب مین مقبول نہین بلکہ اوسکی حسنات حبط ہونگے اور جورو
اوسکی اوسپر بائن ہو جائیگی پس اگر توبہ کرے تو قتل اور ضرب شدید ضرور نہین
اور بغیر تجدید اسلام کیئے ہوئے کوئی اوسکو اگر قتل کرے تو قاتل پر الزام
نہین صرف مکروہ ہی حکم ہے من بدل دینہ فاقتلوہ فتاوی غیاثیہ
النوادر البرہانی مین امام الہدیٰ ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ
عنہ سے حکایت ہی کہ جو گویا کی تعریف کریگا گانے کے وقت وہ کافر ہو جاتا
اور اوسکی عورت اوس سے بائن ہو جاتی ہے اور کل اعمال و حسنات حبط

ہو جاتے ہین اگر توبہ کیا تو قتل و ضرب عنق ضرور نہین ورنہ قتل و ضرب
عنق چاہیے۔ اور بھی ظہیر الدین مرغینانی سے حکایت ہی کہ جو شخص گویا
کو کہے کہ تو نے خوب ہی گایا کافر ہوا۔ اور عبد القادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین نہایت شد و مد سے اس امر کی
تصریح فرمائی ہے کہ جس جگہ طبل و چنگ و بربط و مزامیر و ہل ستار و غیرہ کا
چرچہ ہو وہانکی دعوت قبول کرنا ممتنع ہے۔ رسالہ نکاح مین امام ضیاء الدین
سنامی رح نے نقل کیا ہے کہ امام یعقوب کسائی رحمہ اللہ تعالے علیہ
قول و من الناس من یشتری لھو الحدیث کی تحت مین فرماتے ہین
کہ ہر کہ بے نماز و بے دین بود حدیث وے لہو و لغو و سرود و اباطیل
بود و ہر کہ بلہو و لغو و شنیدن بسرود در آید در مذہب اباحت برو کشادہ شود
و ہر کہ شنیدن سرود و لہو و لغو پیش گرفت و یا مباح دانست وے بر کلام
خدا تعالے افسوس کرد و عاقبت بکافری او فتاد۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ غنا او گانی سے ہے نفاق کو دل مین جسطرح لحم کو طعام و شراب
او گانی سے قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہی نہین بلند کرتا ہے
کوئی غنا کے لئے آواز کو لیکن دونون مونڈھے پر اوسکے شیطان سوار ہو جاتا
ہے اور لات سے اوسکو ٹھوکتا رہتا ہی یہانتک کہ گویا ساکت ہو جاتا ہے
علی بن ابی طالب سے روایت ہی کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے دف طبل و بازی چنگ و آواز مزامیر سے منع کیا ہے اور مناہی
مین مذکور ہے کہ سہل بن سعد نے صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

کہ میری امت مین خسف و مسخ ہوگا۔ کہا یہ بات کب ہوگی۔ کہا جب ہر طرح کے
باجے نکلین گے۔ اور کثرت گانیوالونکی ہوگی اور شراب کو حلال جانین گے
مجاهد سے روایت ہی کہ سنا عبد اللہ بن عمر نے آواز طبل کی پس داخل کیا
دونون انگلیون کو کان مین اور کہا کہ اسیطرح ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ جس گھر مین تنبورہ رہتا ہی اوس گھر مین ملائکہ رحمت کے داخل
نہین ہوتے ہین۔ مکحول مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ سننا ملاہی کا معصیت ہی
اور بیٹھنا مجلس مین فسق ہے اور لذت لینا اوس سے کفر ہے۔ مجاهد
لا یشهدون الزور کی تفسیر لا یحضرون الغناء فرماتے ہین۔ ابن مسعود
کا قول ہی کہ غنا نفاق کو دل مین اسطرح پیدا کرتی ہے جسطرح پیدا کرتا ہی پانی
نباتات کو فضیل بن عیاض کا قول ہی کہ گانا رقیہ ہے زنا کا ابن مسعود کا
قول ہے کہ نفاق کے بڑھانے مین غنا سے کوئی چیز زیادہ اشد نہین ہی۔ کافی
مین ہی کہ گانیوالے گویا کی گواہی قابل اعتبار کے نہین ہے کیونکہ وہ فاسق ہے
اور لوگون کو کبیرہ گناہ پر جمع کرتا ہے شرح اصول الصفار مین ہی کہ تالی
بجانا اور ناچنا حکم مین جوے کے ہے یہ سب روایتین فتاویٰ حمادیہ مین موجود ہین
جو حنفی مذہب کی ایک بہت بڑی معتبر کتاب ہی یہ فتاویٰ مولفہ مولانا ابو الفتح رکن الدین
بن حسام الناگوری رح کی ہی یہ اختصاراً اوس سے نقل کیا گیا ہے جسکو تفصیل سے
دیکھنا مقصود ہو وہ فتاوے حمادیہ ۱۱۰ سے ۱۲۴ صفحہ تک ملاحظہ فرمائے۔
ضحاک کا قول ہے کہ غنا فاسد کرنیوالی ہے قلب کی اور باعث غضب و غصہ کا ہی

خدا کے۔ بعض تابعی کا قول ہے کہ بچاؤ اپنے کو غنا سے کیونکہ یہ زیادہ کرتی ہے
شہوت کو۔ مضمرات کبرائے مین ہے کہ سننا خلوت مین ملاہی کا مثل نقارہ
وغیرہ کے حرام ہے کیونکہ ملاہی ہے تحقیق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سننا
ملاہی کا معصیت ہے اور بیٹھنا فسق ہے اور لذت لینا اوس سے کفر ہے۔ کتاب مسمی
انوار مین ہے کہ شافعی کا مذہب ہے کہ جو ظاہر کرے وجد کو اور سکر کو حالانکہ نہین
مستقیم ہے ظاہر اوسکا اور نہین فرمانبردار ہین جوارح اوسکے ساتھ ورع کے
پس غرور ہے دور ہے اللہ تعالے سے هذا کله من فتاوی العمادیة
اور بھی تاج القصص فی تحف الرصص مصنفہ سلمان فارسی مین ہے کہ محمد
بن مسلم نے جب سید الطائفہ جنید بغدادی رح سے ملاقات کی تب کہا اے
جنید تیرے حالات تیرے اعمال تیری طاعت کی نسبت بہت کچھ سنا ہے با اینہمہ
بھی تجھکو کیا یہ بات نہین پہونچی ہے کہ دنیا فانی ہے اور شیطان مسلمانون کا دشمن
ہے اور کیا تجھکو یہ امید نہین ہے کہ جنت مسلمانونکو ملے گی بدلے عمل صالح کے۔ اور
کیا تو نے نہین سنا کہ اللہ تعالے نے وعدہ دیا ہے مسلمانون کو دخول جنت کا
ساتھ عمل صالح کے۔ کیا تو نے اللہ تعالے کی مخلوقات کے حالات سے علم
حاصل نہین کیا ہے؟ کیا تجھے شیطان کے مکائد سے اطلاع نہین ہے؟ کیا
قرآن کے احکامات سے تجھے اطلاع نہین ہے؟ کہ کیا کیا اللہ پاک نے کرنے کا
حکم دیا ہے اور تو شکر نہین کرتا کہ اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم افضل البشر
کی امت مین تجھے گردانا۔ کیا یہہ نہین معلوم ہے کہ اللہ پاک نے پانچ وقت
کی نماز فرض کیا ہے ساتھ احکام و ارکان کے۔ کس سبب سے تو مایوس ہے

اپنے رب سے کس عمل سے جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اور کس فعل سے شیطان کے گروہ میں شمار کیا جاتا ہے کس نبی پر تو نے ایمان لایا ہے۔ اور کس امام سے تو نے رخصت پائی ہے حرام کے حلال کر دینے پر۔ تب حضرت جنید رح بولے کس بات کو اس تمہید شدید و موعظہ لطیف سے منع کرتا ہے تب محمد بن سلمہ رض نے کہا تو وعدہ کر کہ میں ضرور مانونگا اور توبہ کرونگا کہا میں وعدہ کرتا ہوں کہا کیا تو نہیں حاضر ہوتا ہے رقص کی محفل میں اور وہاں لوگ ناچتے ہیں اور دف بجاتے ہیں اور وہ مجلس مجلس سماع کر کے نامزد ہے حالانکہ صاحب شرع نے اسکو حرام کیا ہے اصل و فرع کے ساتھہ بالکلیۃ اور تو اسکو حلال کرتا ہے اگر تجھکو مسلمان اللہ سے ملتا ہو تو ترک کر دے اے میرے شیخ میرے اوستاد میں نے رجوع کیا اس سے اللہ بخشدے میرے گناہونکو۔ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۳۳ میں فرماتے ہیں کہ حضرات نقشبندیہ کے یہاں ذکر بالجہر بدعت ہے تو گانا سننا ناچنا وجد کرنا کیونکر جائز ہوگا۔ حضرات نقشبندیہ کے نزدیک احوال و مواجید جو متعلق اسباب نامشروعہ ہو وہ قبیل سے استدراجات کے ہے کیونکہ ان امور میں حکماء یونان براہمہ جوگی ہندو سادھو شریک ہیں سچا حال وہی ہے جو موافقت شریعت کو ہو اور اوس میں ارتکاب امور محرمہ اور مشتبہہ سے اجتناب ہو چنانچہ اسی کی مخالفت میں یہ آیت وارد ہے و من الناس من یشتری لھو الحدیث الخ۔ مجاہد ابن عباس کا شاگرد ہے اور کبار تابعین سے ہے وہ قسم کے ساتھہ بیان کرتا ہے کہ مراد غنا ہی سے ہے اور مجاہد اس دوسری آیت والذین لا یشھدون الزور ما سے مراد غنا ہی لیتے ہیں۔ امام الہ ابو منصور ماتریدی کہتے ہیں کہ جو شخص اس زمانے میں گانیوالوں کی تعریف وقت گانے کے کرتے ہیں وہ کافر ہیں اوسکی عورت اوس پر حرام ہے

سب اعمال کو اوسکے اللہ تعالے حبط کرے گا اور قاضی حمید الدین سے اور ابو منصور
دلوسی سے منقول ہے کہ جو گانا سنے گویا سے اور اوس فعل کو اچھا سمجھے اعتقاداً
یا بغیر اعتقاد کے وہ مرتد ہوگیا بنا بر علیہ کہ باطل کیا حکم شریعت کو اور جو باطل کرے حکم
شریعت کو وہ مومن نہین کل مجتہد کے نزدیک اور اوسکی طاعت مقبول نہین اور
اوسکے حسنات حبط ہوجائینگے۔

احادیث و روایات کتب فقہ حنفیہ کی حرمت غنا (یعنی سرود مع مزامیر و معازف)
مین بہت ہین کہ شمار ناممکن ہے اور اگر کوئی روایت شاذہ اور کوئی احادیث کو
اباحت مین پیش کرے تو قابل اعتبار نہین کیونکہ کسی فقیہ نے کسی زمانہ مین فتوے
اباحت کا نہین دیا ہے اور وجد۔ پاکوبی۔ رقص کو جائز نہین رکھا ہے جیسا کہ ملتقط رسالہ
امام ہمام ضیاء الدین سنامی مین مذکور ہے اور عمل صوفیون کا حل و حرمت مین
سند نہین ہے۔ ہمین بس است کہ من ایشان را معذور بیدارم و ملامت نمی کنم و
امر ایشان با خداوند مفوض می نمایم۔ پھر فرماتے ہین کہ اس مقام پر ابوبکر شبلی رح
ابی حسن نوری رح کے قول کا اعتبار نہین ہے بلکہ ابو حنیفہ و محمد و ابو یوسف رح
کا قول فتاوے مین معتبر ہے ھذا اکمل من الملتقطات۔ امام ابو حنیفہ
و باقی ائمہ مجتہدین و غیرہم نے جنکا دین مین اعتبار ہے سماع و وجد کو حرام
کہا ہے اس باب مین بہت آثار ہین ہاں بعض صوفیہ نے لاباس بہ کہا ہے
اسلئے کہ حدیث مین کہ بقید جواز کی طرف اشارہ ہے بشرطیکہ مؤدی طرف منکر شرعی
نہ ہو۔ نیل الاوطار مین قاضی شوکانی نے اسکی تحقیق ملاحظہ فرمائے
پیر نقشبند علیہ الرحمۃ کا قول خوب ہے نہ من این کار می کنم و نہ انکار می کنم

شاہ حبیب اللہ قنوجی نے مناقب الاولیاء مین سلسلہ اپنا حضرت نظام الدین
تک پہونچایا ہے اور اونکا قول نقل فرمایا ہے کہ سماع مطلقاً نہ حرام ہے نہ
حلال ہے۔ کسی بزرگ سے کسی نے پوچھا سماع کیا چیز ہے اور سننے والے کیسے
لوگ ہین اونھون نے کہا کہ سماع نام ہے ایک نہایت خوش اسلوب موزون
صوت کا۔ یہ حرام ہونے کیون لگا۔ ہان سماع مزامیر حرام البتہ ہے۔
معدن المعانی مین حضرت مخدوم الملک رح فرماتے ہین کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ
ہے اہل حرص و ہوا فاسق و فاجر کے لئے حرام ہے اور جنپر اللہ کی محبت غالب
ہے دل اونکا زندہ جسم مردہ ہو اونکے لئے حلال ہے۔ ابو علی مرقاق رح
فرماتے ہین سماع عوام بازاری کے لئے حرام ہے تاکہ نفس اونکا فتنہ سے
محفوظ رہے۔ اور زاہدون کے لئے مباح ہے تاکہ زہد اونکا بسبب اوس
سماع کے کہ جس سے محبت و شوق اللہ کا زیادہ ہوتا ہو باقی رہے۔ اور صوفیون
کے لئے مستحب ہو تاکہ اونکا دل اللہ پاک کی یاد مین زندہ رہے اور یہی اوسی
صفحہ مین ارشاد کرتے ہین کہ جو دلیل اور وعید حرمت مین سماع کے وارد ہے
حق مین اوسی شخص کے ہو جس کیلئے سماع حرام ہے۔ خواجہ عثمان مغربی رح
کا قول ہو کہ جو شخص سماع کی حلت کا اپنے حق مین دعوے کرے اور آواز سے
طیور کے اور بہنے سے ہوا کے اور دروازہ کے کیواڑ کی آواز سے سماع کا ذائقہ
نہین لے وہ جھوٹا مدعی ہے ؎ کسانیکہ یزدان پرستی کنند ؛ بآواز دولاب مستی
کنند۔ بعض صوفی رح کا قول ہو جس شخص کو پھول اور درختون کے پتے کی
حرکت وجد مین نہین لاوے وہ فاسد المزاج ہے۔ اسی بحث سماع مین مخدوم الملک

علیہ الرحمۃ معدن المعانی مین ارشاد کرتے ہین کہ جو شخص پیر کی
دیکھا دیکھی سماع سنتے ہین اگر پیر سا حال و معالی۔ ذوق و شوق کشف
و معارف مریدین نہین ہے تو ایسی صورت مین اوس مرید کا سننا مسلم
نہین ہے علے الخصوص اوس مرید کو جس مین حال دل کا بالکلیہ پیدا
نہین ہوا ہے یا اگر کچھہ حال و ذوق دلی پیدا ہوا ہے لیکن خواہش نفسانی
مردہ نہین ہوئی ہے اوسکو پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اسمین آفات بہت
ہین اور پندار باطل حد سے زیادہ ہے۔ مکتوبات صدی کے بیان
سماع مین ہے کہ سماع بعضون کے حق مین مباح ہے اور بعضون کے لیے
مستحب ہے اور بعضون کے لئے مکروہ ہے۔ اہل حقائق کے لئے مستحب ہے اور
اہل زہد و ورع کے لئے مباح ہے اور اہل نفس اور حظوظ کے لئے
مکروہ ہے۔ واضح ہو کہ سماع سے غرض سماع بلا مزامیر ہے ورنہ
مزامیر تو سب کے لئے گناہ کبیرہ ہے علی الخصوص اہل حقائق اور اہل ورع
کی شان سے تو نہایت بعید ہے۔ چنانچہ مزامیر سننے کو حضرت مخدوم صاحب گناہ کبیرہ
اسی مکتوبات صدی مین لکھہ چکے ہین۔ چارون امام کے مذہب مین مزامیر و
معازف حرام ہے علے الخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین اس
شدت اور وعید سخت سے حرام ہے کہ جو کوئی حلال جانے اور صوفیت کے
پردے مین اگر مستحسن سمجھے اوسکا یہ سمجھنا کفر ہے اور جو حلال جان کر اسکا مرتکب
ہو اوسکی جورو اوس پر بائن ہو۔ خواجہ حسن بصری رح ابو سعید ابو الخیر
پر نصیحت کرتے تھے مجدد شرائع کے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ اپنے کان تک

مزامیر کو دخل نہ دے اگرچہ تو مردان حق مین سے ہو گیا ہو۔ حضرت بایزید بسطامی
مناجات مین فرماتے تھے کہ الٰہی سماع والے مصیبت مین ہین اور مین تجھ سے اس
کام کو طلب نہین کرتا ہون۔ ایک فقیر حریص سماع کا تھا شیخ خوب اللہ الہ آبادی
یعنی والد سے زائر الہ آبادی رحمہما اللہ کے سوال کیا کہ سماع کی کراہت پر کیا دلیل ہے
فرمایا ناخوشی کا سبب رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم کے تو ظاہر ہے اگر معلوم نہو تو
کتب حدیث و سیر کی موجود ہین اوسکو ملاحظہ فرمائیے علاوہ ازین مجلس سماع نماز کے وقت
کو ضائع کرتی ہے آخر وقت نماز کی اجازت دیتی ہے قوال اجورہ دار ہین۔ وجد و حال
کرنیوالے ریائی ہین۔ زنان و امرد شریک جلسہ کے ہین۔ ان سب امرون کو صلے اللہ
علیہ وسلم دیکھتے تو کیا پسند کرتے ہرگز نہین۔ ترجمہ عوارف المعارف مین ہے
کہ اس زمانے مین جو سماع مروج ہے وہ ایک رسم ہے وبال سے بھرا ہوا اور تمام اتراز کا
کا محل ہے داؤد بن احمد الطائی علیہ الرحمۃ جو کہ ابو سلیمان دارائی کے بھائی تھے
اونکو لوگون نے پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہین اون لوگون کے حق مین جسکے دل مین آواز خوش
اثر کرتی ہے فرمایا وہ دل ہے بیمار و ناتوان اوسکا علاج کرنا چاہئے۔ ابو حفص حداد
رح کا قول ہے کہ جب تو کسی مرید کو دیکھے کہ سماع کو دوست رکھتا ہے جان لے کہ اوسمین
کھوٹ کا بھاری مادہ ہے۔ ابو بکر رازی سے کسی نے نسبت سماع کے پوچھا فرمایا فتنہ
کی اوٹھانیوالی چیز ہے اور طرب کی زیادہ کرنیوالی۔ اپنے کو اوس سے دور رکھ۔ ابو سہل
صعلوکی علیہ الرحمۃ جو شریعت مین بڑے امام وقت تھے طریقت مین صاحب بخت اون سے
کسی نے سماع کی نسبت پوچھا فرمایا اہل حقیقت کے لئے مستحب ہے اور اہل علم کے لئے مباح
ہے اور اہل فسق کے لئے مکروہ ہے۔ ابو بکر اشنائی رح سماع سنتے تھے ایک

نوجوان نے دو شعر پڑھا ؎ دَقَّتْ بِذُنُوبِ بِدَائِہٖ ؛ وَالْمَوْتُ دُوْنَ بَلَائِہٖ ؛ اِنْ عَاشَ عَاشَ مُنَغَّصًا ؛ اَوْ مَاتَ مَاتَ بِدَائِہٖ ؛
اس مین عاشق کے حال کا بیان ہی کہ دن بدن بیماری عشق سے گھلتا جاتا ہی - اوسکی تکلیف کے سامنے موت بھی ایک ادنٰے سی بلا ہے - اگر زندہ ہے تو زندگی تلخ ہی - اور اگر مرا تو حسرت و اندوہ ہی کے ساتھ مرا نہ جیتے چین نہ مرتے آرام خوب کسی نے فرمایا ہی ؎
یان فکر معیشت ہی تو وان دغدغہ حشر ؛ آسودگی حرفیست نہ یہان ہی نہ وہان سہے ؛
الغرض دونون شعر مذکورہ بالا کو سنکر ابوبکر اشنائی رحمۃ اللہ کو ٹھے سے کود پڑے پیر ٹوٹ گیا مر گئے - ابوبکر طرطوسی رح مکہ مین ایک روز مہمان ٹھہرے میزبان کی لونڈی نے ایک شعر عربی کا خوش الحانی سے پڑھا ؎ لَامَنِیْ فِیْكَ مَعْشَرٌ ؛ فَاَقَلُّوْا اَوْ اَكْثَرُوْا ؛ جماعت کی جماعت نے تیرے عشق مین مجھکو ملامت کیا ہے - بعضون نے کم بعضون نے زیادہ - آپ نے زور سے ایک آواز دی - فوراً زمین پر گرتے ہی روح پرواز کر گئی - ابوبکر سوسی رح نے ایک رات سمع کو یاد کیا اور فرمایا کہ کوئی کچھ پڑھتا ایک شخص نے خوش الحانی سے تین شعر پڑھا جس مین صوفیہ کرام کے قلق اور سوزش قلب کا تذکرہ تھا سنکر بہت خوش ہوے - شیخ الاسلام ہروی کا بیان ہی کہ ذوالنون مصری رح شبلی رح - خزار رح - نوری رح - دراج رح سب کے سب سمع سنتے تھے اور اس جلسہ سمع مین شریک ہوتے تھے لیکن مزامیر و معازف کے جلسے مین نہین بلکہ جلسہ سماع قرآن - یا غزل نعت - یا ابیات توحید - یا ہجو کافران - زرارہ قاضی بصرہ رح ایک روز نماز مین تھے امام نے یہ آیت پڑھی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ جب صور پھونکا جاویگا اور قیامت قائم ہو گی تو وہ دن نہایت

سختی کا ہوگا۔ فی الحال اس آیت کو سنکر کے قاضی صاحب نے نعرہ مار اگر پڑے
روح پرواز کر گئی۔
حضرت نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ نے ایک دن دہلی کی جامع مسجد مین نور کے
تڑکے موذن کی زبان سے اس آیت کو سنا اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ
قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ کیا اب تک وہ وقت
نہین آیا ہے ایمان والون کے لئیے کہ ڈرین قلوب اونکے اللہ کی یاد سے
اور جو نازل ہوا اللہ پاک کیطرف سے۔ سنتے ہی حالت متغیر ہوئی بغیر زاد راہ
کے خدمت بابرکت مین باباشیخ فریدالدین شکرگنج رحمۃ اللہ علیہ کے روانہ
ہوئے اور اونکی خدمت سراپا خاصیت مین رہ کر ولایت و تقرب کے کل مقامات
کی سیر کی اور پہونچے جہان کہ پہونچے۔ ایک صاحب دل بہاڑ پر آزربیجان کے
یہہ تین شعر عربی کے پڑھ رہے تھے ؎ وَاللّٰهِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ
اِلَّا وَاَنْتَ مِنِّیْ قَلْبِیْ وَوَسْوَاسِیْ ٭ لَا جَلَسْتُ اِلٰی قَوْمٍ اُحَدِّثُهُمْ
اِلَّا وَاَنْتَ جَلِیْسِیْ بَیْنَ جُلَّاسِیْ ٭ وَلَا هَمَمْتُ بِشُرْبِ الْمَاءِ مِنْ عَطَشٍ
اِلَّا رَاَیْتُ خَیَالًا مِّنْكَ فِیْ كَاسِیْ ٭ خلاصہ ان شعرون کا یہہ ہی کہ جب سے آفتاب طلوع
اور غروب ہوتا ہی تجھکو مین اپنے قریب بمنزلہ دل کے پاتا ہون جب کسی سے بات
کرنے بیٹھتا ہون تو تجھکو بھی ساتھ ہی بیٹھا ہوا پاتا ہون جب مین کبھی پیاس سے
پانی پینا چاہتا ہون تو اوس پانی مین بھی تیری ہی جھلک کو پاتا ہون۔
لکھا ہے کہ بیچارے یہہ تینون اشعار توحید کے پڑھتے پڑھتے گر کر مر گئے اور
اپنی نعش پر حسرت و قلق کو ماتم کنان چھوڑ گئے۔

اے ہندوستان کے مشائخ حضرات اگر آپ لوگ حنفی المذہب ہین تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس مذہب کے اصول حقہ کے احکامات کی پابندی مین برکت دے اور اپنا خوف عطا کرے یہی خوف خدا حق و باطل مین تمیز کرنے کی توفیق بخشتا ہے اور سالک کو صراط مستقیم کیطرف ہدایت کرتا ہے۔ خوف خدا ہر عبادت کی رُوح ہے جیسے ہر جسم کی روح اوس جسم کی مصلح اور مُدبّر ہے اوسیطرح ہر عبادت قلبی مالی۔ بدنی کی اصلاح یہی خوف خدا کرتا ہے۔ جیسے بغیر روح کے جسم مردہ ہے اوسیطرح بغیر خوف خدا کے عبادت نامقبول ہے۔ اگر حنفی المذہب حضرات خوف خدا سے کام لین تو انپر منکشف ہوجائیگا کہ کہانتک ہم اس مذہب کے اصول و فروع حقہ کے پابند ہین۔ اسیطرح شافعی المذہب حنبلی المذہب مالکی المذہب۔ اہل حدیث اپنے اپنے اصول و فروع حقہ کے برتنے مین خوف خدا سے معاملہ رکھین تو وہی خوف خدا باہم لڑائی سے بھی مانع ہوگا اور سچے اصول کی پیروی کی بھی ہدایت کریگا اور یہ بھی کھولکر بتلا دیگا کہ مذہب کے اصول و فروع کے ہم لوگ کہانتک پابند ہین اور اپنی خواہش و ہوائے کی کہان تک تقلید کرتے ہین مثلاً سارے رؤسا و مشائخ ہندوستان اور صوبہ بہار کا زعم ہے کہ ہم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہین اور اونکی فقہ پر عمل کرتے ہین حالانکہ مزامیر و معازف کا سننا اس مذہب مین حرام ہے قبر پر چادر چڑھانا شامیانہ کھڑا کرنا نذر غیر اللہ کا ماننا ممتنع ہے۔ بے ایمان فاسق فاجر فقیر کے خرق عادات کو کرامات اولیا تصور کرنا اس مذہب حنفی کے اصول سے باہر ہے۔ مشرک و مبتدع کو ولی اللہ کہنے سے اس مذہب کا اصول منع کرتا ہے

بے نمازی فاسق معلن کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے اس مذہب کے بڑے فقہا رکا لعین
مخالفت ظاہر کرتے ہین حدیث صحیح کے رہتے ہوئے راے وقیاس پر عمل کرنے
سے خود جناب امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول روکتا ہے پھر با این ہمہ دعوے
خلفیت کے آپ لوگون کا ان امور متذکرہ بالا پر (جو اختصارًا اس موقع پر لکھا گیا
ہے) عمل درآمد کرنا تقلید امام ابو حنیفہ رح کی ہے یا اپنی خواہش نفسانی کی اور با ایںہمہ
خلاف مذہب کرنے کے بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کا دعوی کرنا دعوی
کاذب ہے یا صادق۔ ہان اگر آپ لوگ صوفیہ کرام رح کے پیرو ہین تو چشم ما روشن
دل ما شاد صوفیہ کرام رح ہی کی سی توحید اور اونکا ہی سا ذوق وشوق اپنے مین
پیدا کیجئے۔ اونکی ہی سی ریاضت جسمانی وروحانی فرمایئے۔ ایکدم اللہ کی یاد سے
غافل نہ ہو جئے ؎ غافل نہ احتیاط نفس یکنفس مباش ٭ شاید ہمین نفس نفس واپسین
بود ٭ شریعت مصطفویہ کی تابعداری محبت وخلوص کی راہ سے بجالایئے۔ ہر ہر
فعل وقول پر رسول کے جان نثار کیجئے۔ اور ہر ہر اخلاق پر سید المرسلین صلے اللہ
علیہ وسلم کے سو جان سے قربان ہو جئے۔ ملت ومذہب کے بند سے آزاد ہو کر
محبت واتباع وعشق کی وادی مین قدم رنجہ فرمایئے ؎ ملت عشق آن زملتہا
جدا است ٭ عاشقان را مذہب وملت خدا است ٭
حدیث ابی امامہ مین فرمایا ہے ایک قوم اس امت کی کباب شراب ولہو ولعب
مین رات بسر کریگی صبح کو بندر سور بنجایگی۔ جو لوگ گانیوالیان اختیار کرینگے
اونپر قوم عاد کیطرح ریح عقیم آئے گی اور ہلاک کرے گی مرۃ ۱۸ احمد لہو ولعب
سے تماشا گانا بجانا مراد ہے۔

علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مرفوعاً روایت کرتے ہین کہ اس امت مین گانا بجانا جب بہت رواج پکڑے گا قینیات اور معازف کی کثرت ہوگی تب ان پر بلا اوترے گی یا خسف و مسخ ہوگا۔ ترمذی نے روایت کیا ہے اور غریب کہا ہے۔
ابوامامہ کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھکو رحمت و ہدایت کیلئے عالم مین بھیجا ہے۔ خدا کا مجھکو حکم ہے کہ مین مزامیر و کبارات یعنی برابط و معازف اور اوثان کو جو جاہلیت مین پوجے جاتے تھے اونکو مٹادون۔ احمد بن حنبل رح نے روایت کیا ہے اور حدیث طویل ہے۔ برابط کہتے ہین عود کو۔ معازف سے مراد سب باجے ہین کسی قسم کے ہون۔ طبلہ سارنگی۔ ڈھول ستار چنگ وغیرہ وغیرہ ان چیزون کا ذکر ہمراہ بت پرستی کے کیا ہے۔ بت پرستی کے ساتھہ بیان کرنا وعید سخت کی خبر دیتا ہے۔ خلاصہ کلام کا یہہ ہے کہ اگر قلب باخدا ہے۔ اعمال و افعال موافق شرع شریف کے ہین اور سمع سے فتنہ کا گمان نہین ہے تو شرائط متذکرہ بالا کا خیال کرکے سمع سنئے اور مزامیر و معازف سے توبۃ النصوح فرمائیے۔ پس جو شخص شریعت کے حرام کئے ہوئے مزامیر و معازف کو حلال جاننے اور اصرار کے ساتھہ بنیت حلال اوسکا مرتکب ہو اونکو چاہیئے کہ پہلے اپنے جامہ سے کفر کے داغ کو تو دھولین تب ولی اللہ ہونے کا دعوےٰ کرین اونکو لازم ہے کہ پہلے شریعت کی عدالت عالیہ سے اپنے اسلام و ایمان کا فیصلہ ناطق تو حاصل کرلین تب سرکار مین طریقت و معرفت کے جانیکا سامان کرین ورنہ اس شعر کے مصداق علیہ بنینگے ؎

بطواف کعبہ رفتم ز حرم ندا بر آمد ؎ کہ برون در چہ کردی کہ درون در آئی

پھر جب یہ امر ثابت ہو گیا کہ اولیاء اللہ نہین ہو سکتے ہین لیکن وہ لوگ کہ جو متقی و پرہیزگار مومن خیر و شر کے ہین اور طاعات حق جل و علا مین منہمک رہتے ہین اور منہیات سے اوسکے دور ہین۔ اور جب ہین یہ صفات تقوی ورع زہد استکثار طاعات اجتناب منہیات کے پائے نہین جاتے ہون وہ ولی نہین ہی اور ولایت اوسکی رحمانی نہین بلکہ شیطانی ہی اوسکے خرق عادات کرامات نہین ہین بلکہ تلبیس ابلیس ہین۔ اور یہ کوئی بات بعید عقل سے نہین ہی سیکڑون ہین کہ اون کے خادم جن و شیاطین ہین وہ جن و شیاطین اوسکی خواہشون مین مدد دیتے ہین چنانچہ بہت سے جوگی برہمن کافر مبتدع سے اس قسم کے خرق عادات صادر ہوتے ہین کہ مشابہ خرق عادات حقہ کے ہین کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ پیشاب بھی پانی ہی اور پانی بھی پانی ہے ایک ناپاک ہی دوسرا پاک ہی صورۃً دونون مین کوئی فرق نہین جیساکہ اوپر صوفیہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے اقوال سے تشفی ہوگئی ہے اس صورت مین کہ اتقا کی ضرورت ہی ولایت حقہ مین تو نماز و صوم و دیگر فرائض کا تارک کوئی اہل اللہ نہین ہو سکتا ہے۔

ولی اللہ ہونیکے لئے نماز ضروری ہے بے نمازی ولی اللہ نہین ہو سکتا ہے

نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ وقت مرگ کے ہمیشہ ہر لحظہ پوچھتے تھے کہ وقت نماز کا ہوا مین نے نماز پڑھی ہے یا نہین؟ اگر کسی نے کہہ دیا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہین تاہم مکرر ادا کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ

فرمایا ہو کوئی آدمی منزلگاہ سے اپنے تقرب خدا کا حاصل نہین کر سکتا ہے مگر فرمان برداری سے نماز مین کیونکہ مومن کے لئے یہی نماز معراج ہے۔ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ تہجد کے وقت سات پارہ قرآن کا پڑھتے تھے۔ سید محمد بن جعفر المکی الحسینی بہت بڑے خلفا رسے چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین فرماتے تھے معراج روح کی آسمان ہے اور معراج قلب کی نماز ہے۔ شیخ الاسلام بہاء الدین ابو محمد زکریا خلیفہ شہاب الدین سہروردی کے ہین۔ ظاہر و باطن دونون علم مین کامل تھے اونکا قول ہے سلامتی بدن کی کم کھانے مین ہے اور سلامتی روح کی ترک گناہ مین ہے اور سلامتی دین کی نماز مین ہے۔ کتب تصوف مین وارد ہے کہ جب طالب اولاً دائرہ حقیقت صلوۃ کو طے کرتا ہے اوسوقت اوسکو حلاوت نماز مین السی ملتی ہے کہ حدیث اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کی حقیقت اوسپر کھلجاتی ہے۔ نماز مین دار فانی سے نکلکر دار آخرت مین داخل ہوجاتا ہے کلام اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ سے اسی نماز کی طرف اشارہ ہے۔ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِی الصَّلوٰۃِ سے بھی ایسے ہی نماز مراد ہے۔ شیخ جمال الدین الہانسوی فرید الدین شکر گنج کے بہت بڑے خلفا مین سے تھے جب آپ کا انتقال ہوا تو لوگون نے خواب دیکھا حالت دریافت کیا فرمایا مین قبر مین سولایا گیا دو فرشتے آئے اور فرمان شاہی لاکر سنائے کہ خدا نے تمکو بسبب مقبولیت دو رکعت نماز سنت مغرب کے جس مین بعد والضحیٰ و طارق پڑھتے تھے اور اوس آیۃ الکرسی کے کہ بعد فرض کے دوامًا وظیفہ کرتے تھے بخشدیا۔

مولانا کمال الدین زاہد جن سے شیخ نظام الدین اولیا[?] عافل ہی او سیا
سندلی ہے آپ نے دست خاص سے سند لکھکر دیا ہی سیر الاولیا انوار کی
ہے بادشاہ بلبن نے منصب امامت مسجد کیلئے آپ سے درخواست کی آپ
فرمایا کہ ایک نماز ہی تو مجھ مین ہے کیا بادشاہ کی راے ہے کہ یہ بھی مجھ سے رخصت
ہو جاسے۔ بادشاہ بلبن ساکت ہو رہے۔ خواجہ تعلی شیخ جلال الدین تبریزی رح
کے مرید ہین شیخ نظام الدین اولیا نے فرمایا ہے کہ وہ کچھ زیادہ نہین جانتے
تھے مگر پانچ وقت کی نماز کو ادا کرتے تھے اور بڑے سچے تھے لیکن سارے مشایخ
طریقت و علما اور تمام مخلوق خدا کی اونکو متبرک جانتی تھی اور قدم اونکا چومتی
تھی ایسی مقبولیت اون مین تھی کہ جو کوئی دیکھتا تھا فی الحقیقت مرد خدا
کا کہتا تھا یہ اوس زمانے [illegible] کہ بداون مین جسوقت بزرگان بہت تھے۔
شیخ صوفی بدھنی رح کے بڑے شائق تھے فوائد الفواد مین آپ کو
معاصر فرید الدین گنج شکر لکھا ہے ایک عاقل سے آپ نے پوچھا کہ بہشت
مین نماز پڑھنا ہوگا یا نہین؟ جواب دیا کہ نماز وغیرہ دنیا ہی مین ہے وہان نہین
فرمایا کہ جس بہشت مین نماز نہین اوسکا مین طالب نہین۔ خیر المجالس
مین ہے کہ شب و روز آپ نماز ہی مین بسر کرتے تھے کوئی دوسرا ذکر نہین
اقِمِ الصَّلوٰةَ لِذِکْرِی۔ نماز اللہ کی یاد کا ذریعہ ہے۔
خواجہ احمد بداونی مجرد تھے ابدال کی روش پر چلتے تھے سیر الاولیا
مین مذکور ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ اچھی طرح ہین یعنی مسرور رہتے ہین فرمایا
خوشی و مسرت اس امر مین ہے کہ پانچ وقت کی نماز جماعت سے ادا کرون۔

ین مشہور نام آپ کا قطب

...سے ہین آپ کے ... عالم پیدا ہی ہندوستان کے مشہور
... کی نماز نہایت استغراق و تمامتر خشیت سے مملو تھی
... کے آپ سے سوال کیا کہ بعد نماز کے جو مصافحہ کرتے ہین اسکی اصلیت
کیا ہے یہ مسئلہ کہانسے نکلا ہے فرمایا کہ جب کوئی مسافر سفر سے آتا ہے تو سنت
ہے کہ دوستون سے مصافحہ کرتا ہے۔ فقیر جب نماز مین مستغرق ہوتا ہے تو
اس عالم سے نکل کر کے سفر باطن مین مشغول ہوجاتا ہے جب سلام اوسنے
کیا تو گویا سفر باطن سے لوٹ آیا پھر ضرورۃً دوستونسے مصافحہ کرتا ہے۔
یہ بات نہایت لطیف پیرایہ مین حضرت قطبؒ نے بیان فرمایا ہی جسکے بعد یہ لکھنا
کسی قدر بے ادبی نہین تو بے موقع ضرور ہے کہ مصافحہ بعد ہر نماز کے ضروری
وسنت نہین ہی مصافحہ متمم سلام ہی اور سلام وقت ملاقات کے ہے اس اصول
سے جب سلام کیجیے تو مصافحہ فرمائیے۔ حضرت سید الطائفہ جنیدؒ کا قول ہے
طَاحَتِ الْعِبَادَاتُ وَفَنِیَتِ الْاِشَارَاتُ وَمَا یَنْفَعُنَا اِلَّا رَکَعَاتٌ
رَکَعْنَاهَا فِی جَوْفِ اللَّیْلِ یعنی ساری عبادتین برباد گئین لیکن وہ نماز ین
کہ جسکو مین آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا وہی کام آئین۔ دوسرا قول حضرت جنید رح
کا ہے یعنی تو صاحب استقامت ہو اور نہ ہو تو صاحب کرامت کیونکہ خدا تجھ سے
استقامت چاہتا ہے اور تیرا نفس کرامت طلب کرتا ہے۔ حدیث مین وارد ہے
استقیموا ولن تحصوا استقامت کرو طاعت پر اور تمام طاعتونکو گھیر نہ سکو گے۔
حبیب عجمی رح سے امام احمد بن حنبل رح نے پوچھا کہ ایک شخص کی پانچون نماز
مین سے ایک نماز فوت ہوئی اور اوسکو معلوم نہین ہے کہ کون سی فوت ہوئی

وہ کیا کرے فرمایا کُل ادا کرے کیونکہ اوسکا قلب غافل ہی اوسکی سزا یہی ہی کہ کامل ادا کرے۔

میر سید مبارک محدث بلگرامی رح اتباع سنت و ازالہ بدعت مین آپ کی ذات سنت منم تھی آپ نے میدان مین سکونت اختیار کی اور وہین مکانات تعمیر کرائے رعایا کو بسوایا اور حکم کیا سب کے سب پانچ وقت مسجد مین جماعت کے ساتھ نماز ادا کیا کرین ایک مومن بھائی صاحب نے عذر کیا کہ میرا خسارہ ہوتا ہی پانچون وقت مسجد مین مین حاضر نہین ہو سکتا ہون۔ آپ نے اوس سے دریافت کرکے روزانہ خسارہ کو اپنے ذمہ لیا اور اوسکے ادا مین سرگرمی ظاہر کی۔

نجم الدین رازی رح کی جناب مین ایک روز مولانا جلال الدین رومی و شیخ صدر الدین قونوی رح جمع آئے مغرب کے وقت امامت کے لئے نجم الدین رازی علیہ الرحمہ کو دونون صاحبون نے فرمایا اور اصرار کیا آپ نے دونون رکعت جہریہ مین مین سورہ کافرون ہی کو پڑھا مولانا رومی علیہ الرحمۃ شیخ قونوی سے فرمانے لگے کرشید ایک مرتبہ میرے لئے اور ایک مرتبہ تمھارے لئے سورہ کافرون کو پڑھا ہی مرباعی شمع ارچہ چومن داغ جدائی دارد ؎ باگریہ و سوز آشنائی دارد ؎ سر رشتہ شمع بہ ز سر رشتہ من ؎ کان رشتہ سرے بروشنائی دارد

جناب مظفر کرمان شاہی رح طبقہ رابعہ سے ہین رات کو تین حصہ کرکے ایک حصہ مین رات کے نماز پڑھتے تھے اور ایک حصہ مین رات کے قرآن پڑھتے تھے اور ایک حصہ مین رات کے دعا و مناجات درگاہ رب العزت مین فرماتے تھے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام شہید دشت کربلا کسقدر اس نماز کی حلاوت کے ذائقے کو چکھے ہوئے تھے کہ باوجود شدت زخم و ہجوم کرب و بلا کے آخر وقت تک عمر کے اس حلاوت نماز کے ذائقے سے شیرین کام ہوتے ہوئے جنت کو سدھارے۔ این صبح چہ صبح است کہ خون شد جگر من ＊ این شام چہ شام است کہ سنگ است و سپر من۔ جناب امام اعظم علیہ الرحمۃ جسقدر علم میں آپ یگانہ روزگار تھے۔ تقوے و زہد یعنی عملی حصے میں بھی آپ مستند وقت تھے رات کو نوافل بہت پڑھتے تھے اور بہت بڑے شب زندہ دار تھے۔ اے اللہ ہملوگون کو اپنے حبیب صلعم کی محبت و اطاعت عطا کر اور ائمہ دین و اولیاء کرام کے ساتھہ حسن ظن کی توفیق دے کیونکہ سرور کائنات کی پیروی نکرنی ضلالت کا باعث ہے اور ائمہ دین و خاصان خدا کے ساتھہ حسن ظن نہ رکھنا حبط اعمال کا سبب ہے۔ جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان مرد اور کفر کے چھوڑنا نماز کا ہے جب تک مرد نماز اپنے وقتون پر ادا کئے جاتا ہے تو مسلمان ہے ورنہ کچھہ اور ہے۔ مسلم کی روایت مین ہے کہ فرق درمیان مرد اور کفر کے چھوڑنا نماز کا ہے۔ ابو داؤد و نسائی کی روایت مین ہے نہین ہے درمیان بندہ و کفر کے مگر چھوڑنا نماز کا یہان پر کلمہ الا کا زیادہ تر وعید کی قوت اور استحکام کو بڑھاتا ہے عبادہ بن صامت نے کہا کہ ہمارے دوست رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات وصیتین کین منجملہ اوسکے ایک یہ ہے کہ قصداً نماز ترک مت کر جس نے قصداً نماز ترک کیا وہ نکل گیا دین و ملت سے۔ طبرانی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

ترمذی شریف مین ہی کہ عبد اللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی نیکی کے عمدًا چھوڑ دینے پر کفر کا فتوے نہین دیتے تھے الا ترک صلوۃ پر - ابن عمر مرفوعًا روایت کرتے ہین کہ بے نمازی بالکل بد دین ہے نماز کی نسبت دین اسلام کے ساتھ کیسی ہے جیسی نسبت سر کو بدن کے ساتھ ہے طبرانی نے اوسط مین اسکو لایا ہی - ابن ماجہ و بیہقی کا لفظ ہی کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور وصیت کے کہ مت چھوڑو پنجوقتی نماز جسنے اسکو قصدًا ترک کیا تحقیق کہ بری ہو گیا ذمہ اللہ و رسول کا چاہے یہودی مرے خواہ نصرانی مرے - کوئی اوسکو قتل کرے یا اوسکے مال کو لوٹے - ابو یعلے نے ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ نماز ایک ستون اعظم اسلام کا ہی جسنے چھوڑ دیا اوس کا اسلام برباد گیا اوسکا خون حلال ہی - یہ بھی روایت کثیرہ مین ہی کہ نہین ہی درمیان شرک و بندہ کے مگر چھوڑنا نماز کا - قرآن شریف مین ہی فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اللہ صاحب سورہ توبہ مین فرماتا ہے پھر اگر توبہ کرین اور کھڑی کرین نماز اور دیا کرین زکوۃ تو چھوڑ دو اونکی راہ اللہ ہے بخشنے والا مہربان - موضح القرآن مین ہی کہ دل کی خبر اللہ کو ہے ظاہر مین جو مسلمان ہوا وہ سب کے برابر ایمان مین ہوا ظاہر مین مسلمان کی حد ٹھہرائی ایمان لانا کفر و شرک سے توبہ کرنا نماز پڑھنا زکوۃ دینا - جب کوئی شخص نماز چھوڑ دے زکوۃ دینا موقوف کر دے تو اوس سی امان اوٹھ گئی - ابن عباس کا قول ہی کہ اس آیت سے اہل قبلہ کا خون بہانا حرام ہو گیا - ابن مسعود کہتے ہین کہ تم لوگ حکم کئے گئے ہو نماز و روزہ کا پس جو شخص زکوۃ نہین دیتا اوسکی

نماز بھی یون ہی سی ہی یعنی قابل قدر نہین - بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابو بکر رضے اللہ عنہ خلیفہ اول ہوئے فرمایا کہ مین جہاد کرون گا جو زکوۃ کو موقوف کر دیگا حضرت رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جو شخص جسقدر زکوۃ دیتا تھا اگر اب کوئی مداہنت کی راہ سے ایک چھاند یا بکری کا بچہ دینا موقوف کر دیگا تو مین اوس سے جہاد کرونگا تب حضرت عمر رضے اللہ عنہ خلیفہ دوم نے عرض کیا کہ کیا آپنے جہاد ہی ذرا نکالیکہ یہ لوگ کلمہ گو ہین حضرت ابو بکر رضے اللہ عنہ نے کہا مین زکوۃ نہین دینے والے سے مقابلہ کرونگا تب حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ شکر اوس خدا کا کہ جسنے ابو بکر کے سینے کو قتال کے لئے کھول دیا ہی - انس بن مالک کا مرفوع لفظ ہی کہ جو میری نماز پڑھے اور قبلہ کیطرف منہ کرے اور میرا ذبیحہ کھاوے تو وہ مسلمان ہی اللہ و رسول کے ذمے مین ہی - حسین بن فضل کا قول ہی کہ یہ آیت سورہ توبہ کی اون سب آیتون کی ناسخ ہی جسمین دشمنونکی ایذا پر صبر کرنے اور اونسے اعراض کرنے پر اوتری ہے - قرآن مین اللہ صاحب نے صدہا مقام پر نماز کی تاکید فرمائی ہے - اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ نماز اللہ کی یاد کا ذریعہ ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ روز قیامت کے دن فرعون ہامان ابی بن خلف جو بڑا دشمن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اوسیکے ساتھ رہنا ہوگا - پہلے پہل قیامت مین نماز ہی کا حساب ہوگا - جو اوس مین کھرا نکلا اوسکی آور نیکیان بھی دیکھی جاوین گی ورنہ اور نیکیان حبط ہو جائین گی اہل علم نے اس امر پر قرآن کی آیات سے استدلال کیا ہے -

جیسا کہ علامہ حافظ ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ مین اپنے بیان فرمایا ہی اور استدلال
کو بھی نقل کیا ہی من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ۔ قرآن مین ایک مقام پر
نماز کو ایمان کرکے تعبیر کیا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ
یعنی صَلٰوتَكُمْ چونکہ نماز ایسا رکن ایمان کا ہی کہ اسکے فقدان سے ایمان
کا فقدان لازم آتا ہے اور ایمان سے اسکو وہ خصوصیت ہے کہ اسکے ترک
سے ایمان کا خاتمہ ہی ہوجاتا ہے اسلئے نماز کو عین ایمان کرکے تعبیر کیا
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ
فِي الدِّيْنِ اللہ صاحب سورہ توبہ مین ارشاد فرماتا ہی کہ اگر توبہ کرین اور
قائم کرین نماز اور دیتے رہین زکوٰۃ تو تمھارے بھائی ہین حکم شرع مین اہل علم
نے کہا ہے کہ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ نمازی اور بے نمازی مین دینی
رشتہ وقرابت کچھہ بھی نہین۔ پھر جو شخص بزرگی کا دعوے کرے اور نماز کا تارک
ہو تو اسلامی کوئی حق نہین پہونچتا ہی کہ لوگ اوسکی عظمت کرین اور مقتدا جانین
اگرچہ اوس سے خارق عادات مثل برہمہ و جوگیون کے صادر ہون تاہم اوسکے
حرکات کو تلبیسات ابلیس لعین کے سے سمجھنے چاہئین اور جب وہ نمازی نہین
ہے تو اوسکو ہر دعوے مین کاذب جاننا چاہئے باوجود پہونچنے آیات و حدیث
کے کہ جن مین وعید بے نمازیون کی صراحت کے ساتھہ واقع ہے کوئی حسن ظن اور
واہمہ باطل سے اچھا ہی سمجھے تو وہ گویا حسن ظن کو اپنے غیر موقع پر استعمال کر رہا ہے
اور یہ خسران ظاہر ظاہر ہے۔ جو لوگ بے نمازیون کو خواہ مخواہ بھی زبردستی
بزرگ جانتے ہین وہ قرآن پاک کے بڑے بھاری منکر ہین جنکی اللہ و رسول

مذمت کرے اوسکی ہملوگ مدح کریں یہ کیسی بے ایمانی ہے حدیث میں ہے۔
مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ وَ مَنَعَ لِلّٰہِ وَ اَعْطٰی لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ
جو اللہ کے واسطے کسی سے محبت کرے اور اللہ ہی کے واسطے کسی سے عداوت کرے
اور اللہ ہی کیواسطے کسی کو کچھ نہ دے اور اللہ ہی کیواسطے کچھ دے اوسکا ایمان کامل ہے
اہل علم نے کہا ہے کہ یہ حدیث اتقا و پرہیزگاری کا اصل اصول اور جامع ہے اور کمال
ایمان کی کسوٹی ہے۔ اور اسپر ولایت و محبت خالصہ کا دارمدار ہے۔ علامہ ابن کثیر
نے فرمایا ہے کہ قرآن کا انکار چار طور پر ہے۔ قرآن کا انکار ایک تو یون ہوتا ہے
کہ سرے سے اسکو اللہ کا کلام ہی نہ سمجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا
نہ جانے جس طرح عقیدہ یہود و نصاریٰ کا ہے۔ دوسری شکل ہے کہ کلام اللہ کو مانے
اور پیغمبر کو سچ جانے لاکن قرآن کو مخلوق سمجھے یہ بھی کفر ہے کیونکہ مخلوق حادث ہے
اور وہ اللہ صاحب کا کلام قدیم ہے کلام یہ اللہ کی صفت ہے اور اللہ اپنے سارے
صفات کے ساتھہ قدیم ہے اور سارے صفات نقص و عیوب سے پاک ہین اور
مخلوق و حادث ہونا بڑا عیب ہے جسطرح عقیدہ معتزلہ و حکماے یونان وغیرہ کا ہے
تیسری صورت ہے کہ قرآن و پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم دونوں پر ایمان لاوے اور کلام اللہ
کو مخلوق نہ جانے مگر بعض حکم قرآنی کو نہ مانے جسطرح بعضوں نے کہا ہے کہ حرمت
سود کی تقسیم فرائض کی صحت طلاق کی نہین مانتے ہین یہ بھی کفر صریح ہے چونکہ
بعض جزو قرآن کا انکار لازم آیا اور بعض جزو قرآن کا انکار کرنا مثل انکار پورے
قرآن کے ہے کیونکہ نقیض موجبہ کلیہ کی سالبہ جزئیہ آتی ہے۔ چوتھی صورت یہ ہے
کہ قرآن کا اقرار کرے مگر قرآن پر کسی امام مجتہد یا عالم درویش کی بات کو غالب رکھے

اور درویش و عالم کسی کی ہوئی چیز کو حلال جانے اور اوسکی حرام کی ہوئی کو حرام جانے اگرچہ خلاف قرآن پاک کے ہو یہہ بھی انکار قرآن کا ہے جیساکہ مشرکین عرب و قبائل مدینہ کی عادت تھی سو ملنے جلنے مین خیال رکھنا چاہیئے کہ جس سے محبت کرنے اور جسکی تعظیم کرنیکا حکم ہے اوسکی عظمت کرین اور جسکی تعظیم و توقیر شریعت مین ممنوع ہے اوسکے ساتھہ ملنے مین اغماض کو راہ دے حد سے تجاوز کرنے مین پیروی شیطان کی لازم آتی ہے اوس سے بچنا چاہیئے۔ انه لکم عدو مبین ہرگز و ہر آئینہ قرآن کے حد باندھے ہوئے سے تجاوز نہ چاہیئے کیونکہ تجاوز کرنے مین ایک قسم کا انکار قرآن کے ساتھہ لازم آتا ہے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ اللہ صاحب فرماتا ہے کہ جو گروہ اس قرآن کو نہ مانیگا اوسکے لئے جہنم وعدہ ہے۔ اور بعض لوگ نماز بھی پڑھتے ہین تو ایسی بری کہ اوسکی مقبولیت مین اختلاف ہے نہ رکوع و سجود کا خیال نہ تعدیل ارکان کا لحاظ ہے نہ بے وقت نماز ادا کرنے سے باک ہے اور نہ کبھی کبھار چھوڑ دینے سے ننگ و عار ہے ایسون کے لئے قرآن مین یہ حکم وارد ہوا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنی خرابی ہے اُن نمازیون کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہین نماز کو راست و درست ادا کرنے کا حکم ہے۔ حضرت نے ایک شخص کو نماز مین تعدیل ارکان اور قومہ و جلسہ کو ٹھہر ٹھہر کر ادا نکرنے کے سبب یہہ حکم دیا کہ تو نے نماز گویا نہ پڑھی جا پھر ادا کر۔

غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت سید عبد القادر جیلانی رح مین ہے صفحہ ۸۷ کہ ابن مسعود نے ایک شخص کو دیکھا کہ امام پر سبقت کرتا ہے فرمایا کہ تو نے

نہ نماز اکیلے پڑھی نہ امام کے ساتھ یعنی نماز تیری نہین ہوئی - اور ایسا ہی
ابن عمر رض نے ایک شخص کو کہا تھا اور اوسکو اس فعل پر مارا تھا اسی کتاب
غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۰۷ مین ہی کہ بہت سے لوگ ایسے ہونگے دن قیامت
مین کہ اونکی نماز نہین ہوئی تھی اور وہ وہ شخص ہین جو رکوع و سجدہ سر
اوٹھانے مین امام پر سبقت کرتے تھے - ارکان الصلوٰۃ
تصنیف ملا علی قاری حنفی مین ہی طبرانی نے ابو یعلے ابن خزیمہ سے روایت
کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نماز مین تعدیل ارکان
نہ کرتا تھا اور سجدہ مین ٹھونگ مارتا تھا آپ نے فرمایا لو مات ھذا علی
حالہ مات علی غیر ملۃ محمد صلعم یعنی اگر یہ شخص اسی حالت پر مرا تو مرا غیر دین
محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر - و موطاء مین ہی اسوء السرقۃ الذی
یسرق صلوتہ بدتر چور وہ ہی جس نے اپنی نماز مین چرایا - صحابہ نے عرض
کیا کہ اپنی نماز مین کسطرح چوراتا ہی آپ نے فرمایا لا یتم رکوعھا و سجودھا
یعنی رکوع و سجود مین پورا اہتمام نکرے - اور احمد و ابن ماجہ ابن خزیمہ و علی
بن شیبان نے روایت کیا ہی کہ آپ نے فرمایا اے گروہ مسلمانون کے نہین
ہوتی نماز اوس شخص کی کہ اپنی پیٹھہ کو رکوع و سجود مین برابر نہین کرتا ہے
ابو یعلے - اصبہانی نے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا مثل الذی لا یتم
صلوتہ فی صلوتہ کمثل حبلی حملت فلما دنی نفاسھا اسقطت
فلا ھی ذات حمل و لا ھی ذات ولد یعنی حال اوس شخص کا جو اپنی نماز
[illegible] مثل حال اوس عورت حاملہ کے ہی کہ اسکو حمل ہوا

جب جننے کا دن نزدیک ہوا حمل ساقط ہوا پس نہ حاملہ رہی نہ اولاد والی۔
ایسی ہی اس نمازی کی نماز برباد ہی۔ اصبہانی نے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز پڑھنے والیکے داہنی طرف ایک فرشتہ اور بائین
طرف ایک فرشتہ ہوتا ہی اگر نماز پوری کی یعنی رکوع وسجود وغیرہ اچھی طرح
سے پورا کیا تو دونون فرشتے اسکی نماز اوپر لے جاتے ہین اور اگر پوری نہ کی تو
اوسکے منہ پر مارتے ہین یعنی نماز قبول نہین ہوتی ہے اللہ صاحب فرماتا ہے
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا پھر اوسکی جگہ آئے بعد مین پیچھے آنیوالے ضائع کیا نماز کو اور
پیروی کی خواہشون کی سو آگے ملے گی گمراہی۔ ضائع کرنا نماز کا یہ ہی کہ اوسکو
وقت پر خشوع وخضوع طمانیت کے ساتھ نہین پڑھنا۔ سجدہ مین ٹھوکر مثل
مرغون کے مارنا رکوع مین پیٹھ برابر نکرنا قومہ مین سیدھے کھڑا نہین ہونا اور
بے وقت نماز پڑھنا۔ ایسی ہی نماز کی شان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ نماز منافق کی ہے نماز منافق کی ہی نماز منافق کی ہی منتظر رہتا ہی کہ جب
آفتاب ڈوبنے کو ہوتا ہی تو اوٹھکر چار ٹھوکرین لگا لیتا ہی خدا کو اوسمین تھوڑا ہی
یاد کرتا ہی صرف دکھیا دیکھی رسم کرتا ہی إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللهَ وَهُوَ
خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَ
لَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلًا دھوکا دیتے ہین اللہ کو حالانکہ خدا ہی اونکو دھوکو
مین ڈالے ہوئے ہی جب منافقین کھڑے ہوتے ہین نماز کی طرف تو ہوتے ہین کسلی
سے کھڑے ہوتے ہین لوگون کو دکھاتے ہین خدا کو یاد نہین کرتے ہین مگر قلیل

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق کہ منافقین
نیچے درجہ مین ہونگے دوزخ کے - ایک روایت مین ہی جو نماز پوری و کامل
پڑھتا ہے تو اوپر کو جاتی ہے اور اوسکے لیے دلیل ہوتی ہے مثل دلیل شمس
کے اور کہتی ہے وہی نماز بندے کو حفاظت سے رکھے تجھکو اللہ جیسے تونے
میری حفاظت کی ہے اور اگر نماز پوری و کامل طور پر نہین پڑھتا ہی تو وہ نماز
لپیٹی جاتی ہے مثل لپیٹے جانے کپڑے کے اور ڈال دیجاتی ہے منہ پر اوسکے اور
نماز کہتی ہے کہ جیسا تو نے مجھے ضائع کیا تجھے بھی خدا ضائع کرے خسران مین رکھے
سنن مین ہی کہ بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہے حالانکہ بعضون کو خمس بعضون کو سدس
بعضونکو ثلث بعضونکو نصف بعض کو عشر ثواب ملتا ہی ایسے ہی نماز کی شان مین ہے
کہ بہتیرے نمازی کو نہین کچھ حاصل فائدہ مگر صرف اوٹھنا بیٹھنا - اور بہتیرے روزہ دار
کو کچھ نہین فائدہ مگر بھوکے رہنا کما فی الترغیب والترهيب للمنذري
بہت سے اکابر دین تارک نماز کو کافر ہی کہتے ہین او نہین سے یہ حضرات رحمہم اللہ ہین
حضرت عمر بن الخطاب - عبداللہ بن مسعود - ابو ہریرہ - عبدالرحمن بن عوف - امام احمد
بن حنبل - اسحاق بن راہویہ - ابو بکر بن شیبہ - عبداللہ بن مبارک حکم بن عتبہ - ابو ایوب
سجستانی - ابو داؤد طیالسی - زہیر بن حرب وغیرہم - بے نمازی کی سزا
امام ابو حنیفہ کے نزدیک ضرب اور حبس ہے جب تک توبہ نکرے - امام شافعی
احمد بن حنبل کے نزدیک قتل ہی - چنانچہ میزان شعرانی وغیرہ مین لکھا ہی اور بموجب
تحقیق علما کے نماز نہ پڑھنے کا گناہ خنزیر کے کھانے کے گناہ سے زیادہ ہے -
طریقہ محمدیہ کی شرح مین ابن رجب حنبلی نے لکھا ہے کہ جو شخص کہ

اور ایسے بعض فقہار کے نزدیک اوسکی جورو بائن ہو جاتی ہو یا اوسکی جورو ترک نماز پر اصرار کرتی ہے تو وہ نکاح فسخ ہو جاتا ہو۔ یہہ حکم میرے نزدیک تغلیظاً و تہدیداً ہے یا اوس مذہب کی بنا پر ہو جن کے نزدیک نماز کا تارک کافر ہے واللہ اعلم بالصواب۔

غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رح مین ہو کہ بے نمازی کو مقبرے مین مسلمانون کی نہ گاڑو اور بعضونکی راے ہے کہ تہدیداً تغلیظاً و اسطے عبرت مسلمانون کے بے نمازی کی جنازے پر نماز بھی مت پڑھو درانحالیکہ تہدید و تغلیظ مفید پڑے ورنہ ترحم کرکے پڑھنا چاہیئے خاتمہ کا علم خدا کو ہے مقامات ولایت مین کوئی ایسا مقام نہین ہو کہ اوس مقام تک پہونچنے سے نماز ساقط ہو جاتی ہو۔

مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ اپنی مکتوبات صدی کی مکتوب ۱۷ مین جسکی سرخی فوائد ... ارکان ہو فرماتے ہین ... نماز چون ہیچ مسمارست بر دیچہ کمال اگر این مسمار پیوستہ باو نبود از کمال ... چنانکہ ابلیس را وفنا و پھر اسی مکتوب مین آگے جاکر فرماتے ہین کہ اگر آن نبودے ہیچ کمال سود ندارد چون ہمیں خود را ہلاک شدہ بیند گوید آن کمال کجا شد گویند مسمار نداشتہ از ہیچ گسستہ شد بوقت مرگ چنانکہ ابلیس را آن ہمہ کمالات بایک نافرمانی سود نداشت۔ اور اسی مکتوب مین ارشاد فرماتے ہین کہ نادان لوگ یہ نہین جانتے ہین کہ اگر اس نماز کے پڑھنے مین کوئی اسرار الٰہی نہین ہوتا اور تمام کمالات اخروی کی یہ نماز موقوف علیہ نہین ہوتی تو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیون اسقدر نماز پڑھتے کہ ... ورم ہو جاتا اور اگر یہہ نماز مخصوصات سے حضرت کے ہوتی تو تمام پر کیون کر ... سب پر واجب نہ ہوتی ...

نہ پڑھی جاتی بخلاف روزہ وصال کے کہ مخصوص ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ...

حسب ولیا کرام کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے عامل ہو گزرے ہین بغیر اتباع شریعت
کے وصول الے اللہ دشوار ہے ؎ مپندار سعدی کہ راہ صفا ۔ توان رفت جز
درپئے مصطفےٰ ۔ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ۔
سید الطائفہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کو وقت مرگ کے ایک آدمی وضو کرا رہا تھا خلال
داڑھی کا بھول گیا فوراً آپ نے اوسکا ہاتھ پکڑکر اس سنت کو بجالایا ۔ وضو کرانیوالے
نے کہا کہ ای بزرگ ایسی سنت کیلئے کیا ایسے وقت نازک مین بھی رخصت نہین ہے
کہا مین نے اس مرتبہ کمال کی سیر اسی اتباع سنت ہی کی بدولت تو کی ہی اسکو کیونکر
چھوڑدون ۔ دوسری نقل ہی کہ سید الطائفہ جنید رح کی نماز کیک وقت کی یا ایک ماہ کی
بسبب غلبہ سکر کے چھوٹ گئی تھی جب افاقہ ہوا تو پوری نماز کو اعادہ کیا اور بہت کچھ
استغفار پڑھا اور اپنے اس حالت سے نادم ہوئے گو حالت سکر مین نماز کے مکلف نہین تھے تاہم
بسبب چھوٹنے نماز کے اس حالت غلبہ سکر کو محمود نہین جانتے تھے لیکن یہ امر اختیار
سے باہر تھا ۔ ایک مقام مین مکتوبات صدہی کے یہ بھی نقل لکھی ہوئی ہی کہ
ایک شخص کے ساتھ شیطان ہوا جب وہ شخص گھر مین پہونچا اور نماز نہین پڑھی ایک
وقت دو وقت تو شیطان نے دیکھا کیا بعد مین رخصت ہوا اور کہا کہ ایسے بے نمازی
شخص کی صحبت تو میرے حق مین بھی زہر قاتل ہے ۔ ایک تو مین خود ملعون ہون دوسرے
جسکی صحبت اختیار کی ہی اوسپر بھی ترک نماز سے شب و روز کی بھاری پھٹکار ہے تو میرا
ایسون کے ساتھ ٹھہرنا سونے مین سہاگہ ہوگا فوراً چل چنپت ہوا ۔ ایک شخص نے
ایک اونٹ خرید کرکے گھر لایا حسب معمول اوسنے نماز نہین پڑھی چونکہ قبل سے بھی
نہین پڑھتا تھا ۔ وہ اونٹ جب باہر چرنے کو گیا تو اثنائے راہ مین زبان حال سے

ایک بزرگ ولی اللہ کی جناب مین عرض کیا کہ مجھے ایسے کے گھر مین رہنے کا اتفاق ہوا ہے کہ سب کے سب بے نمازی ہین شب و روز لعنت و پھٹکار کی بھرمار ہے دعا کیجیے کہ اللہ تعالے کوئی دوسری جگہ مجھے عنایت کرے۔ حضرت شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ایک جماعت معزورونکی نماز کے بارے مین غلطی کرتی ہے یعنی وہ سمجھتی ہے کہ غرض نماز سے حضوری اور مراقبہ ہے اور یہہ امر نماز کے سوا دوسری صورت سے بھی حاصل ہو سکتا ہے بنابرین وہ لوگ نماز کو ایک ضروری رکن اسلام کا نہین جانتے ہین اور دیگر احکامات اسلام کے بھی مخالفت مین رہتے ہین اور حرام و حلال مین مبتلائی ہوئی حد سے تجاوز کرتے ہین۔ مین پناہ مانگتا ہون اس گمراہی سے۔ اور ایک جماعت اہل قصور و فتور سے ایسی ہے کہ وہ ادائے فرایض کا کر کے انکار فضائل نوافل کا کرتی ہے اور تھوڑی لذت روحی جو وہ لوگ اپنے احوال مین پاتے ہین اوس سے نوافل کو مہمل تصور کرتے ہین اور اوسکی ادا مین دلی سرگرمی ظاہر نہین فرماتے ہین اگرچہ یہہ گروہ گمراہی و ضلالت سے بری ہے لیکن محل قصور مین ہین اور جیسا کہ اعیان موجودات مین سے ہر ایک موجودات کی خاصیتین الگ الگ ہین اوسیطرح نماز کے ہر رکن کی ہیئت مین خاصیتین علیحدہ ہین جو کہ دوسرے مین نہین ہین۔ بلکہ شیخ شہاب الدین علیہ الرحمۃ ترقی کر کے ارشاد فرماتے ہین کہ نماز کے ہر ایک رکن مین اسرار و حکمت پوشیدہ ہے جو کہ غیر مین نماز کے نہین ہے۔ اہل معرفت و اہل وجدان بطریق ذوق کے اوسکو دریافت کرتے ہین۔ حضرت نصیر آبادی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے۔ اتباع سنت کی برکت سے اللہ کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور ذکر الٰہی تلاوت کے بھی الا لئے

تقرب زیادہ ہوتا ہے۔ اور نوافل پر مداومت کرنے سے محبت خدا و رسول
کی انسان پا سکتا ہی۔ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رح نے دربارہ
نماز اور دیگر احکام شرائع کے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رح کو جو کچھ
فرمایا تھا وہ دلیل العارفین مین مصرح مذکور ہے اوسی سے یہ روایتین نقل
کیجاتی ہین۔ مجلس اول مین ہی کہ جسدن حضرت قطب الدین بختیار کاکی رح
شہر بغداد امام ابو اللیث سمرقندی کی مسجد مین خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے
ہاتھہ پر بیعت سے مشرف ہوئے اوسدن شیخ شہاب الدین محمد سہروردی رح او شیخ داود
کرمانی رح شیخ برہان الدین محمد چشتی رح شیخ تاج الدین محمد صفاہانی بھی ایک ہی جگہ حاضر
تھے۔ نماز کے بارے مین بات ہو رہی تھی۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ آدمی نزد اللہ
عزت سے قریب نہین ہو سکتا۔ مگر نماز مین کیونکہ یہی نماز مومن کی معراج ہے
جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ (یعنی نماز مومن
کی معراج ہے) پس نماز ہی سے تمام مقامون مین نور حاصل ہوتا ہی اور نماز ہی
خدا سے ملاتی ہے پھر فرمایا کہ نماز ایک بھید ہی کہ بندہ اپنے پروردگار سے
کہتا ہی اور راز کہنے مین نزدیکی اوسکو حاصل ہو سکتی ہی جو کہ لائق کہنے راز کے
ہے پھر وہ بھی راز کہتا ہے یہی مضمون حدیث مین آیا ہی اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ
رَبَّهٗ یعنی (نمازی اپنے پروردگار سے راز کہتا ہے) خواجہ بزرگ رح اتنا فرما کے
حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کا ذکر کرنے لگے ختم کلام پر پھر نماز
کے بارے مین تاکید کی اور فرمایا کہ خواجہ ابو اللیث سمرقندی جو کہ فقہ کے امام
تھے تنبیہ مین لکھتے ہین کہ ہر روز آسمان سے دو فرشتے اوترتے ہین ایک کہتا

چھت پر کھڑا ہو کر باواز بلند یہ ندا کرتا ہی کہ آدمیو اور پریو سنو اور معلوم کرو کہ
جو شخص خدا عزوجل کا فرض نہین ادا کرتا ہو خدا کی پناہ و حمایت سے باہر نکل جاتا ہے
اور دوسرا فرشتہ حظیرۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چھت پر کھڑا ہو کر یہہ
ندا کرتا ہی کہ آدمیو سنو اور معلوم کرو کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتین
نہ ادا کرے اور اون سے تجاوز کرے وہ شفاعت سے محروم رہیگا۔ پھر خواجہ بزرگ
معین الدین چشتی رح نے فرمایا کہ ایک روز ہم اور خواجہ اجل شیرازی یکجا تھے اور نماز
مغرب کا وقت آگیا خواجہ رح تازہ وضو کرتے وقت اونگلیون مین خلال کرنا بھول گئے
ہاتف غیبی نے آواز دی اور اونکے کان مین کہا کہ اے اجل ہمارے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی دوستی کا دعوے کرتے ہو اور اوسکی سنت کو ترک کرتے ہو خواجہ اجل
رح نے عہد کیا کہ اب سے تا مرگ سنتون کو بجا لانے مین حتی الوسع غفلت نہین کرونگا
خواجہ بزرگ رح نے فرمایا کہ عارف کو ہر وقت ولولہ عشق کا ہوتا ہی اور ہمیشہ خدا کی
قدرت اور اوسکی خلاقی پر متحیر رہتا ہے۔ اگر کھڑا ہے تو وہم دوست کا ہی۔ اگر بیٹھا ہے
تو ذکر دوست کا ہی اگر سوتا ہی تو خیال دوست مین خواب دیکھ رہا ہی اور جاگتا ہی تو دوست
کے تجلی عظمت کی آس پاس گھوم رہا ہی۔ اسکے بعد فرمایا کہ اہل عشق صبح کی نماز ادا کرکے
اوسی جگہ جاے نماز پر ٹھہرے رہتے ہین جب تک آفتاب نہ نکلے۔ اس سے مقصد اونکا
یہ ہی کہ دوست کی نظر مین یہ نماز مقبول ہو اور انوار تجلی کے اوسپر دمبدم متصل
نازل رہین۔ پھر خواجہ بزرگ رح نے اشراق کی تاکید مین یہ ارشاد فرمایا
کہ امام المتقی ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فقہ اکبر مین ہی کہ ایک شخص کفر چھوڑ کے
مین چالیس برس عمر بسر کی مرنے کے بعد لوگون نے خواب مین اوسکو بہشت مین

دیکھا متحیر ہو کر دونوں نے پوچھا کہ تو کس عمل کی بدولت بہشت میں داخل ہوا جواب
دیا کہ میں صبح کی نماز کے بعد جانماز پر تا طلوع آفتاب کے بیٹھا رہتا تھا اور اشراق
کی نماز پڑھکر اپنے کام میں مشغول ہوتا تھا۔ اللہ تعالے نے اسی کام کی برکت سے
مجھے بخشدیا۔ سبع سنابل میں ہے کہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ جو
شخص سستی کریگا آداب شریعت میں وہ حرمان سنت کے عذاب میں مبتلا کیا جائیگا
اور جو سنت کی ادا میں غفلت کریگا وہ حرمان فرائض کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔ اور
جو شخص فرائض کی بجاآوری میں مداہنت کو راہ دیگا وہ نور معرفت کے فیضان سے
بالکلیہ محروم رکھا جائیگا ۵ شرم نداری کہ گنہ می کنی ؛ نامۂ خود را چہ سیہ می کنی
سنگ مکند در صف بیگانگان ؛ انچہ تو در حضرت شہ میکنی۔ حضرت عبدالقدوس
گنگوہی حنفی رح نے مکتوبات قدوسیہ کی ۲۳ مکتوب میں ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھنے
کے بارے میں اور تمام تر خضوع وخشوع کی نسبت تاکید سخت کی ہے اور فرمایا ہے
کہ قیامت میں اعمال سے پرسش ہوگی نہ کہ علم سے کسی کا علم ونسب عمل کے بدلے کام
نہیں آسکے گا۔ اور نماز ہی سے حقیقت کی راہ منکشف ہوتی ہے ۵ نماز رفع نماید
حجاب چہرۂ یار ؛ نماز برقع کشاید ازان مہ رخسار ؛
محمد بن الفضیل رح نے فرمایا ہے کہ بدبختی کی علامت تین چیز ہے۔ ایک وہ علم
کہ جسپر عمل نہیں کیا گیا۔ دوسری چیز وہ عمل ہے کہ جسکے کرنے میں اللہ کی رضامندی
نہیں ڈھونڈھی گئی۔ تیسری چیز صحبت ہے کہ جو نفاق سے مملو ہو اور کدورت سے بھری
ہے۔ خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رح نے نماز میں تعدیل ارکان یعنی ٹھہر ٹھہر
کر نماز پڑھنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے چنانچہ دلیل العارفین میں خواجہ

قطب الدین بختیار کاکی رح کہتے ہیں کہ معین الدین چشتی رح نے فرمایا ہے کہ ایک روز
خواجہ عثمان ہارونی رض کی زبان سے یہ بات صادر ہوئی کہ قیامت کے دن کیا انبیا ر
کیا اولیا جو شخص حساب وکتاب سے نماز کے پاک نکلا وہ خلاص ہوا اور جو اپنی نماز کے
حساب وکتاب مین کھوٹا نکلا وہ زبانیہ کے ہاتھ مین پڑا اور دوزخ مین گیا۔

خواجہ عثمان ہارونی رض نے فرمایا ہے کہ ہم ایک شہر مین تھے جسکا نام یاد نہین
ہے قریب شام کے ہے اوس شہر کے آس پاس ایک غار تھا اوس مین ایک بزرگ
مصلے بچھائے ہوئے بیٹھے تھے اور سامنے اونکے دو شیر بھی حاضر تھے شیخ اوحد محمد الواحد
عزیزی رح اونکا نام تھا کہ اونکے بدن مین سوائے چمڑے کے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ شیر کے
ڈر سے ہم اونکے نزدیک جانے سے ڈرتے تھے اتفاقاً فارغ نماز سے ہوکر
میری طرف دیکھا اور بولایا کہا آؤ مت ڈرو۔ بعد اوسکے اللہ کا خوف دل مین
رکھنے کی نسبت بہت دیر تک نصیحت فرماتے رہے اور ارشاد کیا کہ جو شخص خدا سے
ڈرا اوس سے سب ڈرتے ہین شیر کی کیا حقیقت ہے اوسکے بعد اس غار مین چند
سال سے رہنے کے بارے مین بیان کرنے لگے کہ مین ڈر سے ایک چیز کے تیس سال
سے رو رہا ہون اور چند سال سے اس غار مین عزلت گزین ہون۔ مین نے پوچھا
کہ وہ کون سی بات ہے جسکے ڈر نے آپ کو اس حالت تک پہونچایا ہے۔ فرمایا نماز ہے کہ نماز
ادا کرتا ہون اور روتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ خدایا نماز کے شرایط اور اوسکی خشوع
وخضوع کو مجھ سے ادا کروا دے کاش اگر شرایط نماز کے فوت ہوی اور وہ نماز اولٹا کر
مجھ پر ڈالی گئی تو مین گیا گزرا۔ سو مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ اگر تم نماز کو باشرائط
وخشوع وخضوع کرچکے تو البتہ ایک کام تم سے ہوا۔ نجات کی امید ہے ورنہ عمر برباد

گناہ لازم - ایک مقام مین لکھا ہو کہ خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کی صحبت مین چھہ درویش کامل سمرقند سے آئے تھے - آپ نے وعظ فرمایا کہ بیس ہزار
افسوس ہے اوس مسلمان پر جو نماز کو بے وقت پڑھتے ہین - اور اپنے مولا کی تقصیر کرنے
مین گرفتار ہین - فرمایا کہ مین ایک شہر مین تھا وہان کے مسلمان وقت نماز سے پہلے
تہیئہ نماز کا کرتے تھے - یہ نیک خصلت اونکی بطور خود رسم کی ہوگئی تھی - مین نے سبب
پوچھا لوگون نے کہا کہ وقت آنے کے بعد فوراً نماز ادا کر چکین - اور جب پہلے سے تہیئہ
وسامان نہین کرینگے تو بر وقت نماز ادا نہین کر سکتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے کہ توبہ مین قبل مرنے کے جلدی کرو اور نماز مین قبل گزرنے وقت کے جلدی کرو
عجلوا بالتوبۃ قبل الموت وعجلوا بالصلوۃ قبل الفوت -

انیس الارواح مین معین الدین چشتی خواجہ بزرگ رح نے لکھا ہو کہ ایک روز
حضرت شبلی رح اور سید الطائفہ جنید رح ایک جگہ صحرا مین نماز پڑھنے کا تہیئہ کر رہے تھے
اتنے مین ایک بزرگ بوجھا سر پر لئے ہوئے تشریف لائے ان دونون حضرات نے اون کو
بابرکت شخص سمجھکر امام اپنا بنایا - نماز مین اسقدر تعدیل ارکان کرتے تھے کہ یہ حضرات
جو خود ولی کامل تھے گھبرا گئے اور بعد نماز کے باادب ہوکے پوچھا کہ رکوع وسجدہ وغیرہ
مین حضور کس قدر تسبیح پڑھتے ہین جو اتنی دیری ہوتی ہے فرمایا مین زیادہ تسبیح نہین پڑھتا
لیکن ہر تسبیح کے بعد جب تک مین اللہ پاک کی جانب سے لبیک یا عبدی کی
آواز نہین سنتا ہون اوسوقت تک متوقف رہتا ہون - اسیواسطے دیری ہوتی ہے

عوارف المعارف مین شیخ شہاب الدین سہروردی رح نے لکھا ہے کہ نماز ایمان والون
کے لئے معراج ہے یعنی معراج کو بہت مشابہت ہے نماز کے ساتھ - یا یون کہئے کہ نماز

بہت اشبہ ہی معراج کے ساتھہ۔ ساتون رکن نماز کے یعنی دو قعود اور دو سجود۔ دو قیام ایک رکوع بمنزلہ طبقات سمٰوات یعنی آسمان کے ہین۔ نمازی نے جب نماز مین ساتون رکن مذکور کو ادا کیا تو گویا طبقات سمٰوات کو طے کیا۔ قعدہ اخیرہ اگرچہ سیر کی انتہا رکا مقام ہے لیکن اوس مین تشہد کا ہونا چلتے وقت کی رخصت تقرب کو بتلاتا ہی۔ اول تشہد مین (التحیات) گویا ابتدائی سلام وتحیت ہی متصلی کیجانب سے حضرت رب العزت اور دیگر بندگان صالحین پر جوکہ جناب قدس مین رہتے ہین۔ اور باری تعالے کے زیر عرش بسر کرتے ہین۔ اور نماز کے معراج کہلانے کی یہی ایک وجہ ہی۔ معراج کی رات مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی غایت شفقت ومہربانی سے چاہا کہ ہم کوئی ہدیہ امت کیلئے یہان سے لیتے جاتے تاکہ میرے اس سفر مبارک کی برکات سے اونکو بھی فائدہ پہونچتا۔ نماز چونکہ باعتبار تقرب مقامات اور مشابہت ارکان کے معراج سے بہت مشابہ تھی۔ اس لیے اسی نماز کو جناب باری عز اسمہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیۃً دیا کہ اپنی امت کو دو معراج جسمانی آسمان پر جیسی تمکو ہوی ایسی معراج تمھاری امت مین کسیکو ہونے کی نہین۔ باقی تقرب وحضوری جو معراج مین تمکو حاصل ہوئی ہے وہ تقرب وحضوری تمھاری امت کو اپنے اپنے درجے کے موافق اسی نماز سے حاصل ہوگی۔

مخدوم الملک علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب (خوان پر نعمت) مین اس رباعی کو لایا ہے۔ درکوی خرابات کسے راکہ نیاز ست ⁂ ہشیاری ومستی ہمہ در عین نماز ست ⁂ این جا نپذیرند نماز و ورع و زہد ⁂ انچہ از تو پذیرند درین کوے نیاز ست ⁂ نماز کو عربی مین صلوٰۃ کہتے ہین لفظ صلوٰۃ کا نکلا ہوا (صلی) سے اور صلی کے معنی آگ مین جانیکے ہین

نمازی عین نماز کی حالت مین کثرت تجلیات انوار اور غایت خشوع و خضوع ۔ حرقت
وذوبان کے سبب سے گویا آگ مین ہی ۔ بعضون نے کہا ہی کہ لفظ صلوٰۃ کا
نکلا ہی (صلہ) سے اور صلہ کے معنی ملنے کے ہین ۔ نمازی عین نماز کیحالت مین
غلبہ نور شہود اور بہ سبب تلاش رسوم وجود کے خلق سے منفصل اور خدا تعالے
سے متصل ہے ۔ نماز فرض کے انوارات و برکات کا کیا کیا ذکر ہے سنت و نفل مین
جب اسقدر ثواب ہی کہ جسکی انتہا نہین ہی من صلی الصبح فی جماعۃ ثم قعد
یذکر اللہ حتی یطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ و عمرۃ
قال صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ جو نماز صبح کی جماعت مین پڑھکر
یاد مین اللہ کی بیٹھ جاوے یہان تک کہ آفتاب طلوع ہو جاوے بعد اوسکے دو رکعت
نماز ادا کرے اوسکے لئے پورے حج و عمرے کا ثواب ہی ۔ صوفی کامل حضرات بسبب
غایت خلوص اور نہایت خشوع کے باعتبار ادا کے سنت و فرض کو برابر جانتے ہین
اگرچہ دونون باعتبار مراتب شرعیہ کے متفاوت ہین ۔ فرض کا قصداً تارک کافر ہے
اور سنت کا قصداً ترک کرنیوالا فاسق ہی لیکن حضرات صوفیہ کرام رح اور علماء خاشعین
محض براہ محبت و اطاعت حکم رسول کے سنت و فرض دونون کی ادا کا اہتمام بلیغ
برابر رکھتے ہین ۔ عوارف المعارف مین ہی کہ نماز کے ادا کرنیکی ہیئت جمیع
ملائکہ کی عبادت کی ہیئت کو شامل ہی ۔ بعضے فرشتے ہمیشہ رکوع مین ہین اور بعضے
سجود مین ۔ بعضے قیام مین ہین تو بعضے قعود مین ۔ بعضے دعا مین مشغول ہین تو
بعضے استغفار مین مصروف ۔ کسی کو تسبیح کا وظیفہ بتلایا گیا ہی تو کسیکو تحمید کا ورد
سکھایا گیا ہی ۔ کسی کو درود پڑھنے سے کام ہے تو کسیکو تحیت و سلام نبی پہونچانے

سے مطلب ہی تو ایک نماز پڑھنے سے نمازی کو ساری عبادتون کا ثواب ملتا ہے۔
کیونکہ سارے فرشتون کی عبادت کو نماز اپنی اس ہیئت موزون و صورت مقبول
کے ساتھ شامل ہی۔ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ نہین قرب حاصل کرتا میریطرف
بندہ میرا مثل ادا کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا ہے مین نے اوسپر۔ اور ہمیشہ
تقرب کرتا ہی مجھسے بندہ میرا ساتھ نوافل کے یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے
لگتا ہون تو ہوجاتا ہون کان اوسکا جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ اوسکی
جس سے وہ دیکھتا ہی اور ہاتھ اوسکا جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤن اوسکا
جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو اوسکو دیتا ہون۔ اگر چاہتا
ہے تو پناہ دیتا ہون۔ پھر جب نماز اتنے تقرب و کمالات کی حد تک پہونچا نیوالی چیز ہے
تو اسکا تارک اور اسکے ترک پر اصرار کرنیوالا اور اس نماز کو قدر و عزت کی نگاہ سے نہین دیکھنے والا
ولی اللہ عارف باللہ کیونکر ہوسکتا ہی۔ نماز کا تارک بعضونکے نزدیک جب سے مومن ہی نہین تو ولایت
خاص تو فضل ہی ایمان پر سے کچھ اور مرتبہ ہی وہ فہمید پری کا سمجھے ہین جسکو یار وہ اللہ ہی نہین
حدیث مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز شروع فرماتے تھے
تو کمال استغراق انوار و تجلیات کی جہت سے سینۂ مبارک آپ کا مثل ہانڈی کے پکتا تھا
اور وفور شوق مین جوش کرتا تھا۔ جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا
نماز مین خشوع و خضوع مشہور ہے۔ سچ ہے جو خدا سے ڈرا اوس سے سب ڈرتے
ہین۔ نماز پڑھنے کے وقت چھت سے سانپ گرا سب لوگ سانپ سے ڈرے کہ بھاگ
گئے اور سانپ خود ان سے ڈرا کہ منہ لیکے رہ گیا کاٹ نہ سکا ؎ ہیبت این مرد
صاحب دلق نیست ؎ ہیبت حق ہست این از خلق نیست ؎

یحییٰ بن معاذ رازیؒ طبقۂ اولےٰ سے ہین اون سے کسی نے کہا کہ ایک قوم
کہتی ہے کہ ہم ہین پہونچی ہوئی ہون میرے لیے چھوڑنا نماز کا ضرر نہین ہے فرمایا
کہ ٹھیک پہونچی ہوئی ہے لیکن دوزخ مین۔ خدا تک ایسون کی رسائی کہان
ہوسکتی ہے۔ آپ کا قول ہے کہ محبت اوسکی سچی ہے جو محبوب کے کہے بموجب
عمل کرے۔ آپ کا قول ہے کہ جو شخص اللہ کی عبادت کے وقت اللہ سے شرمائے
اللہ تعالیٰ بھی عذاب معصیت کے وقت اوس سے شرم کریگا۔ بندے کی حیا
ندامت مین ہے اور اللہ پاک کی حیا کرامت مین ہے۔ یعنی بندہ جب گناہ پر نادم ہوتا
تو خدا کو بخشنا ہی پڑتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے خشوع کا قصہ یون
ہے کہ آپ کے کسی عضو مین زخم ہوا تھا جسکے علاج مین اوسکو کاٹ ڈالنے
کے لیے حکما فرماتے تھے۔ نماز مین جب آپ مشغول ہوئے وہ عضو کاٹ لیا گیا۔
اونکے فرشتے کو بھی خبر نہین ہوئی کیسی محویت و محبوبیت اور کیسا استغراق تھا
سبحان اللہ وبحمدہ ؎ جذبۂ وصل بحدیست میان من وتو ٭ کہ رقیب آمد و نرسید
نشان من وتو ٭ تذکرۃ الاولیاء مین منقول ہے کہ حسین بن منصور حلاج
رح جسکی نسبت اولیاء کرام کے مختلف اقوال ہین حضرت جنید رح و نظام الدین اولیاء
رح و علامہ ابن تیمیہ رح اور اکثر اصحاب ظواہر ان کی ولایت کا انکار کرتے ہین اور
ابن عطا عبداللہ حنیف شبلی۔ ابو القاسم نصیر آبادی و جملہ متاخرین رحمہم اللہ
اقرار کرتے ہین۔ ایا ما کان حضرت منصور رح بھی بڑے نمازی تھے رات و دن مین چار سو
رکعت نفل پڑھتے تھے کسی نے کہا اسقدر نوافل کے ساتھ مجاہدہ کیون فرماتے ہین
انکا لکھا آپ ایک بڑے مرتبہ کے شخص ہین فرمایا محبت کی راہ مین عبادت کرنے سے

مشقت و تکلیف نزدیک نہین آتی ہے - دوستانِ خدا اوسکی صفات مین فانی ہین نہ رنج اون مین اثر کرتا ہے نہ راحت ؎ فرحت کی حاشق بیاین کہو کرتے مسیح و خضر بھی نیکی آرزو کرتے ان سب بیانات سے واضح ہوگیا کہ ترک کرنا نماز کا اور چھوڑنے پر نماز کے اصرار کرنا شان سے اولیاء اللہ کے نہین ہی کیونکہ ولایت خاصہ نام ہے اللہ پاک کی ذات کے ساتھہ تقرب و معیت حاصل کرنیکا اور اللہ بندون کے ساتھہ اوسی وقت تک ہی جب تک بندہ پابند نماز کا ہے - اِنِّیْ مَعَکُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ بندے نے نماز چھوڑی اللہ کا ذمہ بھی اوس سے اوٹھہ گیا پھر جس سے ذمہ خدا کا اوٹھہ گیا وہ خدا کا دوست کیونکر ہوسکتا ہے - سمجھہ بوجھہ والے حضرات جو بلا عذر شرعی نماز چھوڑنے والے کو ولی اللہ کہتے ہین اور اون کے حق مین ولایت خاصہ کا دعوے کرتے ہین وہ گویا قرآن کے ساتھہ استہزاء اور خدا و رسول کی جناب مین سخت بے ادبی فرماتے ہین ایسون کو خدا کے بطش شدید سے ڈرنا چاہیئے - اور خدا کے غضب و غصہ کا (جبتک ایسے خیال ہی توبہ نکرین) منتظر رہنا چاہیئے ؎ گذری فلک کے پار گئی لامکان تلک اوتیر آہ بے ادبی اب کہان تلک -

ہمیشہ شراب پینے والے یا شراب کو طریقت کے رو سے حلال جاننے والے کے ولی اللہ نہین ہونے کا بیان

اور من جملہ کبائر کے نشہ پینا ہی - حدیث مین اُمّ الخبائث کو مثل بت پرست کے ٹھہرایا ہے اور دونون کا انجام وہی نار بتلایا ہی - ابو ھریرہؓ کا مرفوع لفظ ہی کہ نہین زنا کرتا ہے زانی جسوقت وہ زنا کرتا ہے حال یہ کہ وہ مومن ہی اور نہین چوری کرتا ہی چور چوری کرنیوالا حال آنکہ وہ مومن ہی اور نہین شراب پیتا ہی شراب پینے والا جسوقت وہ اوسکو

پیتا ہی حال یہ کہ وہ مومن ہی روایت کیا ہی اسکو ابوداوٗد ترمذی نسائی بخاری و مسلم
نے ایک روایت مین ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
لعنت بھیجا اللہ پاک نے شراب پینے والے ڈھالنے والے بیچنے والے بنانیوالے
اوٹھانیوالے اوٹھوانے والے وغیرہم پر روایت کیا اسکو ابوداوٗد نے۔ ابوھریرہ
کا مرفوع لفظ ہے کہ حرام کیا اللہ تعالے نے شراب اور ثمن کو اوسکے اور حرام کیا
مردے کو اور ثمن کو اوسکے اور حرام کیا خنزیر اور ثمن کو اوسکے۔ اور ایک روایت
ابوھریرہ رضہ سے ہی کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے زنا کیا اور پی شراب
پیتا ہی نکالتا ہی اللہ قلب سے اوسکے ایمان کو جیسا انسان قمیص کو سر سے نکالتا ہی روایت
کیا ہی اسکو حاکم نے۔ دوسری روایت مین ہی کہ جو اللہ اور دن آخرت پر یقین رکھتا
ہے اوسکی شان نہین کہ شراب نوش کرے اور جو اللہ اور دن آخرت پر یقین کرتا ہے
اوسکی شان نہین ہی کہ جہان شراب لوگ پیتے ہین وہان جاوے۔ روایت کیا ہی اسکو
طبرانی نے۔ ایک روایت مین ابن ماجہ کے ہے کہ نہ پیو تم لوگ شراب پینے سے کیونکہ
یہ پیدا کرتی ہے گناہ کو جیسا کہ اسکا شجر پیدا کرتا ہی شجر کو۔ ابن عمر رضہ کا مرفوع
لفظ ہی کل چیز نشہ لانیوالی خمر ہے اور کل مسکر حرام ہی اور جو دنیا مین خمر کا استعمال
کرتے ہین اور اسکی مداومت فرماتے ہین وہ اس سے آخرت مین محروم رہینگے۔ روایت
کیا ہی بخاری مسلم ابوداوٗد نسائی ترمذی نے۔ اور بیہقی مین ہی وہ آخرت مین اس
نعمت سے محروم رہیگا یعنی بہشت مین نہین جاویگا۔ ابوموسی اشعری کا
مرفوع لفظ ہی کہ تین شخص جنت مین داخل نہین ہونگے ہمیشہ شراب پینے والا اور
ناتے سے بدسلوکی کرنیوالا اور سحر کی تصدیق کرنیوالا۔ اور جو دائم الخمر مر جائے گا

توپلاویگا اللہ اوسکو نہر غوطہ سے۔ کہا گیا کیا ہے نہر غوطہ فرمایا کہ نہر غوطہ ایک نہر ہے جو زانی عورت کے فرج سے جاری ہوگی اور ایذا دےگی دوزخیونکو بدبوئی فرج کی اوسکے روایت کیا ہی احمد نے اور ابن حبان نے صحیح مین اپنے اور صحیح کہا ہی حاکم اور ابو یعلےٰ نے۔ چار شخص ہین کہ نہین داخل کریگا اون لوگون کو اللہ جنت مین اور انعامات جنت کے اونکو نصیب نہین ہونگے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ سود خوار یتیم کا مال کھانیوالا بے ظلم۔ عاق کیا ہوا والدین کا۔ روایت کیا ہے حاکم نے اور صحیح الاسناد کہا ہے۔ ابن عباس کا مرفوع لفظ ہی کہ مدمن الخمر یعنی ہمیشہ نشہ پینے والا اگر مریگا تو ملاقی ہوگا خدا سے مثل بت پرست کے روایت کیا ہی احمد نے اور ابن حبان نے صحیح مین۔ ابوموسی اشعری فرماتے ہین کہ ہم بت پرست اور شارب الخمر کے درمیان کچھہ فرق نہین پاتے ہین۔ عبداللہ بن عمر کا مرفوع لفظ ہی کہ تین شخص پر اللہ نے حرام کیا ہے جنت کو۔ مدمن الخمر اور عاق شدہ والدین اور دیوث۔ دیوث وہ ہی جو اپنی عورت کو غیر محرم مرد کے سامنے کرنے مین مبالات نہین کرے مضائقہ نہین سمجھے۔ اور اپنے اہل کی برائی کا اقرار کرے اور رضا ظاہر کرے۔ روایت کیا ہی نسائی۔ بزاز۔ حاکم۔ احمد نے اور صحیح کہا ہی۔ حذیفہ کا مرفوع لفظ ہی کہ نشہ اکٹھا کرنیوالا ہی گناہ کا اور عورتین ڈوری ہین شیطان کی اور محبت دنیا کی ہر برائی کی جڑ ہے۔ ذکر کیا ہی رزین نے۔ مغیرہ بن شعبہ کا مرفوع لفظ ہی کہ جس نے بیچا شراب کو اوسنے بیچا سور کے گوشت کو روایت کیا ہی ابوداؤد نے۔ خطابی نے کہا ہی کہ یہہ تاکید حرمت کی ہے اور تغلیظ ہی اس مین۔ جس نے پوکار دی بیع خمر کی اوسنے حلال کیا خنزیر کو کیونکہ حرمت مین دونون برابر ہین۔ پھر جب کھانا خنزیر کا حرام ہوا تو شراب

کی بکری کا کھانا بھی حرام ہوا۔ جابر بن عبداللہ کا مرفوع لفظ ہے کہ تین شخص ہین کہ نہین قبول کرتا ہے اللہ اوسکی نماز اور نہین چڑھتی ہے اونکی اوپر کو نیکی۔ غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ اپنے مولے سے جا ملے۔ اور اوسکے ہاتھ مین ہاتھ ڈال دے۔ اور عورت کہ جس کا مرد اوسپر غصہ ہو یہانتک کہ راضی ہو جاے۔ اور نشہ پینے والا یہانتک کہ ہوش مین آوے۔ ابی درداء کا مرفوع لفظ ہے کہ مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ مت شرک کر اگرچہ جلا دیا جاوے اور پھانسی دیدیا جاوے اور نہ نماز کو ترک قصداً اگر جس نے نماز کو قصداً ترک کیا اوس سے اللہ کا ذمہ اوتر گیا۔ اور مت شراب پی تحقیق کہ شراب پینا ہر برائیون کی کنجی ہے۔ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت یہ پندرہ خصلت کرنے لگے گی اوسوقت اونپر بلا آفت حلال ہو جاویگی جب مرد بی بی کا تابعدار بنے گا۔ اور ماں کی نافرمانی لوگ شروع کرین۔ دوست کی ساتھ احسان کرنے لگین۔ باپ کے ساتھ ظلم کرین۔ مسجد مین لوگ بشور وغل دنیا کی گپ کرین۔ اور جب سرداری قوم کی رذیلونکو مفوض ہووے۔ اور بزرگ قوم کا اوسکے شر سے خائف ہو۔ اور شراب پینے کی اشاعت ہو۔ اور مرد ریشمی کپڑے حلال سمجھے اگلے لوگون پر پچھلے لوگ لعنت بھیجین۔ اور جب زکوٰۃ کو لوگ باج سمجھین اور ظلم شمار کرین۔ اور امانت مین خیانت کرنے لگین وغیرہ وغیرہ تب منتظر رہو اس امر کے کہ یا تو ہوا سرخ آویگی یا لوگ زمین مین دھسنا شروع ہو جائین گے یا اونکی صورتین مسخ ہوتی جاوینگی۔ اور یہ حکم سب نشہ والی چیز کے استعمال مین ہے۔ قران مین ہے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ۔

خمر میں سب نشہ والی چیز داخل ہے۔ کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل
نشہ والی چیز خمر ہے اور کل نشہ والی چیز حرام ہے۔ شراب تاڑی گانجہ بھنگ وغیرہ
وغیرہ کا یہی حکم ہے۔ اور ابو داؤد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتر اشیاء
بھی حرام ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ نشہ والی چیز میں قلیل و کثیر دونوں حرام ہے۔
ما اسکر قلیلہ فکثیرہ حرام اور مفتر اشیاء میں یہ حکم نہیں ہے۔
سو جو بعض فقرا مدمن الخمر ہیں وہ اور اونکے معتقد دونوں فاسق ہیں کیونکہ فاسق کو
بحیثیت فسق کے اچھا جاننے والا بھی فاسق ہے اور شراب کو حلال جاننے والا کافر ہے
حنفی مذہب اور کل مذہب کے رو سے نشہ والی چیز کا حلال جاننے والا کافر ہے جو مسکر
سے مومن ہی نہیں تو ولی اللہ کیونکر ہوسکے گا۔ ــــہ یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا +

لڑکے اور مجنون کو ولی اللہ نہیں ہوسکنے کا بیان

جب مدار ولایت کا تقوی و خلوص و اتباع سید المرسلین پر ہوا اور بغیر عبادت
اور تقرب حسنات اور ترک سیئات کے ولی اللہ ہونا غیر ممکن ہے تو اس بنا پر طفل
اور مجنون کا ولی اللہ ہونا بھی از قبیل ممتنعات ہے کیونکہ تقرب عبادت اور سیئات سے
مکلف نہیں ہیں۔ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوٹھا لیا گیا ہے قلم دیوانے سے
یہاں تک کہ ہوش میں آوے اور لڑکے سے یہاں تک کہ احتلام کی عمر کو پہونچے
اور سوتے ہوئے سے یہاں تک کہ جاگ اوٹھے۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو اہل سنت نے
حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے اور اہل معرفت کے نزدیک بھی یہ حدیث صحیح
و مستند ہے۔ ہاں لیکن لڑکا تمیز والا اوسکی عبادت صحیح ہے اور اوسکو اجر دیا جاوے گا۔

اکثر علما کا یہی مذہب ہی۔ مگر دیوانے کے بارے مین علما کا اتفاق ہی کہ نہین درست ہی ایمان اور کفر اوسکا وہ بالکل مرفوع القلم ہے۔ کوئی عبادت اوسکی صحیح نہین بلکہ معاملات مین بھی اوسکا اعتبار نہین مثل تجارت و صناعت وغیرہ کے تب وہ بزاز۔ عطار۔ نجار۔ نہین کہلا سکتا ہے کیونکہ ان امور کی اوسمین صلاحیت نہین ہے اور احکامات بیع و شرا۔ نکاح و طلاق۔ اقرار شہادت وغیرہ مین اوسکی باتین لغو ہین شارع کیجانب سے کوئی مواخذہ نہین ہی نہ ثواب کا وہ مستحق ہی نہ عذاب کا مستوجب بخلاف لڑکے کے کہ بعض مقام پر شارع نے اوسکے قول کا اعتبار کیا ہے۔ پھر جب مجنون سے تقرب الی اللہ فرائض و نوافل۔ تقوے و زہد معاملات و عبادات سب چیز کی توقع ممتنع ہے تو ولی اللہ ہونا بھی اوسکا محال ہی۔ گو بعض مجنون ایسے پائے جاتے ہین اور پائے گئے ہین کہ اگر وہ اشارہ کرین تو لوگ مرجائین۔ یا گر پڑین۔ یا مکاشفہ سے بعض بات بڑ مین ایسی بول جاتے ہین کہ وقوع مین آنیوالی ہو یا وقوع مین آچکی ہو۔ تاہم صرف ان امور سے وہ ولی اللہ نہین ہوسکتا ہی کیونکہ یہ سب باتین مشرکین جادوگر۔ کاہن اہل کتاب۔ ہندو براہمہ۔ ترلص جوگیون مین بھی پائی جاتی ہین۔ مجنون کے حالات (صحت عبادات و حسن معاملات) شرائط ولایت کے بالکل مخالف ہین۔ صرف بعض خرق عادات سے اونکے ولایت خاصہ پر استدلال کرنا اور اس حجت کو صحیح مان کرکے اونکو ولی اللہ کہنا بڑی بھاری گمراہی ہی۔ ایسے ایسے ایک نہین ہزار خرق عادات اوسسے کیون نہون لیکن ولایت خاصہ ایسی چیز نہین ہے کہ بغیر اتباع شریعت اور زہد و تقوے اور اخلاص و ارادت کے ایسے تیسے کو ملجاوے

ع وشنام ہو کہ وہ ترش ابرو ہزار دی ❊ یان وہ نشے نہین جنھین ترشی اوتار دے ❊

ہان جو شخص کبھی دیوانہ ہوا اور کبھی ہوش مین آئے پھر جب ہوش کے زمانے مین اللہ ورسول کے ساتھ ایمان لائے اور فرائض کو ادا کرے اور محارم سے بچے تو اوسکو حالت دیوانگی کا بھی اجر ملیگا اور دیوانگی کی قبل ہوش مین جو نیکیان ہوئی تھین اوسکا ثواب بھی پاویگا تو وہ بقدر اپنی عبادت و تقرب کے ولی اللہ ہے۔ اور جو بعد تقوے وایمان کے مجنون ہوگیا ہو تو اوسکو اجر حالت دیوانگی کا ملیگا۔ وہ اس حالت مین مرفوع القلم ہی اوسکی گناہین حالت جنون کی لکھی نہین جائینگی وہ بھی بقدر تقوے کے ولی اللہ ہے۔ اور جو شخص اپنے کو مجنون ظاہر کرے اور ادائے فرائض مین مصروف نہین ہو اور محارم سے اپنے کو محفوظ نہین رکھتا ہو بلکہ ارتکاب معاصی مین چیت اور نافرمانی خدا ورسول مین چاق ہو وہ ولی اللہ نہین ہوسکتا ہی کیونکہ وہ مجنون نہین بلکہ اپنے کو مجنون ظاہر کر کے غیر مکلّف دنیا مین رکھا چاہتا ہی وہ بھاری منافق ہی اور جسکی عقل کبھی جنون سے غائب ہوجاتی ہی اور کبھی افاقہ بھی اوسکو نصیب ہوتا ہے مگر حال افاقہ مین بھی وہ ادائے فرائض اور اجتناب محارم کیطرف متوجہ نہین ہوتا ہی بلکہ اعتقاد رکھتا ہے کہ ہمپر نماز اس حالت مین معاف ہے رسول صلعم کی پیروی کے ہم اسوقت مین مکلف نہین ہین یا کوئی شخص صحیح ہو مجنون نہین ہوتا ہم ادائے صلوٰۃ ودیگر فرائض مین مشغول نہین ہوتا ہے لیکن اعتقاد رکھتا ہے کہ امر ظاہری مین ہم مکلف شریعت کے ہین حقیقت باطنیہ مین ہمکو شریعت کی پیروی کی ضرورت نہین ہے۔ اور یہ بھی اعتقاد کرے کہ اولیاؤن کے لئے انبیاؤن کے سوا دوسری راہ ہی۔ یا یہ عقیدہ رکھے کہ اولیاء اللہ کے تقرب مقامات اور وصول الی اللہ کے طریقے وسیع ہین اور انبیاء علیہم السلام کے

وصول الی اللہ کے طریقے تنگ ہین - یا یہ اعتقاد رکھے کہ اولیاء اللہ رح خواص
کی ہدایت کے لئے ہین - اور انبیاء اللہ علیہم السلام عوام کی ہدایت کے لئے
تشریف لائے ہین تو ایسے لوگ اور اس اعتقاد والے اشخاص ہرگز ولی اللہ
نہین ہو سکتے ہین - ولایت خاصہ تقوے مین منحصر ہے جو متقی نہین وہ ولی اللہ نہین
بلکہ خود بھی مذہب حقہ سے بالکل غافل ہے اور جو انکو ولی اللہ کہے وہ اوس سے
کا غافل ہے کذا فی الفرقان (لابن تیمیہ رح) سے صوفی ہو کہ ہوشیش قائل مرے
دونون ہین پہ پر مذہب و مشرب سے غافل مرے دونون ہین پہ لیکن بعض
اولیاء کرام کو جو فرط جذبہ شوق مین ہوش نہین رہتا ہے آمد خبر آمد او
مین بعد خبر نماند مارا - اوس حالت سکر مین جو نماز ین فوت ہوتی ہین اہل علم
اوسکا اعادہ واجب جانتے ہین - اگرچہ اس مذہب مین یہ لوگ معذور و مضطر ہین
تاہم ایسے اولیاء اللہ جن پر جذب غالب ہو استقامت حال کے مرتبے سے گرے ہوئے ہین
جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعلے درجہ کے ولی تھے اور جذب نہین رکھتے تھے

اتباع شریعت کی نسبت اور باہم شریعت طریقت کے بارے مین اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے اقوال واحوال +

تذکرۃ الاولیاء مین وارد ہے کہ ابو عبد اللہ بن محمد فضل رح سے کسی نے سوال
کیا کہ اہل معرفت کون شخص ہے فرمایا کہ جو کوشش و سعی بلیغ کرے اتباع شریعت
مین اور رغبت تہ دل سے فرمائے حفظ مین ادب سنت کا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے قدم بقدم پیروی مین جان قربان کرے پھر آپ نے فرمایا کہ چار چیز کی
محبت بندہ کو مرتبہ ولایت تک پہونچاتی ہے - ایک ہمیشہ ذکر کرنے کو دوست

رکھے۔ دوسرے اللہ تعالے کے ذکر سے کارہ نہو بلکہ اُنس عظیم اس سے رکھتا ہو تیسرے
سارا اون اشغال سے قطع تعلق کرے کہ جو شغل اللہ پاک کی یاد کے منافی ہون ؎
صاحبدلان کہ دل بہ ولاے تو یافتند ؛ دل آفریدہ بہر تمناے تو یافتند ؛؛
بشنو کلام حضرت آزاد از صبا ؛ دل را براے یاد تو ایجاد کردہ اند ؛؛
چوتھے اللہ کی محبت سب کی محبت پر غالب ہو لڑکے بچے، بھائی باپ، دوست احباب
برادری کنبے، بیوی لڑکے کسی کی محبت و مودت احکام شرائع کی بجا آوری مین ارج
ومانع نہو جیسا کہ اللہ فرماتا ہے۔ قل ان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم
وازواجکم وعشیرتکم الی قولہ احب الیکم من اللہ ورسولہ -
تذکرۃ الاولیاء مین ہے کہ بشر حافی علیہ الرحمۃ نے حضرت رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بشر حافی سے
پوچھا کہ تمکو کچھ معلوم ہے کہ کون سی صفت کی برکت سے تم اقران وامثال مین
بلند درجہ ہوئے۔ کہا نہین فرمایا چونکہ تم میری شریعت کے متبع تھے اور صالحین
کی خدمت کرتے تھے اور بھائی بندکو امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے نوازتے تھے
اور میرے اصحاب واہل بیت کو دل سے دوست رکھتے تھے یہی سب باتین تمھارے
ابرار وصالحین کے مراتب تک پہونچنے کا باعث ہوئین۔ فریدالدین عطار علیہ
الرحمۃ نے تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ سید الطائفہ جنید ایسا شخص تھے کہ کتاب
وسنت کا تھا کہ کوئی شخص اونکے ظاہر وباطن کے ساتھ سنت کے خلاف کوئی بات
ثابت نکرسکا اور کسی نے اونکی ذات مجمع صفات کو خلاف شریعت کے دلغ سے نسبت داغدار
نکیا۔ کسی مذہب کے پابند نہ تھے بطور خود اپنی جگہ پر وہ امام مجتہد تھے -

ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ اللہ کی محبت کی نشانی اوسکی بندگی کرنی ہے اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہی وبس۔ لطائف اشرفی کے صفحہ ۳۳ مین ہی حضرت قدوۃ الکبرا می فرمودند ہر کہ ازین طائفہ خلاف روش نبوی و غیر مطابق مصطفوی پیش گرفت بمقصود نرسید۔

بیت
خلاف پیمبر کسے رہ گزید ÷ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔

حضرت قدوۃ الکبرا میفرمودند کہ ولی باید کہ ناموزون نبود حضرت نور العین درخواستند کہ مراد از موزونی چیست فرمودند کہ مجموع افعال وحرکات او پسندیدہ و موزون بود بمیزان شریعت وطریقت کہ ہیچ امرے از امور خلاف شریعت مصطفویہ مخالف روش صوفیہ وطائفہ علیہ نبود۔ اور لطائف اشرفی مین دوسری جگہ یہہ ارشاد فرماتے ہین۔ قدوۃ الکبرا می فرمودند کہ یکے از شرائط ولی آنست کہ تابع رسول علیہ السلام بود قولاً فعلاً واعتقاداً کما قال اللہ تعالےٰ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ودر طریق سپردن راہ متابعت ورفتن سبیل موافقت صلا قصور نباید کہ التابع فی حکم المتبوع۔ عبد اللہ خفیق رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تذکرۃ الاولیار مین ہی کہ آپ اتباع سنت کے رکن تھے۔ مذہب سفیان بن سعید ثوری کا فقہ و معاملات مین رکھتے تھے مذاہب اربعہ کے پابند نہ تھے۔ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ بھی تقوے وورع مین آپ ہی اپنے مثل تھے۔ فقہ وحدیث مین ید طولیٰ رکھتے تھے۔ سفیان بن سعید ثوری کے مذہب مین تھے۔ عبد اللہ بن مبارک کے پیر تھے۔ ابو تراب کے مرید تھے۔ بعضون نے کہا ہے کہ آپ خود صاحب مذہب تھے جماعت کی جماعت اونکی مقلد تھی اور قصاریہ کے نام سے مشہور تھی۔ آپ کے

تقوی کی نقل لکھا ہے کہ ایک شب کو ایک دوست کے یہان پہونچے دوست اون کا
بیچارہ نزع مین تھا اوسی شب کو قضا کیا بعد مرنے دوست کے چراغ کو گل کردیا
لوگون نے اسکا سبب پوچھا - آپ نے فرمایا کہ اوسکی زندگی تک میرے دوست کا
مال تھا اب یتیمون کا مال ہے مجھکو لائق نہین ہے کہ یتیم کے مال مین دست اندازی کرون
ابو سلیمان دارائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تحقیق گزرتا ہے میرے دل مین
ایک نکتہ نکتون سے قوم کے پس مین نہین قبول کرتا ہون جب تک دونون گواہ
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اوسکی تصدیق نہین کرلیتا ہون - اور کہا
ابو عثمان نیشاپوری رح نے جس نے امیر کیا سنت رسول اللہ کو اوپر نفس اپنے
کے فعلاً اور قولاً بولا ساتھ حکمت کے اور جس نے امیر بنایا بدعت و ہوا کو اوپر
اپنے نفس کے قول یا فعل سے بولا ساتھ بدعت کے - **ابو حفص حداد** رح
طبقہ اولے کے اولیاؤن سے ہین وہ فرماتے تھے کہ جو شخص وقت افعال احوال
اقوال کے اپنے کو ہمیشہ میزان [illegible] نیت پر نہ تولتا رہے - اور ہمیشہ اپنے دلکو
متہم نہین کرے اوسکو مین مردان سے نہین شمار کرتا ہون - **احمد مسروق** رح
ظاہر و باطن دونون مین کامل تھے اوسکا قول ہے کہ درخت مین توبہ کے ندامت کا
پانی دو - اور درخت مین محبت کے موافقت کا - یعنی توبہ مین ندامت سے زیادہ
کام لو - اور اللہ و رسول کی محبت مین ترقی موافقت کرنے سے ہوتی ہے اون کے
افعال و اقوال کے ساتھ - **ابو الحسن** باروسی قدماء مشائخ سے نیشاپور کے
ہین وہ فرماتے ہین کسی پر نور ایمان کا ظاہر نہین ہو سکتا ہے جب تک اتباع سنت
کی نفرمائے - اور اجتناب بدعت سے نہین کرے اور جہان دیکھو کہ نور ایمان کا نہین ہے

اور مجاہدہ ظاہری بہت ہو تو تحقیق کرکے جانو کہ وہ لوگ بدعات چھپے ہوئے مین
ضرور مبتلا ہونگے۔ احمد انطاکی رح طبقۂ اولے سے ہین اون کا قول ہے
کہ امام ہر عمل کا علم ہے اور علم محض اللہ کی عنایت سے حاصل ہوتا ہے اولیاء اللہ کے
لئے علم کا ہونا ضرور ہے۔ محمد بن منصور رح صوفی اور محدث تھے اون کا قول ہے
کہ اولیاء اللہ کو اس سفر مین چار چیز کی ضرورت ہے۔ علم تحقیق کیلئے۔ ذکر موانست
کے لئے۔ ورع موانعات اور ممنوعات سے بچنے کے لئے۔ یقین دل کے برانگیختہ
کرنے کے لئے۔ احمد بن ابی الحواری دمشقی طبقۂ اولے سے ہین جنید رحمۃ اللہ علیہ
انکو ریحانۃ الشام کہتے تھے وہ ارشاد کرتے تھے کہ اللہ کی محبت اوسکی طاعت
وعبادت سے محبت کرنیکا نام ہے۔ سہیل تستری رح کا قول ہے کہ یہ بدبختی کی
علامت ہے کہ اللہ تجھکو علم دے اور عمل کی توفیق نہ دے۔ یا عمل کی توفیق دے
اور اخلاص عطا نفرمائے۔ حضرت ابو سعید خراز رح سری سقطی رح کے خلیفہ
ہین طبقۂ ثانیہ سے ہین چارسو کتاب علم تصوف مین انکی تصنیف ہے۔ اون کا قول
ہے کہ خدا تعالے اولیاء کو عتاب و مواخذہ [illegible] کرتا ہے کہ اون لوگون نے
خدا کو سب چیز چھوڑ چھاڑ کرکے ایسا پکڑا ہے کہ نہین چاہتے ہین کہ اونکو سواے
خدا کے کسی چیز کے ساتھ راحت پہونچے یعنی اولیاء اللہ مقرب زیادہ ہین اسلئے
مواخذہ وعتاب بھی ان پر زیادہ ہے۔ شعلہ بمقدار علم مثل مشہور ہے۔ ابو الحسین
نوری رح خلیفہ سری سقطی کے ہین جنید علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ نوری کے مرجانے
سے نصف علم تصوف کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ آپ کا قول ہے کہ تصوف نہ علوم ہے کہ سیکھنے
سے حاصل ہوجاتا ہے اور نہ رسوم ہے کہ مجاہدہ کرنے سے میسر ہوجاتا ہے بلکہ اخلاق ہے

صفات باری کو ساتھ اپنے کو متصف کرنیکا نام تصوف ہے اور اخلاق و صفات باری تعالے اوس شریعت سے تعلق رکھتے ہین جسکو صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام نے لایا ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر پورا پورا عمل کرنے سے علم تصوف کا آتا ہے۔ سید الطائفہ جنید علیہ الرحمۃ کا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ساتھ چنگل مارنا مشہور امر ہے۔ آپ مذاہب اربعہ کے مقلد نہ تھے مذہب ثوری کے پیرو تھے یا خود مجتہد تھے۔ ابو عثمان حیری رح کا قول ہے کہ سعادت اس امر مین ہے کہ مطیع اور فرمانبردار خدا کا ہوا امر و نواہی مین اوسکے۔ اور باینہمہ ڈرتا ہو کہ مبادا مردود کیا جاؤن۔ سعلینے بندے پر جو کچھ چاہو سو بیدا کرو ہے نہ آجائے کہین دل مین کہ آزاد کرو ہے اور بدبخت وہ ہے کہ گنہگار ہوا اور باینہمہ امیدوار مقبولیت کا ہو۔ رویم بن احمد بہت بڑے مشائخ ہین اور خلیفہ حضرت جنید سید الطائفہ کے ہین مذاہب اربعہ کے مقلد نہ تھے بلکہ داود اصفہانی کے مذہب کے پیرو تھے۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ محبت کیا چیز ہے فرمایا کہ ہر امر مین موافقت کرنا رضائے محبوب کے ساتھ۔ اگر مرجانے کہے تو جان دینے پر طیار ہو جائے۔ کسی کام کی بجا آوری کا حکم فرمائے تو ہمہ تن اوسی مین مصروف ہو جائے۔ محب کو حکم بجالانے مین کسی قسم کا اوسکے دل مین پس و پیش و تردد لاحق حال نہو جیسے احوال صحابہ کبار رضی اللہ عنہ کے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اونکے ہی حکم پر مرتے تھے اور اونکی ہی ارشاد پر جیتے تھے۔ ے ولو قلت لی مت مت سمعاً وطاعۃ ؛ وقلت لداعی الموت اھلاً و مرحبا ؛ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و نواہی کے خلاف

کرتے ہین وہ حضرت کے دوست کیسے ہین بلکہ دشمن ہین - ابو عبداللہ سنجری رح
یکی از مشائخ خراسان سے ہین اونکا قول ہی کہ علامت اولیا کی تین چیز ہے - مرتبہ عالی
رکھتے ہوئے جو عاجزی کرے - قدرت رکھتے ہوئے زہد اختیار فرمائے - قوت رہتے
ہوئے انصاف کو دوست رکھے - لاطمع آپ اسقدر تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ میرے
پاس ایک دینار ہی میرا ارادہ ہی کہ تمکو دون فرمایا کہ اگر دیجئے گا تو آپ کے لیے
بہتر ہی اور نہین دیجئے گا تو میرے لیئے بہتر ہے - محمد بن فضل رح دمشقی کا قول ہے
کمال معرفت کا اللہ کی ذات کے ساتھ یہ ہی کہ اوسکے اوامر کے بجالانے مین سخت
مجاہدہ کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا دل سے تابعدار ہو - ابو عبداللہ
حضرمی کی تذکرے مین لکھا ہی کہ آیت ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم
محسنون مین متقی سے ولی مراد ہی اور محسن سے صوفی کیطرف اشارہ ہے -
ابو الحسین وراق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کی دوستی خدا کی جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین ہو - ابو العباس سیاری رح بڑے عالم او
فقیہ و محدث تھے - ایک جماعت صوفیہ کے آپ سردار تھے وہ جماعت سیاریہ کرکے
مشہور تھی اونکا قول ہی کہ اصل توحید اسکو کہتے ہین کہ سواے خدا کے کسی غیر کا خطرہ
بھی قلب پر نگزرے - غیر کی پرستش او غیر سے طلب حاجت کرنے کیا ذکر ہی رباعی

از حق جز حق مخواہ توحید این ست ۞ وز سایۂ خود گریز تفرید این ست
ز آلایش جوہر و عرض دست بشو ۞ تجرید این ست تجرید این ست

ابو بکر ہمدانی فرماتے ہین کہ فقیری اور درویشی تین چیز کا نام ہے - طمع
نہین کرے اور لوگون کو اللہ کی راہ مین دینے سے منع نکرے - اور خود کچھ جمع نکرے

ابوبکر دینوری کا قول ہے کہ لقمہ حلال کے کھانے سے توفیق طاعت کی ہوتی ہے
اور شبہ کے لقمہ کھانے سے راہ حق کی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور حرام لقمہ کھانے سے
معصیت کیطرف دل رجوع ہوجاتا ہے۔ **ابوالقاسم قشیری** کا قول ہے کہ صوفی
کی مثال سرسام کی ہے ابتدا میں ہذیان ہے آخر میں سکوت ہے۔ پھر جب یہ صفت طبیعت
کے ساتھ مستقل ہوجاتی ہے تو وہ گونگا ہوجاتا ہے۔ **ابوالحسن خرقانی** رح کا قول ہے
کہ صوفی مرقع وسجادہ سے نہیں ہوتا ہے صوفی وہ ہے کہ گویا وہ نہیں ہے۔ کمال ہضم
نفس اور انکسار اور اپنے کو فانی سمجھنے کی جہت سے اپنے وجود کو وجود نہیں سمجھتا
یا تحت میں لاکے اپنے وجود کی بھی نفی کرلیتا ہے ؎ کمال شوق بتے آن بود کہ
خود نہ بود ؛ وگرنہ طالب ومطلوب درجہان ہمہ جاست۔ **ابوالعباس شقانی** رح
صوفیوں میں ممتاز تھے اور علماء میں بھی باعتبار علم اصول فروع وغیرہ کے
امام گنے جاتے تھے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ شریعت مصطفویہ علیہ الصلوۃ والسلام
کی عزت وعظمت جسقدر ان کے دل میں تھی کسی صنف کے کسی شخص میں نہ تھی حضرت
محمد حنبلی رح جیسے صاحب کرامت تھے لیکن تاہم رسوم صوفیہ خرقہ ولباس وغیرہ کے
سخت مخالف تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا ایک دن ہے اور ہم اوسمیں روزہ دار ہیں۔
شیخ الاسلام **حافظ ابوعبداللہ اسمعیل** بن ابی منصور محمد الانصاری الحنبلی
الہروی صوفیوں کے امام اور فقرا کے شیخ تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین سو
آدمی سے حدیث لکھی ہے سب کے سب سُنی تھے نہ صاحب رائے تھے نہ مبتدع بلکہ کل صاحب
حدیث تھے۔ **یحیی بن عمار شیبانی** رح ہرات میں آپ کا فیض جاری تھا
دین کی درستی اور اصلاح سنت کی آپ سے ہرات میں بہت ہوئی۔ ۷ رہتے

بدعات کو آپنے ملک سے اوٹھایا اور بہت سی مردہ سنتین آپ کے قدوم میمنت لزوم سے زندہ ہوئین رضی اللہ عنہ ابوالحسن نجار رحمہ بڑے متبع سنت تھے جس حدیث کو سنتے اوسپر عمل ضرور کرتے بلکہ حتے الوسع اوسپر ہمیشگی کا قصد فرماتے - اون کا قول ہے کہ جب تمکو حدیث صحیح صلے اللہ علیہ وسلم کی پہونچے تو پہلے قصد کرو کہ ہمیشہ اوسکے عامل رہینگے اگر مواظبت نہین ہو سکے تو ایک مرتبہ ضرور اوسپر عمل کرو تا زمرہ مین سنیون کے تمھارا نام باقی رہے - حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبندرح آپ کے پیرومرشد محمد بابا سماسیؒ اور شیخ امیر کلالؒ اور خواجہ عبدالخالق عجدوانیؒ ہین اتباع سنت و اجتناب بدعت مین آپ یگانہ روزگار تھے - اخبار رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ کے متجسس رہتے تھے لوگون نے پوچھا کہ آپ کا طریقہ کیا ہے فرمایا خلوت در انجمن میرا طریقہ ہے یعنی ظاہر مین مخلوق کی ساتھ اور باطن مین اللہ پاک کے ساتھ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ اشارہ اسی مقام سے ہے - کوئی اگر آپ سے کسی بیمار کیطرف توجہ ڈالنے کی التجا کرتا تھا تو فرماتے تھے کہ اولا اوسکو توبہ کرنا چاہیئے تب توجہ کا اثر ہوگا - بعض مریدون نے آپ سے طلب کرامات کیا فرمایا کہ کرامات میرے ظاہر ہین کہ باوجود اتنے گناہ کے زمین پر چل پھر رہا ہون خواجہ محمد پارساؒ خلیفہ حضرت بہاءالدین نقشبند رح کے ہین ان پر تجلی اتباع سنت کی غالب تھی از سرتاپا اتباع رسول کے نور سے منور تھے - آپ طریقت کی تعلیم مین اس امر پر زیادہ تر زور دیتے تھے کہ جب تک فضول کلام سے زبان ساکت

او سوقت تک نور معرفت کا دل پر نہین چمکیگا - بلحاظ اسکے یہ مضمون بند ہین نمی آید ؎ خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید - خواجہ عبیداللہ احرارؒ

ملا جامی علیہ الرحمۃ کے پیر طریقت ہین دوام عبودیت اور اتباع سنت آپ کا طریقہ
ہے جیسا کہ آپ کے کلام و اقوال سے ظاہر ہے نفحات الانس مین ملا جامی علیہ الرحمۃ
نے آپ کے اقوال و نصایح کو بہت لایا ہی اور آپ کے اتباع سنت کے قصص
کو بیان فرمایا ہے۔ جامی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ طریقہ ہمارے پیر کا سنت و جماعت
تھا اور اتباع رسول اور دوام عبودیت آپ کا شعار تھا۔ **شیخ علاء الدولہ**
سمنانی رح آپ پہلے شخص ہین کہ انکار وحدت وجود کا کیا اور وحدت شہود کے
قائل ہوئے۔ آپ کا قول ہی کہ اولیا کبھی گناہ کو چھوٹا سمجھنے سے محفوظ ہین۔
اور انبیا ارتکاب سے گناہ کے عمداً معصوم ہین۔ فرماتے تھے کہ کوئی گناہ بدتر
اس سے نہین ہے کہ اپنے کو بے گناہ جانے۔ **شیخ کمال الدین عبدالرزاق**
کاشی رح آپ علوم ظاہر و صفاء باطن مین کمال رکھتے تھے۔ آپ نے شیخ رکن الدین
علاء الدولہ کو مکتوب مین لکھ بھیجا کہ جو کچھ قانون شریعت یعنی کتاب و سنت پر مبتنی
نہین ہو۔ نزدیک اس طائفہ کے اوسکا کچھ اعتبار نہین ہی کیونکہ طائفہ صوفیہ تمام تر
طریقہ اتباع ہی پہچان دیتے ہین۔ **حضرت نظام الدین اولیا** بابا شیخ فرید الدین گنج
شکر گنج کے مرید ہین حسن علاء سنجری نے آپ کے ملفوظات کو جمع کیا ہی جس کا
نام فوائد الفواد ہے۔ آپ کا قول ہی کہ متقی اور ... برابر ہی اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ
كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔ ایک روز آپ کے جلسہ مین جہد و اجتہاد کا تذکرہ ہوا آپ نے
یہ دو شعر ارشاد فرمایا ؎ اگرچہ ایزد دہد ہدایت دین ٭ بندہ را اجتہاد باید کرد
نامہ کان بحشر خواہی داد ٭ ہم ازینجا سواد باید کرد ٭ **شیخ نجم الدین محمد**
بن محمد الاوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ تیر سے شریعت کے پابند۔ قرآن کے جان نثار تھے

آپ کا قول ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول علیکم بالسواد الاعظم سے قرآن مراد ہے یعنی قرآن کو لازم پکڑو۔ حضرت شیخ علاءالدولہ سمنانی ابوالمکارم رح کا قول ہے ولایت اسکا نام ہے کہ سب احکام شریعت کو بکمالہ وتمامہ قبول کرے اور اوسپر متابعت کرے لیکن طریقت مین اگرچہ ولی سعی کر سکتے ہین اور مرتبہ اونکا اعلے مراتب کو پہونچتا ہے لیکن روح کو ولی کے اوسقدر عروج تقرب کا نہین ہو سکتا ہے کہ جسقدر جسم کو نبی کے تقرب حاصل ہے اور محال ہے کہ حاصل ہوئے جب کہ انتہاء ولایت مین روح کو ولی کے جسم سے نبی کے مشابہت ہے تو یہ قول سچ ہے کہ اولیا ؤنکی انتہاء طریقت کا جو مقام ہے وہ انبیاؤن کے لئے ابتدائی مقامات طریقت کے ہین نہایة الاولیاء بدایة الانبیاء۔ شیخ مولانا جلال الدین محمد رومی البلخی رح جنکی مثنوی ہے۔ اونکا کمال فقر اور ولی کامل ہونا اونکی کتاب سے ظاہر ہے۔ مثنوی روم ایک ایسی باتاثیر کتاب ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اخلاص خلوص۔ تقوے۔ زہد کو اپنے مصنف نے حلکر کے اس کتاب کے لکھنے کی روشنائی مین ملا دیا ہے کہ ہر جگہ علے السواء اخلاص اوسکا شعرون کے ساتھ ٹپکتا گیا ہے۔ مولانا علیہ الرحمۃ نے اپنے احباب و اصحاب کی وصیت مین یون فرمایا ہے۔ قلت کلام۔ قلت منام۔ قلت طعام واجب ہے۔ ہجران معاصی۔ مواظبت صیام۔ دوام قیام لازم ہے۔ ترک شہوات علی الدوام۔ اور ترک مجالست جہلاء وعوام۔ اور مصاحبت صالحین کرام کی چاہئے۔ اور فرمایا کہ بہتر آدمی وہ ہے جسکو مخلوق کی نفع رسانی کا خیال رہے۔ اور بہتر کلام وہ ہے کہ کم ہو اور معنی زیادہ ہون۔ علاءالدین عطار محمد بن محمد بخاری خلیفہ خواجہ بہاءالدین نقشبند کے ہین۔ سید شریف جرجانی کا قول ہے

کہ جب تک مین زین علی کلاؒ کی صحبت مین نہین گیا تھا اوسوقت تک رفض سے
مین خلاص نہوا تھا۔ اور جب تک صحبت مین خواجہ عطارؒ کے نہ گیا اوسوقت تک
خداکو نہ پہچانا تھا۔ نفحات الانس مین حضرت جامیؒ آپ کا قول نقل
کرتے ہین کہ اگرچہ زیارت کے وقت قرب صوری مثمر برکات ہی ولیکن توجہ روحی
کو بعد مسافت مانع نہین ہی۔ حدیث مین ہی درود پڑھو مجھہ پر جہان کہین رہو۔
یہ حدیث صاف دلیل ہے کہ توجہ روحی کو بعد مسافت مانع نہین ہے اور مشاہدہ
صور مثالیہ کا اہل قبور کے اعتبار سے ساقط ہے۔ زیادہ تر اونکے
صفات کا لحاظ چاہئے۔ اسیلئے خواجہ بزرگ معین الدین چشتیؒ نے فرمایا ہی
کہ مجاور ہونا اللہ تعالے کا اولے واحق ہی مجاور ہونے سے مخلوق کے۔ چنانچہ
اکثر خواجہ بزرگؒ یہ شعر پڑھتے تھے ؎ تو تا کے گور مردان را پرستی ✽ بگرد
کار مردان گرد رستی ✽ اولیاء کرام اہل اللہ کے قبور کی مجاوری کرنے سے
منع کرتے آئے ہین۔ کیونکہ بالکل بتونکی پرستش کی مشابہ ہی۔ ہندو کافر اپنے
بتون کے ساتھہ وہی کام کرتے ہین جو آجکل کے جاہل مسلمان اولیاء کرامؒ
کی قبرون کے ساتھہ کرتے ہین۔ اولیاء اللہؒ کے قبور اسلئے نہین ہین کہ وہ پوجی جاوین
انہ لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید۔ حضرت خواجہ
بزرگ معین الدین چشتیؒ فرماتے تھے کہ مرے ہوئے شیر سے زندہ بلی
بہتر ہے قطعہ تا کے بزیارت مقابر ✽ عمرے گذرانی اے فسردہ ✽
یک گربۂ زندہ پیش عارف ✽ بہتر ز ہزار شیر مردہ ✽ مختار جحودی کا
قول ہی کہ عبودیت نام ہے اسطرح رہنے کا کہ ظاہر احوال ز قال گفتار۔

اشارہ کنایہ گفتگو لباس سب سے پابندی شریعت کی ظاہر ہو اور باطن کو ایسا کرے
کہ غیر کا خیال غیر کی یاد تیرے دل مین جاگزین نہو ع شہرد لچسپ ہمارا دل ہے
عرش وہ ہے یہ تری منزل ہے + قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحہ اپنے
وصیت نامہ مین لکھتے ہین کہ پہلے پیر کو ظاہر شرع پر مستقیم دیکھ لے تا اطلاق
متقی کا اوپر اوسکے ممکن ہو کیونکہ اللہ صاحب نے ولایت کو تقوے مین
منحصر کردیا ہے اِنْ اَوْلِیَاءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ رسالہ مین احمد بن مولانا
جلال الدین کاشانی کے ہے کہ شریعت اقوال ہین طریقت افعال ہین حقیقت
احوال ہین - اس سے ایسا مت سمجھے کہ حقیقت و شریعت مین کچھ مخالفت ہے
حاشا کہ بائن ہو - حقیقت روح شریعت کی ہے اور شریعت جسد اوسکا ہے -
شریعت نام ہے صلے اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کرنیکا - اور حقیقت
نام ہے اوسکو عین الیقین سے مشاہدہ کرنے کا - (حقیقت) حقیقت مین شریعت کی
حقیقت ہے اور اوسکا کنہ ہے - جس بات کو شریعت رد کرے اوسپر اعتقاد کرنا زندقہ
ہے - انیس الارواح مصنفہ حضرت خواجہ بزرگ مولانا سیدنا معین الدین
چشتی رحہ مین ہے کہ جسوقت خواجہ عثمان ہارونی رحہ دمشق کے اعتکاف کے بعد
انکو رخصت کیا اوسوقت ۲۰ نصیحتین کی ہین اوس مین سے ایک یہ بھی ہے شریعت
بدن ہے اور طریقت روح ہے - بدن کو روح سے اور روح کو بدن سے جدا کرنا
دشوار ہے مر با کجی زان می نگرم بچشم سر در صورت + زیرا کہ ز معنی ست
اثر در صورت + این عالم صورت ست و ما در صوریم + معنی نتوان دید مگر در صورت +
سفیان ثوری رحہ نے فرمایا ہے کہ جو درویش امیرون کے گرد پھرے وہ

ریاکار ہے - اور جو فقیر بادشاہ تک پہونچے وہ دین کا چور ہے - اور جو اپنے کو دوسرون
سے اچھا جانے وہ متکبر ہے - **رباعی** این کبر و منی ز سر بدر باید کرد ؛
آنگاہ نکوے او گذر باید کرد ؛ دنیاداری و عاقبت می طلبی ؛ این ناز بجای
پدر باید کرد ؛ **شاہ شجاع کرمانی** رح کا قول ہے جسنے حرام چیز کیطرف
دیکھنے سے اپنی آنکھ کو روکا - اور خواہشون سے اپنے نفس کو وہ زاہد ہے -
اور جس نے اپنے باطن کو دوام مراقبہ مین گزرانا - اور ظاہر کو اتباع شریعت
کے ساتھ بسر کیا وہ صاحبدل ہے ؎ ببطن نامہ نظر کن کہ داستان دل ست ؛
حدیث دل غم دل درد دل فغان دل ست ؛ **حضرت سری سقطی** رح
اوستاد جنید رح کے ہین اور معروف کرخی کے شاگرد ہین اونکا قول ہے کہ عارفان
آفتاب ہین کہ سب پر برابر چمکتے ہین یعنی سبھون کے ساتھ لطف اونکا برابر ہے
اور زمین کے مانند ہین کہ سب کا بوجھ اوٹھاتے ہین - پانی کے مانند ہین کہ دلونکو
تو زندہ کرتے ہین آگ کی مانند ہین کہ غفلت کی زنگ کو جلا دیتے ہین ؎ خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصای پیر تیغ جوان رطفلان ہے - مخدوم الملک بہاری رح معدن المعانی کے صفحہ ۴۲ مین ارشاد
کرتے ہین کہ سارے احکام کو پہلے قرآن سے ڈھونڈھنا چاہیئے - قرآن مین نہین
ملے تو حدیث مین تلاش کرنا چاہیئے - پھر جو مسئلہ صریح حدیث مین نہین ملے
تو اجماع کیطرف رجوع کرنا چاہیئے اور اجماع سے بھی جس مسئلے کا پتہ نہین لگے
تو مجتہدین کے اجتہادات کیجانب رجوع ہونا چاہیئے - سبحان اللہ کیا اعتدال
کی راہ ہے - جناب مخدوم صاحب علیہ الرحمۃ **مکتوبات صدی** کے مکتوب ۷۵ مین
فرماتے ہین کہ مجاہدہ و ریاضت کے لئے استاد مین علم کی ایسی ضرورت ہے

جیسے نماز کی صحت کیلئے طہارت کی ضرورت ہے۔ اسیواسطے کوئی معاملہ اس راہ کا بغیر
علم کے نہین ہوسکتا ہے جیسا کہ کوئی نماز بغیر طہارت کے صحیح نہین ہے۔ اگر کوئی
شخص تمام عمر سنی سنائی بات کو سیکھ کر کے بغیر دانست علم کے مجاہدہ و
ریاضت کرے کرنے کو تو کرے گا لیکن اوسکی مثل ایسی ہے جیسے کوئی تمام عمر
بے وضو نماز ادا کرے یا بغیر نور ایمان کے قرآن پڑھے۔ سعید بن المسیب
رضی اللہ عنہ کہتے تھے اوس آدمی مین کچھ خیر نہین ہے جو جمع نہین کرتا ہے دنیا کو واسطے
بچانے دین اور جسم اور صلہ رحم کرنے کے سے کیا وہ دنیا جمع مین ہو گوشش نہین کے
واسطے ہو واسطے وان کے بھی کچھ یا سب نہین کے واسطے + چالیس برس تک
کوئی فریضہ جماعت مین ان سے نہین چھوٹا۔ تیس برس تک موذن نے اذان نہ دی
مگر آپ مسجد مین حاضر رہتے تھے۔ حضرت علی زین العابدین بن حسین
رضی اللہ عنہم انکو جب کوئی شخص برا کہتا تو اسکے بدلے گھر جا کر اوسکے تلطف
فرماتے اور کہتے کہ ای شخص اگر وہ بات جو تو نے میرے حق مین کہی ہے سچ ہے تو
اللہ مجکو بخشے اور اگر جھوٹ ہے تو اللہ تجکو بخشے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کوئی
اونکو دشنام سخت درشت کہتا جواب نہ دیتے پھر جب وہ پیچھا کرتا تو کہتے کہ کیا تم چاہتے ہو
کہ ہم بھی تمھین ایسی بات کہین کہ جو تمکو بری معلوم ہو سے صورت نہ بست سینہ ما
کینہ از کسے ؛ آئینہ ہرچہ دید فراموش میکند ؛ اکیدن آپ کو ایک شخص نے راستے
مین بہت برا بھلا کہا آپ نے فرمایا کہ جو عیب مجھ مین چھپے ہین وہ تیرے بیان سے بھی
زیادہ ہین۔ تیرا کچھ کام ہو تو مین بجالاؤن وہ شرما گیا اوسنے ہزار درہم نقد دیا اور
گواہی دی کہ بیشک تم اولاد رسول کے ہو سع۔ دال ہے تیری ولایت پر کرامت تیری

ہ گوو شمنی سے دیکھتے ہین دیکھتے تو ہین ؛ مین شاد ہون کہ ہون تو کسی کی نگاہ مین

عامر بن شراحیل شعبی رح یہ کہتے تھے ایاکم والقیاس فی الدین فان من قاس فقد زاد فی الدین یعنی دین مین قیاس کرنا دین مین زیادتی ہے فرماتے تھے کہ عالم فاجر۔ اور صوفی جاہل فتنہ مین دونون برابر ہین۔

ابراہیم بن داؤد قصار رقی رح حضرت جنید کواقران سے تھے۔ ان کا قول ہے دنیا مین دو چیزین کافی ہین صحبت فقیر اور ولی اللہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا ہ میریان دو ہی پیاون پر قناعت کیجیے + خانہ چشم ہی یہ خانہ خمار نہین

علی بن سہل اصفہانی رح قدمار مشایخ سے ہین جنید سید الطائفہ سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ توحید آپ پر غالب تھی۔ آپ غیر خدا کی جگہ دل مین پانے سے اوسکو مشرک کہتے تھے۔ آپ کا قول ہے جس دل نے خدا کو پہچانا اوسپر حرام ہے کہ غیر اوس مین ساکن ہو اگر ساکن ہوا تو وہ شخص عذاب کیا جائیگا۔ ہ نہ تجاہ خدا ہے نہ ہی پیچون کا گھر ؛ رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب مین۔ ہ

کردہ ام خالی حریم کعبہ را از غیر تو ؛ بالتماسیکہ روزے میہمان سازم ترا ؛؛

مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمتہ نے مکتوب ۹ مین مکتوبات صدی کے فرمایا ہی ہر معاملے کہ در گاہ عزت قرآن جواز ندارد وے حاصل ہست و ہر خود ستہ کہ فتوئے نبوت بدان ناطق نیست ہمہ باطل ہست و ہر دلیل کہ در راہ دین جز از دین بود ہمہ محض ضلالت ہست و ہر استعانتے کہ در راہ دین جز از دین خواہی ہمہ مردود ہست رباعی علیکہ نہ ماخوذ ز مشکوۃ نبی ہست ؛ واللہ کہ سیرابی از ان تشنہ لبی ہست ؛ جائیکہ بود جلوۂ حق حاکم وقت ؛ تابع شدن حکم خرد بولہبی ہست ؛؛

دوسرے مقام پر مخدوم صاحب فرماتے ہین الغرض ہر معاملۂ کہ نہ بعلم ست باطل است وہر ریاضتے ومجاہدۂ کہ نہ بفتوائے شرع است ضلالت ست دین ومذہب شیطان ست۔ وخواجہ عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ مثنوی

زکونین ار شوی پاک ومجرد ؛ نہ است رہ راست جز نور محمد ؛ اگر راہ محمد را چو خاکی ؛ دو عالم خاک کرد ندت زپاکی ؛ وگرنہ فلسفی کو دور میباش ؛ زعقل وزیرکی مہجور میباش ؛ بعقل ار نفس این دیوار بندی ؛ میان گبرگان زنار بندی ؛

اور مکتوب ۵۵-۵۶-۵۷ مین مکتوبات صدی کے ہے کہ جب تک حدود وشرائط پر شریعت کی پوری طرح سے مواظبت نہین کر لیگا اوسوقت تک طالب کو طریقت کی راہ معلوم ہوگی اور جب تک طریقت کے منازل باولہ وآخرہ طے نہونگے اوسوقت تک حقیقت کے مقامات مین گزر نہین ہوسکتی ہے ع پردہ در کعبہ چو بستہ تو ندانی دیدن ؛ پرپردۂ رخسار صنم او کھٹہ نہین سکتا ؛ یہہ بھی اوس مکتوب مین ہے کہ تینون مقامات کی مثال جان ودل وروح سے دی ہے ایک کا دوسرے سے چھوٹنا دشوار ہے اور بغیر طے کئے ہوے مقامات وحدود وشرائط شریعت کے طریقت کی راہ کی طلب مین پڑنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کوٹھے پر چڑھنے کی خواہش کرے اور سیڑھی کے راستے کو توڑ ڈالے اور دیوار کیطرف سے عروج کا قصد کرتا ہے ہرچند قصد کرتا ہے مگر اپنے عزم مین ناکامیاب رہتا ہے یا اوسکی مثال مخدوم صاحب نے یہہ دی ہے کہ کوئی پتھر کو ہوا کے روز پر اوپر پھینکتا ہے او بہی بلند کرکے جانب علو کو پہونچاتا ہے جتنی دیر مین اوپر کو پتھر جاتا ہے اوس سے کم زمانے مین نیچے گر جاتا ہے۔ تیسری مثال یہہ دی ہے کہ بغیر شریعت کے جو

قصد عرفان وطریقت کا کرے وہ گویا کعبہ کیطرف جانا چاہتا ہی لیکن جانب
مخالف مین راہ طی کر رہا ہی وہ ہزار برس تک جائیگا مگر کعبہ تک پہونچنا اوسے
نصیب نہین ہوگا۔ جسقدر راہ طے کرتا جاویگا اوسیقدر بُعد اور دوری کعبہ
سے اوسکی بڑھتی جاویگی۔ چاہتا ہی کعبہ جانیکو درانحالیکہ اعراض کر رہا ہے
اور پشت اوسکی طرف کئے ہوئے ہی ط ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؛ این رہ
کہ تو میروی بترکستانست ؛ مکتوب ۳ مین مکتوبات صدی کے ہے
کہ عزت سرمدی افتخار ابدی بندہ کی اللہ جل شانہ کی محبت مین ہی اور اللہ پاک
کی محبت کی دولت ونعمت تمامتر متابعت مین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہے۔ اونکی فرمانبرداری کا طوق گلے مین ڈال اور اونکی تابعداری کا حلقہ
کان مین پہن۔ اوسکے اوامر کے ساتھ قربت کر اور اوسکی مناہی سے اپنے
کو دور رکھہ۔ مکتوب ۲۶ مین ہی کہ شریعت کی مثال قالب کی ہی اور حقیقت کی مثال
جان کی ہے جیساکہ حیات کی حالت مین قالب کا جان سے جدا ہونا دشوار ہی
اوسیطرح حالت صحت ایمان مین شریعت کا حقیقت سے منفک ہونا محال ہے
شریعت کے تین جزو ہین کتاب۔ سنت۔ اجماع امت۔ پس اقامت شریعت کا
بغیر اقامت حقیقت کے نفاق ہی اور اقامت حقیقت کا بغیر شریعت کے زندقہ
ہے۔ یہ بھی کسیقدر صحیح ہونے سے دور غلطی سے نزدیک ہی کہ جو لوگ شریعت و
حقیقت مین فرق اعتباری بھی نہین پیدا کرتے ہین حالانکہ دونون مین کچھہ فرق ہی تو اعتباری ہی ہی فرق
حقیقی نہین ہے اور ملحدون کا مذہب یہ ہے کہ طریقت کو بے شریعت کی روا رکھتے ہین اور شریعت کو بے طریقت
کی جائز رکھتے ہین ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہی کہ وہ اسدرجہ شریعت کے پابند تھے کہ وہ فرماتے تھے کہ مین خدا سے

عمرابدی چاہتا ہون کہ سب لوگ ناز و نعمت بہشت مین کی مشغول رہین اور ہین
آداب شریعت و حدود شریعت کے استحفاظ مین سرگرم رہون ؎ ہمہ شہر پُر
زخوبان منم وخیال ماہے ٭ چہ کنم کہ چشم بدخو نکند بکس نگاہے - مثنوی
خیال ست اینکہ بے شرع وطریقت ٭ کشاید بندت ہمین راہ حقیقت ٭ طریقت
بے شریعت نیست واصل ٭ حقیقت بے طریقت نیست حاصل ٭ بیکدیگر تعلق
ہرسہ دارد ٭ کسے شان تفرقہ کردن نیارد - اہل علم کا اتفاق ہے کہ بہت بڑی غلطی
اس گروہ سے یہ ہوئی ہے کہ شریعت وطریقت وحقیقت کو تین الفاظ ہونے سے
تین چیز متغائر سمجھنے لگے - اور ولایت ہی کا ایک جز خرق عادات والہامات و
مکاشفات کو جاننے لگے - پس اس دو مقدمے نے اس فرقہ کا کام ہی تمام کردیا
اور اکثرون کو ان مقدمات کے نتایج وتاثیرات نے گمراہی کا منہ دکھلایا اور
ایک مدت دراز سے جاہل صوفی لوگ انھین دونون مقدمے کی غلطیون کی پیروی
کرتے آتے ہین اور اسکی خرابی وقباحت کیطرف ان کا دھیان نہین گیا ہے -
جاننا چاہیئے کہ علم تصوف کا نام حدیث مین "احسان" ہے بخاری مین آیا ہے
کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام وایمان
واحسان سے سوال کیا بعد جواب دینے کے اور اونکے جانے کے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ظاہر فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے تم لوگون کو دین سکھلانیکو آئے تھے
اس حدیث مین تینون چیزون کو دین فرمایا ہے - اسلام وایمان باعتبار حقیقت
شرعیہ کے تو ایک ہی چیز ہین اور باعتبار حقیقت لغویہ کے متغائر ہین اگر ان دونون
کی حقیقت لغویہ کو اعتبار کیجئے تو نسبت ان دونون کے درمیان مین عام خاص

من وجہ کی ہوگی اور اگر ایک مین حقیقت لغویہ لیجئے اور ایک مین حقیقت شرعیہ
اعتبار کیجئے تو عام خاص مطلق کی ہوگی اور دونون مین حقیقت شرعیہ لیجئے تو متحد
ہون گے توافق کی نسبت۔ شرعی معنی ایمان و اسلام کے ایک ہین یعنی کنہ خاطر
سے اعتقاد درست کرکے تمام اعمال شرعیہ کے ساتھہ مداومت کرنا۔ اور لغت مین
اسلام کی معنی ظاہری طاعت کی ہین اور ایمان کی معنی دل سو تصدیق کرنیکے ہین
اہل علم کا اتفاق ہے کہ حدیث جبرئیل کی بناپر تمام کتب فقہ جسمین بیان احکام
عبادات و معاملات کا ہی اسلام کی شرح ہین۔ اور تمام کتب حدیث جس مین
عقائد و تصدیق کا بیان ہی ایمان کی شرح ہین اور جتنی کتابین سلوک و تصوف
مین تصنیف ہین وہ سب شرح احسان کی ہین یہ فساد عقیدۃ حقیقت مین فساد
اصل ایمان کا ہے جسطرح فسق و فجور کرنا در اصل فساد اسلام کا ہے اور ریا و سمعہ
کرنا نفس الامر مین فساد اخلاص و احسان کا ہی۔ تکمیل دین کے لئے یہ تینون جزو
ہین کامل دین اوس شخص کا نہین جس مین یہ تینون چیزین نہین۔ صحت اعتقاد و
عمل۔ خلوص اور دونون اول ایمان و اسلام کے درمیان نسبت عام خاص
من وجہ کی ہے۔ بعض لوگ اعتقاد صحیح رکھتے ہین اور عمل نہین کرتے ہین جیسے
فاسق فاجر مسلمان بہت سے لوگ اعتقاد صحیح نہین رکھتے ہین مگر عمل کرتے
ہین جیسے منافق کہ دلسے تصدیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور احکامات کی نہین
رکھتے تھے مگر دکھلانے کیلئے نماز و روزہ کے پابند تھے۔ اور بعض مین صحت
اعتقاد و عمل دونون ہین جیسے مسلمان فرائض کے ادا کرنیوالے محرمات
و بدعات سے بچنے والے۔ فرق اسیقدر ہی کہ جنکو دلسے صحت اعتقاد ہی اور وہ

موافق سنت وجماعت کے عقائد رکھتے ہین اور نہایت صحیح اعتقاد رکھتے ہین
لیکن اعمال ظاہری یعنی اداے فرائض و اجتناب محرمات مین متساہل ہین
وہ اگر بغیر توبہ کے مرے تو دخول اوّل جنت سے محروم رہین گے۔ لیکن بعد سزا
کے کبھی نہ کبھی جنت مین ضرور داخل ہونگے اور جو لوگ مثل منافق کے ہین یعنی
اداے فرض مین چست اور اجتناب محرمات و بدعات مین چاق ہین لیکن صحت اعتقاد
اونکو حاصل نہین ہی یعنی جنکے اہل سنت وجماعت کے سے اعتقادات نہین ہین۔ نہ کرامت
اولیا نہ معجزہ کو مانتے ہین۔ نہ رسالت اور احادیث نبویہ کی تصدیق کرتے ہین اگر
ایسے لوگ بغیر توبہ کے مرے تو خالداً مخلداً نار مین رہینگے ان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار اور جسکو یہہ دونون بات حاصل ہو اوسکے لئے
چین لکھا ہے اگر وہ اسی حالت پر مرے دخول اوّل بھی نصیب ہوگی اور ہمیشہ
جنت ہی مین رہینگے اسی جزو ثالث احسان کو طریقت و معرفت بولتے ہین۔ یہہ بغیر
صحت اعتقاد و دوام اداے فرائض و واجبات محرمات فحش و بدعات کے پایا
نہین جاسکتا ہی۔ اسلئے صوفیہ کرام نے فرمایا ہی کہ طریقت نہین آسکتی ہے جبتک
پوری طرح سے شریعت کا عامل نہو یعنی جبتک اہل سنت وجماعت کا اعتقاد نہو
اداے فرائض اجتناب محارم مین مستقل نہو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر اوسکا
عمل پورا نہو۔ اوسوقت تک صوفی محسن طریقت دان۔ متقی ولی اللہ نہین ہوسکتا ہے
ابا حضرت سید الطائفہ جنید علیہ الرحمۃ نے ہمارا علم مقید ہی ساتھہ کتاب و سنت
کے پس جو کوئی نہین پڑھتا قرآن اور نہین لکھتا حدیث نہین لائق ہی اسکو کہ بولے
علم مین ہمارے اور نہ اقتدا کی جاوے ساتھہ اوسکے۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

نے فرمایا ہے مکتوب ۳۶ صفحہ ۵۰ شریعت کی تین جزر ہین علم و عمل و اخلاص جس جگہ یہ تینون
متحقق نہین ہین وہان شریعت نہین ہے۔ اور جہان تینون ہے وہان شریعت متحقق ہوئی
وہان رضاے مولے حق سبحانہٗ موجود ہوئی۔ پھر کیا ہے یہی رضامندی ہی تو سعادا(ت)
دنیویہ واخرویہ کا خلاصہ ہے۔ تو گویا یون کہیے کہ شریعت ہی متکفل جمیع سعادات
دنیویہ واخرویہ کی ہے کچھہ حاجت نہین ہے کہ ماوراے شریعت کی کسی چیز کی حاجت
ہو اور نہ طالب کو لازم ہے کہ کسی دوسری چیز کی سواے شریعت کی خواہش کرے
کیونکہ طریقت وحقیقت جنکی جہت سے صوفیہ کرام ممتاز ہین۔ دونون خادم شریعت
کے ہین تکمیل مین جزر ثالث اخلاص کے۔ پس تحصیل سے طریقت کے
محض تکمیل شریعت کی مقصود ہے کوئی امر دوسرا ملحوظ نہین ہے۔ باقی رہے یہ احوال
ومواجید وعلوم ومعارف کہ صوفیون کو اثناے طلب مین حاصل ہوتے ہین یہ مقاصد
سے نہین ہین بلکہ اوہام وخیالات ہین کہ جنکی جہت سے اطفال طریقت کی
پرورش ہوتی ہے۔ پھر مکتوب ۱۴ صفحہ ۵ و صفحہ ۷ مکتوب ۵۳ مین بھی اسی قبیل کے
مضامین درج ہین۔ اور دونون جزر اول وجزر ثالث احسان کے درمیان مین نسبت
عام خاص مطلق کی ہے کہ جو شخص متصوف ہوگا وہ مسلم ومومن ضرور ہوگا اور مسلم
مومن کا متصوف محسن ہونا ضرور نہین ہے تو گویا کمال دین کمال اتباع رسول
الثقلین کمال تقوے بغیر اس جزر ثالث کی نہین ہوسکتا ہے اگرچہ یہ جزر ثالث
متمم دین ہے تاہم فوز جنت اسپر موقوف نہین ہے جیسا کہ صفحہ ۸۸ مکتوب ۱۷ کی عبارت
مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کی اوپر گزر چکی جو صریح اس بیان کی شاہد ہے۔ پھر جس مین
ہنوز اسلام وایمان کے مراتب پوری طرح سے پائے نہین جاتے ہین اور جسکو مومن

ہوے استدلال شرعی سے نہین کہہ سکتے ہین وہ لوگ متصوف و ولی اللہ کیونکر ہوسکتے
ہین۔ اور سپر طرفہ یہ کہ ایسے لوگون کو متصوف ہونیکا ایسا دعوے ہے کہ اگر
ولی اللہ محض متصوف کرکے نہ یاد کیجئے تو سخت الزام ہی افسوس صد افسوس۔
اس پاکیزہ علم تصوف کو جاہل صوفیون اور مقلد صوفیون نے ایسا خراب کردیا ہی کہ
جماعت کی جماعت اس سے گمراہ ہورہی ہی ۵ دین وایمان ڈھونڈھتا صاحب ذوق کیا اسکو
ہین ہا اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی ہا۔ خواجہ عبد الخالق غجدوانی
کے وصایا مین لکھا ہی کہ مقلد صوفیون کی صحبت سے دور رہ کہ یہ لوگ دین کے
چور ہین اور مسلمانون کے رہزن ہین۔ اسی وصایا کی شرح مین ہی جسکو شاہ خوب اللہ
الہ آبادی والد ماجد شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی نے تصنیف کیا ہی کہ یہ لوگ
ایسے چور اور رہزن ہین کہ ظاہری چور اور رہزن سے بھی خباثت مین بمراتب فاضل
رکھتے ہین ظاہری رہزنون اور چورونسے حفاظت ہوسکتی ہے اگر احتیاط کیا جاے
اور چست کرچلیے لیکن ان لوگون کے کید و مکر سے نجات ممکن نہین ہی کیونکہ لباس
مین ہادیون کے جلوہ آرا ہین اور مصلحین امت مین انکا شمار ہے۔ خواجہ عبید اللہ
انصاری علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالے مین لکھا ہے۔ کہ بالفعل ایک قوم پیدا ہوئی ہی
جسکو صرف رنگ و بنگ سے کام ہی خان و مان۔ دانہ و دام۔ شمع و قندیل۔ جبتہ و
زنبیل۔ طوق و چوگان سے غرض ہی۔ سرا اور دکان۔ سفرہ اور سماع۔ رقص اور اجتماع
صومعہ و خانقاہ۔ ایوان اور بارگاہ کا لطف اوٹھانا مقصود ہی۔ کوئی تو صوف
پہنے ہوئے ہی۔ کوئی جبا بڑھائے ہوئے ہے۔ شجرہ و خرقہ سے حظ اوٹھانا اونکا دلی
مراد ہی۔ اخلاص و خرقہ کا بہانہ کرنا اونکا مقصد ہی۔ کوئی سیاہ رو ہین کوئی زرد رو۔

زاہدونکو دیکھکر طوطی صفت بنجاتے ہین۔ شاہدون پر ایک نظر ڈالکر لوطی خصلت
ہوجاتے ہین۔ بااین ہمہ غفلت اور غی کے بھی یہی سمجھتے ہین کہ ہم بھی کچھہ ہین جامی
علیہ الرحمۃ نے ان لوگون کی مذمت مین ایک مثنوی ہی لکھی ہے اوسکے آخرکے شعر یہ ہین
؎ تف برین صورت وسیرت کہ تراست ٭ تف برین عقل وبصیرت کہ تراست
دزدی وراہزنی بہتر ازین ٭ کفن ازمردہ کشی بہتر ازین ٭ این نہ صوفی گری ودرویشی
ہست ٭ نامسلمانی وکافرکیشی ہست ٭ کیا خوب کسی نے کہا ہی ؎ دلق بچہ کار آید وتسبیح
ومرقع ٭ خودرا زعملہاے نکوہیدہ بری دار ٭ حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست ٭
درویش صفت باش وکلاہ تتری دار ٭ روض الریاحین مین ہی کہ امام ربانی
شیخ عبدالوہاب شعرانی رضے اللہ عنہ اپنے طبقات مین فرماتے ہین کہ علم تصوف
عبارت ہی ایک علم سے کہ جب اولیاء اللہ کے قلوب کتاب وسنت پر عمل کرنے سے
روشن ہوجاتے ہین تو وہ علم اونکے دل مین ظاہر ہوتا ہی سو جو شخص کتاب وسنت پر عمل
کرتا ہی اوسکے لئے اس عمل کی برکت سے ایسے علوم وآداب وحقائق ظاہر ہوتے ہین
کہ قلب منور ہوجاتا ہے اور برکات متوافرہ۔ ثمرات متواترہ۔ اثارات متوالیہ فیوضات
متکاثرہ سے دل اونکا مالامال ہوجاتا ہے۔ جیسے علم طب پڑھنے والے کو بعد حصول
علم کے تدریجا عمل کرتے کرتے وہ وہ تجربات گوناگون بلکات بوقلمون حاصل ہوتے
ہین جس سے بصیرت وحذاقت مین کمال نظر آنے لگتا ہے۔ آخر کار منتہاے تجربہ
وعمل پر ایسا ملکہ راسخہ اوسکو ہوجاتا ہی جس سے طمانینت وتشفی قلب صد چند بڑھجاتی ہی
پس تصوف خلاصہ بندے کے عمل کا ہی احکام شریعت کے ساتھہ کہ عمل کرتے کرتے
حظوظ نفس اور اہویہ باطلہ کیطرف سے میلان بالکلیہ جاتی رہتی ہے۔ پھر شیخ عبدالوہاب

شعرانی نے ایک عمدہ مثل کے پیرائے مین ایمان و اسلام و احسان کے ایک ہونے کو بیان کیا ہے اور احسان کے متاخر ہونے کو ثابت کیا ہے۔ فرماتے ہین کہ علم معانی و بیان خلاصہ علم نحو کا ہے سو جو شخص علم معانی و بیان کو مستقل علم کہتا ہے وہ بھی سچا ہے اور جو اوسکو من جملہ علم نحو کے گردانتا ہے وہ بھی سچا ہے۔ لیکن یہ ضروری بات ہے کہ علم معانی و بیان بغیر مراعات صرف و نحو کے حاصل نہین ہوسکتا ہے اور علم صرف و نحو بغیر معانی و بیان کے حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ تینون علم تکمیل علم انشا کے جزء پڑے ہین۔ پھر جسطرح یہ تینون علم تکمیل انشا کے لئے ضروری مانے جاتے ہین اوسیطرح تکمیل دین کے لئے ایمان و اسلام و احسان ضروری سمجھے جاتے ہین۔ جسطرح علم معانی و بیان کا بغیر نحو و صرف کے پایا جانا دشوار ہے۔ اوسیطرح علم تصوف یعنی احسان کا پایا جانا بغیر اسلام و ایمان کے محال ہے اور بکمال مشکل۔ لیکن یہ بات کہ علم تصوف عین شریعت سے متفرع ہے سو اوسکے ذوق پر اطلاع نہین ہوتی مگر اوسی شخص کو جو کہ علم شریعت مین تبحر رکھتا ہے یہانتک کہ اوسکے منتہا کو پہونچ گیا ہے اور جو کم فہم جاہل ہین اونپر اس امر کی معرفت دشوار ہے کہ علم تصوف شریعت سے متفرع ہے اور اوسکی تکمیل کا ایک جزء ہے یا اوسکا متمم ہے۔ پھر یہ کہنا کہ علم تصوف جدا علم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تبلیغ عام طور پر نہین کی ہے بلکہ سینہ بسینہ وہ علم چلا آیا ہے قرآن و حدیث سے وہ الگ علم ہے۔ گویا تہمت لکھ دینے کا انکار کرنا ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ پر حرف کرنا ہے اور تصوف کی عزت کم کرنی ہے۔ رہا یہ جو بعض صوفی کا قول ہے کہ نور معرفت از سینہ درویشان باید جست وہ وہی برکات و انوار و ثمرات ہین جو اتباع سنت کی جہت سے

درویشون کے قلب پر فائض ہوتے ہین وہ مقولہ کیف سے ہین۔ تمام تر وہ کیفیت
ہے جسکا بیان دشوار ہے جسکا تلفظ کے پیرائے مین لانا مشکل ہے اوسیکو
نور کر کے تعبیر کرتے ہین۔ وَاتّقوا مِن فراسۃ المؤمن فانہ ینظر
بنور اللہ فراست سے ایمان والون کے ڈرو وہ نور سے اللہ کے دیکھتے ہین۔
جیسے مختلف طرح کی شیرینیونکی حلوت اور مختلف ترشی والی چیزون کی ترشی کی مختلف
کیفیت کو بیان کرنا ناممکن ہے اوسیطرح وہ آثارات جو برکت سے عمل
شریعت کے قلب پر مومن کامل کے عطا ہوتے ہین اوسکا احاطہ بھی حیطہ تحریر و
تقریر سے باہر ہے اور یہ فیض عام ہے جو مومن جس درجے کے اخلاص کے ساتھ عبادت
کرتا ہے اوتنا ہی اوسکا حصہ بھی پاتا ہے یعنی تجلیات وانوار رحمانی سے محروم نہین
رہتا ہے۔ ؎ جلوہ مفت ست اگر دیدہ بینائی ہست ؛ این جہان آئینہ آئینہ سیماے ہست
مہر و مہ ارض و سما آئینہ شکل اند ہمہ ؛ میتوان یافت کہ در پردہ خود آرائے ہست
شیخ حمید الدین ناگوری رحمۃ نے فرمایا ہے کہ طریقت جان ہے شریعت کی جیسا کہ تم
اپنی جان و تن کو ایک جانتے ہو اوسیطرح اسکو بھی ایک ہی جانو شیخ حسن بن طاہر
فرماتے ہین کہ شریعت بندگی کی کمر کو مستحکم باندھنے کا نام ہے۔ اور طریقت سرگرمی
خدمت مین اپنے ہوش و حواس سے درگزرنا ہے اور حقیقت دوست کے ساتھ ملنا ہے
دوسری مثال دی ہے کہ شریعت فرمانبرداری ہے۔ طریقت غیر سے بیزاری ہے۔ اور
حقیقت دوست کے ساتھ برخورداری ہے۔ تیسری مثال یہ ہے کہ شریعت غنا ہے اور
طریقت فنا ہے اور حقیقت بقا ہے۔ ابو عثمان نہر جوری علیہ الرحمۃ کہ جنید رح کے
دیکھنے والے ہین فرماتے ہین کہ دنیا ایک دریا ہے اور اوس کنارے پر آخرت ہے اور

کشتی تقوائے ہی۔ اس کشتی پر پار اوتر کرکے جائیگا تو آخرت کو پائیگا ورنہ
ایقد اللہ خیر صلا۔ جب تک علم شریعت کی مشعل ہاتھ مین لیکر کے اس راہ کو طے
نہین کرینگے اوسوقت تک سلامتی آفات سے غیر ممکن ہی اور مقصود تک پہونچنا
محال ہی۔ صدہا مسافر بھلے چنگے اس راہ مین ہلاک ہو گئے ہین۔ کرورون جانیوالے
اس پر خطر وادی مین گھبرا کر بتلا گئے ہین بغیر علم اور اتباع سنت کے میدان مین
اخلاص کے قدم رکھنا منشای حماقت ہی۔ براہمہ اور حکمای فلسفی۔ اشراقیین جو بغیر
نور شریعت کے اس راہ مین مجاہدہ شاقہ ورنج شدید اوٹھاتے گئے ہین اوسکا نتیجہ
سیوائے خسران و حرمان کے کچھ بھی نہین ہی۔ چنانچہ مکتوبات مجددیہ مین ہی درین
راہ مزلات قدم و آفات بسیار ست و عقبات بے شمار تا فلاسفہ و دہریہ و ملاحدہ و
معطلیہ و اباحیہ و معتزلہ و مثل ایشان از اہل بدعت و ہوا جملہ شیخے کامل و مقتدا
واصل درین راہ بسرمایہ عقل خویش درآمدند ہر یکے در بادیہ افتادند و ہلاک شدند
و دین بباد دادند۔ مکتوب ۴۳ مین مجدد صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہین المقصود شریعت
و حقیقت عین یکدیگر اند و در حقیقت از یکدیگر جدا نیستند فرق اجمال و تفصیل ست۔ بعد میں
طویل مضمون لکھنے کے فرماتے ہین پس متحقق شد کہ خلاف شریعت علامت عدم
وصول ست بہ حقیقت کار۔ در عبارت بعض از مشائخ واقع است کہ شریعت حقیقت
ست و حقیقت مغز شریعت این عبارت ہر چند از بے استقامتی متکلم خبر می دہد
لیکن تواند بود کہ مرادش آن باشد کہ مجمل بہ نسبت مفصل حکم پوست دارد نسبت
بمغز۔ و استدلال در جنب کشف در رنگ قشر ست نسبت بہ لب۔ اما اکابر
مستقیم الاحوال آیان امثال این عبارت موہمہ را تجویز نمی نمایند و فرق جز بہ اجمال

وتفصیل و استدلال و کشف ثد کورنمی سازند سائلے ازخواجہ نقشبند رح سوال کرد کہ مقصود از سیر سلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی شود۔ مجدد صاحب پر یہ بھی گران ہے کہ کوئی شریعت کو پوست کہے اور طریقت کو مغز۔ شریعت کے حق مین ایسی بات کہنا اوسکی بے استقامی کی دلیل ہے اور شریعت کی تفضیح ہے نعوذباللہ منہا۔ حالانکہ دونون ایک ہی چیز ہے ؎ آگے زلفین دل مین بستی تھین اور اب آنکھین تری ہٗ ملک دل اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کو صرف خواب مین دیکھنے سے ولی اللہ نہین ہو سکتا ہے

ہندوستان مین عموماً اور صوبہ بہار مین خصوصاً بعض فقیر اس روش اور چال چلن کے ہین اور بہتیرے ہو گزرے ہین کہ وہ ظاہری گفتگو و کلام سے تو مسلمان معلوم ہوتے ہین یعنی مسلمان کے عقائد کی تصدیق کرتے ہین اور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی بڑے بڑے لفظون مین دم بھرتے ہین لیکن بود و باش ہندؤن مین کرتے ہین نماز کی پابندی سے بہت دور ہین اور دیگر احکامات شرعیہ کے بھی بجالانے مین صاحب قصور۔ اونکے ظاہر اکلام کو سنکر سنی مسلمان مسلمان کہتے ہین۔ اور ہندؤن مین رہنے سہنے کی جہت اور اعمال و افعال مخالف شرع ہونے کے سبب سارا زمانہ ہندو کہتا ہے ؏ ربط ہے کافر و دیندار سے یکسان اونکو ؎ کتنے ہندو اونھین کہتے ہین مسلمان کتنے بعضے غیر مستقل طبیعت والے حضرات شریعت کی مراتب کا خیال نکرکے

اور پابندی شریعت کو چنداں ضروری نہ مان کرکے اونکو ولی اللہ بھی کہتے ہین اور رسیدہ
بندہ بھی سمجھتے ہین یہ خیالات ان کے صرف اسی باعث ہین کہ شریعت کی پابندی
کی ضرورت کو ضروری نہ سمجھتے ہین - ان کو اگر معلوم ہوتا کہ راہ ولایت مین شریعت
کی پابندی کو کیا دخل ہے تو وہ ہرگز ایسون کو رسیدہ بندہ یا ولی اللہ نہ کہتے عفا اللہ
عنا و عنھم - اونکے ولی ہونیکی دلیل مین لوگ یہ امر پیش کرتے ہین کہ انکو زیارت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین ہوتی ہے یا نوم و یقظہ کی حالت مین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ دیکھتے ہین - حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی ولایت کی نسبت لوگون کو خواب
دکھلایا ہے - فلان بزرگ نے فلان کو خواب مین کہا کہ فلان فقیر بڑے کامل ہین - جو
کچھہ خلاف شرع کرین اوسکا چنداں خیال نکرنا - یا یہ امر پیش کرتے ہین کہ اگر کوئی
بات ولایت کی انمین فی الحقیقت نہین ہوتی تو اتنے لوگ کیون معتقد ہوتے ہزارون
آدمی شب و روز انکو کیون گھیرے رہتے ہین - اگرچہ آپ ظاہرا نماز نہین پڑھتے ہین
مگر برابر کعبہ مین جاکر نماز ادا کرتے ہین - ہضماً للنفس لوگون کو دکھلا کر طاعت خدا
بجا نہین لاتے ہین - حالانکہ سارا امور ظنی و بے حقیقت ہین - جاننا چاہیئے کہ اگر دو
کرور مرتبہ کوئی خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے یا دوسرونکو زیارت
کرادے - یا اوسکی نسبت کوئی اولیاء اللہ کسی کو خواب مین کہدین کہ فلان ولی ہے
پھر با این ہمہ اگر اوسکے عقائد اہل سنت و الجماعت کے سے نہین ہین اور نماز کا پابند
نہین ہے اور کبائر پر اصرار کرنے سے محفوظ نہین ہے تو وہ کچھہ بھی نہین ہے کرورون
مرتبہ جنھون نے زندگی مین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اونکی شریعت پر عمل نہین کیا
اور اونپر ایمان نہین لایا وہ تو مردود ہی رہے اب خواب مین کسیکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھنا یا کسی بزرگ ولی اللہ رح کا خواب مین کسی کو اوسکی نسبت بشارت کرنا (جسکا یقینی ہونا بھی مسلّم نہین ہے) کیونکر کسیکو مقبولیت حقہ کی حد تک پہونچا سکتا ہی اور خدا کا رسیدہ بندہ بنا سکتا ہے۔ اگر خواب وخیال پر ولی اللہ ہونیکا دار مدار ہوتا توکب کو سارا زمانہ ولایت خاصہ کا دعوی کر چکتا اور اگر اس علم طریقت ومعرفت کی تکمیل عالم رُویا کے متعلق ہوتی توکب کو اسکے اصول نیست ونابود ہوئے ہوتے۔ خواب تین قسم کے ہوتے ہین۔ بعض خواب اللہ کی جانب سے بشارت ہی اور ایسے ہی خواب کے بارے مین کہا جاتا ہی کہ خواب بھی ایک جزء ہی نبوت کا۔ ترمذی شریف مین ہی رویا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءًا من النبوة۔ مومن کا خواب چھیالیس ۴۶ جزؤن سے نبوت کے ایک جزء وہی اور کسی روایت مین لفظ (مسلم) کا آیا ہی۔ مومن کے خواب کے بارے مین حدیثین بہت ہین بعض خواب شیطانی ہین کہ شیطان بذریعہ اوس خواب کی بنی آدم کو الم وغم مین مبتلا کرتا ہے اور غم والم سے اوسکے دلکو مضطر کرکے اپنا کام نکالتا ہی جیساکہ ترمذی شریف مین ہی والرویا من تحزین الشیطان یعنی بعض خواب فعل شیطان سے ہی۔ بعض خیالی خواب ہین جس پیشے اور حرفے اور جسکی تلاش مین رہتا ہی وہی خواب مین دیکھتا ہی جیسے بلی کے خواب مین چھیچھڑا یا جسکا شخص زیادہ تر تذکرہ کرتا رہتا ہی یا جسکی یاد دلمین محبوب ہی اوسیکو خواب مین دیکھتا ہے جیسا عاشق اپنے معشوق کو سے آنکھو نمین بھین رہتے ہو پھرتے ہو تمھین دلمین مدت سے اگرچہ یہان آتے ہو نہ جاتے ہو۔ اگر کسی بے نمازی اور شرک کرنیوالے نی حضرت م کو خواب مین دیکھا تو پہلے یہ مسلم نہین ہی کہ اونھون نے حضرت صلعم ہی

کو دیکھا حدیث من رانی فی المنام فقد رانی مین صرف اس امر کا بیان ہے
کہ جسنے فی الحقیقت نفس الامر مین مجھکو میری خاص صورت پر دیکھا تو لاریب اوسنے
مجھی کو دیکھا کیونکہ میری خاص صورت پر شیطان متمثل نہین ہو سکتا ہے۔
اس حدیث سے اس امر کی نفی نہین نکلتی ہے کہ شیطان دوسری شکل پر متشکل
ہوکر یہ نہین کہہ سکتا ہو کہ ہم رسول خدا کے ہین۔ کیونکہ اس قسم کے اکثر دیکھنے والے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے حافظ نہین ہوتے ہین۔ بلکہ اچھے اچھے
سنجیدہ اشخاص کی دماغ مین بھی حلیہ مبارک کا نقشہ نہین ہوتا ہے۔ پھر دیکھنے کے
وقت کیونکر تمیز کر سکتا ہے علاوہ ازین اگر نقشہ حلیہ شریف کا یاد بھی ہو تو امتیاز
کرنا بھی شرط ہو۔ کبھی شیطان آنکھون کو ایسا مسخ کر دیتا ہو کہ خلاف واقع دکھائی
دیتا ہو جیسا کہ نظر بندی مین شائع و ذائع ہے اور اس قسم کے اختیارات شیاطین کو
دئے گئے ہین آگے سے پیچھے سے اوپر سے نیچے سے جسطرح سے چاہے بہکاوے
جبہی تو بندون کا پورا امتحان ہے۔ درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ بازمیگوئی
کہ دامن تر مکن ہشیار باش۔ خواب شیطانون کے فریب دینے کا بھاری پھندہ ہو
خواب مکارون کے کید و مکر کے لئے اندھیری کوٹھری ہے علے الخصوص قرب
قیامت کے زمانے مین اکثرون کا خواب جھوٹا ہی ہوتا ہے۔ ترمذی شریف
مین ہو اذا اقترب الزمان لمیکد رویا المؤمن تکذب واصدقھم
رویا اصدقھم حدیثا جب زمانہ قیامت کا قریب آویگا تو مومنون کا
خواب اکثر سچا ہی ہوگا اور جو بات مین زیادہ سچا ہوگا اوسکا خواب بھی سچا ہوگا
اور [illegible] خواب مین [illegible] شبہہ ہین اسلیے کافرون کا خواب تو کیا مسلمانون

کا خواب بھی مفید یقین کو نہین ہے الا ما شاء اللہ لیکن ہان انبیا علیہم السلام و
الصلوٰۃ کا خواب مفید اذعان و یقین کو ہے اور حجت بھی ہے۔ خواب مفید یقین وہی
خواب ہے جس مین احکامات شریعت کی مخالفت نہین پائی جاوے جیسے کوئی
خواب دیکھے کہ ایک بزرگ مجھے فرماتے ہین کہ تو نماز کی مداومت کر شراب کو چھوڑ دے
اس خواب کے یقینی اور سچا جاننے مین باوجود احتمالات کذب کے کچھ نقصان
نہین ہے۔ اور جس خواب مین احکامات شریعت کی مخالفت پائی جاوے تو سمجھنا
چاہیئے کہ وہ خواب شیطانی ہے۔ اولیاء اللہ رح کے حلیے کا دھوکھا دیکر شیطان
مجھ سے یہ کام کرایا چاہتا ہے۔ جو بزرگ اور خدا کا دوست صرف شریعت ہی کی پابندی
سے ہوا ہے وہ کیا بعد مرنیکے لوگون کو اس شریعت کیطرف سے پھیرنیکا قصد
کریگا نعوذ باللہ من سوء الظن خواب تو خواب الہام سے بھی فائدہ یقینی
حاصل نہین ہوتا ہے اور الہام بھی محل خطر ہے اسکے صادق و کاذب ہونیکا اصول
بھی یہی ہے کہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے موافق ہے تو الہام رحمانی ہے
اور مخالف ہے تو الہام شیطانی ہے جیسا کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارائی رح
نے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتا ہے میرے دل مین ایک نکتہ قوم
کے نکتون مین سے پس قبول نہین کرتا ہون مین مگر دو گواہ کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ اور فرمایا عمر بن جنید رح نے کہ جس وجد کی
شہادت کتاب ہدی و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے پس وہ وجد
باطل ہے اسی کتاب و سنت پر تول کرکے سب امرون کی تصدیق کرو اور اچھے برون
کو سمجھا تو۔ خوان پُر نعمت مین مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمتہ اللہ

کہ کسی نے مخدوم سے سوال کیا تھا کہ ولی اپنی ولایت کی تصدیق کر سکتا ہے
فرمایا کہ عشرہ مبشرہ کے حق مین تو وحی ہوئی بس وحی کے منقطع ہونے پر اب
ولی کے حق مین کیونکر تصدیق ہو سکتی ہے - پھر خود ہی جواب دے کہ الہام
سے تصدیق ہو سکتی ہے اگرچہ وحی موقوف ہوگئی ہے - لاکن تاہم الہام سے
چندان صحت ظاہر نہین ہو سکتی ہے کیونکہ الہام کی شان مین کہا جا سکتا ہے
کہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہہ الہام رحمانی ہے شیطانی نہین ہے - پھر کسی نے
جواب دیا کہ نور معرفت و ولایت سے یہہ دریافت کر سکتا ہے کہ یہہ الہام
رحمانی ہے یا یہہ شیطانی ہے - تب آپ نے فرمایا کہ نور معرفت بھی تو مشابہ
استدراج و مکر کے ہے اگرچہ علامات اور امارات سے تمیز استدراج اور
معرفت کے درمیان مین ممکن ہے تاہم قطعی بات ثابت نہین ہو سکتی ہے
کیونکہ احتمال مکر و استدراج کا ہر جگہ پر ناشی ہے - پھر اوس سائل
نے پوچھا کہ اگر کوئی کسی کے حق مین یہہ کہے کہ تو ولی ہے کیونکہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے خبر دیا ہے اور خواب مین دیکھا یا ہے اور شیطان کا متمثل
ہونا آپ کی شبیہہ مین ممکن نہین ہے تب تو قطعی بات ثابت ہو سکتی ہے
کہ لاریب وہ ولی ہے - جناب مخدوم الملک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ
اگرچہ تمثل شیطان کا حضرت کی صورت کے ساتھہ ممکن نہین ہے لیکن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا قطعاً ثابت نہین ہو سکتا ہے کیونکہ یہہ
بات ہو سکتی ہے کہ سننے مین اوسکے دھوکہا ہوا ہو کہ ہمنے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے اور وہ بات حقیقت مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وسلم کی نہو۔ اور اوسنے سمجھا کہ حضرت ہی نے کہا ہی اوسیطرح جو روایت لوگون سے کرتا ہے حالانکہ وہ بات اوسنے شیطان سے سُنی ہی جیسا کہ زندگی مین ایسا واقعہ ہوچکا ہے سورہ والنجم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجمع صحابہ مین پڑھ رہے تھے اور منکرین منافقین بھی جلسہ مین حاضر تھے اور شیطان بھی اوسی درمیان مین آکر بیٹھا تھا لیکن شیطان کو کسی نے نہین دیکھا تھا جب حضرت تلاوت کرتے کرتے اس آیت پر پہونچے افرایتم اللات و العزیٰ ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ آپ کا دم ٹوٹ گیا اور سانس لینے کو ذرا توقف فرمایا شیطان نے ساتھ ہی دم ٹوٹتے کے اوسی آواز اور لہجہ کے ساتھ اوسی قافیہ و وزن کی عبارت بناکر پڑھ دیا۔ "تلك الغرانیق العلیٰ منھا الشفاعۃ لترتجیٰ" ترجمہ یعنی وہ سب بُت ایسے بزرگ ہین کہ اون سے شفاعت کی امید رکھنی چاہیئے سب لوگون نے سمجھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی پڑھ رہے ہین۔ آپس مین تالیان دینے لگے کہ محمد صاحب بھی شفاعت بتان کے قائل ہین۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یارون سے پوچھا کہ کیا سچ مچ ایسی بات بیان کی ہے۔ کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت افسوس ہوا۔ پھر اوس شخص سائل نے مخدوم الملک سے کہا کہ خواب کے دیکھنے والے سے ایسا ہی معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شیطان کی شرکت نہین ہے، تب قطعاً ثابت ہوگا حضرت مخدوم الملک نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگ فرض بھی کرلین کہ حضرت صلعم ہی سے سنکر اوسنے کہا ہی لیکن خوب دیکھنے والا اپنے حق مین کیونکر قطعاً ثابت کرسکتا ہی گو نفس الامر مین ایسا ہی ہو مگر ازانجا کہ مکرو استدراج کا بھی وہ محل ہی اسلئے خوف ہرگز زائل نہین ہوسکتا

بطریقین و اذعان تو جب ہی ہو کہ مکر و استدراج کا خدشہ نہین ہو۔ تمام ہوئی تقریر
مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کی۔ پس تامل کیجیے کہ یہ مقام بہت نازک ہی خواب و خیال و الہام
کا وثوق اور اوسکا فائدہ یقینی جب ہی ہوگا جب شریعت یعنی کتاب اللہ و سنت رسول
اللہ کے موافق ہو کہ اوسوقت مکر و استدراج کا پورا خدشہ جاتا رہتا ہی اور فریب و کید کا محل بسبب
موافقت شریعت کی باقی نہین رہتا ہی یہ مقام مقام اندیشہ کا ہی اس ہی صد ہا کیا بلکہ سیکڑون
اشخاص فاسد العقیدہ ہو گئے باین طور کہ خواب و الہام پر تکیہ کر کے مخالفت و موافقت شریعت
سے بحث نہین رکھا اور تباہ ہو۔ اس راہ طریقت کا داب یہی ہے کہ خواب و الہام پر کام کا دار و
مدار نرکھے اور سر مو شریعت کی مخالفت گوارا نکرے بلکہ خواب و الہام کو بھی اسی شریعت ہی
کی معیار پر کس لیا کرے کھرا کھوٹا معلوم ہو جائیگا۔ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ صوفیہ
علیہ الرحمۃ کو معارف کشف و الہام ہین جسمین خطا کو بھی دخل ہی اور الہام و کشف کی سچے
ہونیکا معیار یہ ہو کہ علوم سی علمائے اہل سنت کی اگر موافق ہو تو صحیح جانو اور اوس سے سر مو فرق ہی
تو سوا ہے دور سمجھو یہی بات حق ہی فماذا بعد الحق الا الضلال پھر اب گمراہی کی سوا
رہا کیا؟ دوسرے مقام پر لکھتے ہین کہ اس راہ مین پھسلاو قدم کا بہت ہی اور مواخذات
کثیر ہین جب ہی تو فلاسفہ۔ دہریہ۔ ملاحدہ۔ معطلیہ۔ اباحیہ۔ معتزلہ اور مثل اسکے اہل بدعت
وہوا سے بغیر شیخ کامل کی اس راہ مین اپنی عقل کی گھوڑے پر چلے اور ہلاک ہو گئے چو غلام آفتابم
ہمہ ز آفتاب گویم + نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم + رہ گئے وہ فقرا کہ بارہ مہینہ یعنی
ہمیشہ نماز نہین پڑھتے ہین درانحالیکہ کوئی عذر شرعی جنون اور سکر کا بھی اون مین
ظاہرا نہین پایا جاتا ہی۔ اچھے خاصے ہین گفتگو مین امتیاز ہی پاخانہ پیشاب مین
طہارت کا خیال ہی نشست و برخاست مین ستر کھلنے نہ کھلنے کا تمیز کامل ہی۔ عذر معقول

سونا بیٹھنا ٹھکانیسے ہی۔ خوش عیش خوش لباس ہین لیکن نماز ادا کرتے ہین اوس کے سر کے غافل
اور کبھی وہین کبھی گاہی نہین ادا کرتے ہین۔ ایسے شخص بیہوش کی نسبت بعضی تو یہ کہتے ہین کہ
آپکو حواس نہین ہی ہمیشہ استغراق مین رہتے ہین۔ اس قول کے قائل تو نہایت ہی بڑے مجرم
ہین۔ بولنے والے کی وجاہت کا خیال کرکے لوگ منہ لیکے رہجاتی ہین سو خاطر یا لحاظ سے
مین بان ہوگیا + جھوٹی قسم سے آپکا ایمان تو گیا + ورنہ اس صفات کا شخص جسکو اپنے ہر کام کا
ہوش ہی صرف نماز کے بارے مین بیہوش کس قانون کی رو سے ہو سکتا ہی تا آنکہ وہ کبھی
کبھار بیہوش ہو جاتا ہو پھر وقت افاقہ کے کیون نماز کو ادا نہین کرتا۔ ایسون کے بارے
مین اوپر تحریر گذر چکی "مجنون" کے اولیاء اللہ نہین ہونیکا بیان ہین بلا خطہ فرمایئے
بعضے کہتے ہین کہ آپ کعبہ مین نماز ادا کرتے ہین اس قول کے قائل تو اوس سے بھی اوس سر
کی غافل معلوم ہوتے ہین نماز نہین پڑھنے مین ایسا بیہودہ شعبدہ کرنا گویا دیدہ جوڑ کی اپنی نماز
نہین پڑھنے کا اقرار کرنا ہی۔ لوگ اس خصوص مین کسقدر پریشان اسلیئے ہو رہے ہین کہ اسکے
اس فعل کو خرق عادات مین شمار کرکے کرامت پر ڈھالتے ہین اور حقیقت مین اس امر کو اس
شخص کی سچ جانتے ہین حالانکہ یہ مسلم نہین ہی کہ وہ ہر وقت کعبہ مین پڑھتا ہی کیونکہ ہر وقت
کعبہ مین جانیکو دلیل شرعی سے ثابت نہین کر سکتا ہی۔ الہام وخواب کا اعتبار نہین وہ
محتمل شیطانی و رحمانی دونون کا ہی جیسا کہ صوفیہ کرام کے اقوال سے اوپر ثابت ہو چکا
دوسرے ایک آدھ مرتبہ کسیکو دکھلا دینا بھی مثبت مدعا نہین ہو سکتا ہی کیونکہ ان امور مین
سفلی اعمال اور مسمریزم وغیرہ سے کیونکر پھیلانیکا نہایت عمدہ موقع ہی۔ بلکہ [illegible] کا
اور خلاف واقع دکھلا دینا۔ اور آن کی آن مین سیکڑون کوس اشیا لا کے دکھلا دینا۔ اور
آنکھ بند کرنا ہی کہ سیکڑون منزل طی کرتا ہی۔ اور اسکے سوا ہزارون طرح کے خرق عادات ہین

لوگونکی باتین ہاتہ کا کھیل ہے برہمن جوگی سناسی کبیر پنتھی وغیرہ برابر کیا ہی کرتے ہین سیکڑون
انگریزان اوڈ ابل جانتے والی تھیاسوفیکل سوسائٹی والی عجائب و غرائب حرکات خلاف
عادات کی دکھلایا ہی کرتے ہین مراعات علوم و فنون سے انگریزان اور کثرت جوگ و مراقبہ
و ریاضت کی ذریعہ سی ہندو وہ خرق عادات دکھلاتی ہین کہ اہل حق مین ہرگز اوسکا وجود
نہین ہے جب ہی خرق عادات نہ جزو ولایت ہی اور نہ موقوف علیہ ولایت ہی۔ خلوت خاص
مین رہ رہ کی عدو ہیکہ گئے + وہ اشارے کہ تری جنبش مژگان مین نہین + آن امور سے آدمی
ولی اللہ نہین ہوسکتا اور اوسکی خرق عادات کرامت نہین کہلاسکتے ہین۔ اصل ولی اللہ کی
کرامت تقویٰ و استقامت ہی جیسا کہ قرآن مین ہی قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔
جنید سید الطائفہ علیہ الرحمۃ کی جناب مین ایک شخص مرید ہونیکو آیا چند روز رہکر جانے لگا
آپنی فرمایا کہ کیا آئے اور کیا چلے۔ اونہون نی عرض کیا کہ ہم مرید ہونیکے ارادہ سی حاضر
ہوئی تھے لیکن باوجود اسقدر شہرت کے آپ مین کوئی خرق عادات نہین پائی ہین حضرت
نے فرمایا کہ کیا کوئی امر خلاف تقویٰ و استقامت کی یعنی کوئی امر خلاف شریعت کی
مجھہ مین تو نے دیکھا فرمایا نہین تب آپ فرط جذب مسرت مین اوسکا ہاتھ پکڑ کے
کہنے لگی کہ "ازجنید ہمین کرامت بس ہست"۔ کہ جنید سی یہی تقویٰ و استقامت کرامت
کے لئے کافی ہی۔ اگر اسی خرق عادات پر ولایت خاصہ موقوف ہوتی تو سید الطائفہ جنید رح
کو جناب باری عز اسمہ بہت کچھہ خرق عادات عنایت کئی ہوتا۔ لیکن اگلے استقامت والے
اولیاء اللہ سی خرق عادات کا زیادہ ہونا دستور نہ تھا۔ گو عنایات لم یزلی سی کوئی امر بعید بھی نہ تھا
بقول دردرح سہ قتل عاشق کسی معشوق سی کچھہ دور نہ تھا + پر ترے عہد سی آگے تو یہ دستور نہ تھا
امام یافعی رح نی فرمایا ہی کہ احمد بن حنبل رح سے کسی نی اسکی وجہ پوچھی کہ اگلے اولیاء اللہ کو

کرامت زیادہ کیون نہتی اور اب کیون ہے۔ فرمایا اگلون کا ایمان ایسا قوی تھا کہ اون کو کسی دوسری شیٔ کی ضرورت نہتی جس سے وہ ایمان کو قوی کرتے اور اب کی اولیاء اللہ ضعیف الایمان ہین اوس درجے کا ایمان اونکو نہین ہی اسلیئے انکو کرامت دیکر اللہ انکے ایمان کو قوی کرتا ہے۔ بعض مکتوب مین آیا ہی کہ استقامت کا درجہ کرامت سے بھی زیادہ ہے حضرت نقشبند رح سے کسی نے کرامت طلب کیا فرمایا کہ میری کرامت تو ظاہر ہے کہ باوجود اسقدر گناہونکے مین زمین پر چل پھر رہا ہون۔ اور زمین مین دھنس نہین جاتا ہون۔ کرامت اسکا نام ہی کہ آدمی اللہ کے عذاب سی مامون نہو بیٹھے اور اپنے اعمال و افعال حسنہ پر مغرور نہو سے۔ اپنے کو تمام مخلوقات سی برا جانے۔ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ سی کسی نے سوال کیا کہ آپ کی داڑھی بہتر ہے یا کتے کی دُم فرمایا اگر خاتمہ بخیر ہوا اور یہ محنت ہماری مقبول ہوئی اور یہ کام ٹھکانے لگا تو یہ داڑھی داڑھی ہے ورنہ کتے کی دُم سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ یوسف بن اسباط رح سفیان ثوری رح کے پاس گئے وہ تمام شب روتے تھے مین نے کہا یہ رونا کیا ہی شاید گناہون پر روتے ہونگا اوٹھا کر کہنے لگے کہ گناہ کسقدر ہون اللہ کے نزدیک اوسکا بخشنا اس سے بھی آسان ہی لیکن رونا اسکا ہی کہ کہین اسلام مجھ سے سلب نکر لیا جاے اپنے بندے پہ جو کچھ چاہو سو بیداد کرو۔ یہ نہ آجا ہی کہین دلمین کہ آزاد کرو + حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے کہ مین بوڑھا ہو گیا ہون لیکن عیوب مجھ مین جیون کی تیون ہین۔ اور معلوم نہین کہ کل کیا میرے ساتھ معاملہ ہوگا۔ حضرت حسن بصری رضہ بیان کرینگے کہ حدیث مین آیا ہی کہ قیامت مین ایک شخص بعد عذاب ہزار برس کے آگ سی نکالا جاویگا۔ اوسکا نام ہناد ہی وہ اللہ پاک سے کہے گا

یا حنّان یا منّان ۔ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش وہ آدمی ہنادین ہی ہوتا ۔
اولیاء کرام اللہ پاک کی بے نیازی کا اندازہ کرکے کمال عبودیت کی ادائے مین رہے ہین یا اوسکی رحمت
پر ناز کر رہے ہین ۔ نفس کو اوسکی مصور پر بھی کیا کیا ناز ہین کھینچا ہے جسقدر دبا رہتا ہی کھینچا جاتا
ہے ۔ حضرات ؟ اپنے نفوس کو فخر و غرور و نخوت سے پاک کرنا اور حسد کینہ بغض ریا سمعہ سے
بری فرمانا اور عبادات و معاملات مین اخلاص و تقوی سے کام لینا ۔ اور عادات و حرکات مین عبودیت
کی ادائے دینا اصل کرامت یہی ہے ۔ ابن القیم رح نے اغاثۃ اللہفان مین لایا ہے کہ
ابن ابی الدنیا نے خالد بن ایوب سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص بنی اسرائیل کی بزرگ عابد و نیک سے تھے انکو
خواب مین کسی نے کہا کہ تم فلان شخص کی پاس جاؤ ۔ یہ خواب متواتر تین رات ہوا تب عابد صاحب
اونکی پاس تشریف لیگئے ۔ وہ موچی تھے عابد صاحب نے اپنے حاضر ہونیکا قصہ بالتفصیل بیان کیا اور
پوچھا کون سا فعل آپ ایسا کرتے ہین جس سے اس درجہ مقبول ہین ۔ فرمایا مین تو کوئی بڑا عابد
نہین ۔ ہان صرف اس امر کا البتہ مجھے التزام ہے کہ مین اپنے کو سب سے برا جانتا ہون اور واقعی
ہون بھی کوئی شخص میرے سامنے ایسا نہین گذرا ہے کہ جسکی نسبت مین نے یہ نہین سمجھا ہے کہ یا
جنتی ہوا اور مین دوزخی ہون ۔ سو بڑی اپنی برائیون پر نظر تو نگاہ مین کوئی برا نہ رہا ۔ حاسبوا
قبل ان تحاسبوا ۔ اپنی نفس کا حساب لے لو قبل اسکے کہ تم کو اوسکی طرف سے حساب دینا پڑے ۔
نفس کا فریا موذی ہے اسکی اصلاح کا نام تقوی و کرامت ہے ۔ اولیاء اللہ بال بال حساب
نفس کا لیتے ہین ۔ اور پھونک پھونک کر قدم بڑھاتے ہین ۔ ہر کام مین اسکا خیال رکھتے ہین
کہ اللہ ہی کے واسطے ہو نفس کی شرکت نہونے پاوے ۔ بہت دور ہے اپنے نزدیک تو
بھی ۔ ایسی یادگار فرمانے بہت ہین ۔ امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قرضدار
کی سایہ سے بھاگتے تھے باین خیال کہ کہین نفس کی آسائش کیلئے سایہ مین ٹھہرنا ہمارا

سو خواری مین شمار نہ کیا جاسے ۞ اب بھاگتے ہین سایۂ زلف بتان سے ہم ۞ کچھہ دل سے ہین ڈرے ہوئے کچھہ آسمان سے ہم + حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہی کہ کرامت تقوی کرنیکا نام ہی اور تقوی یہہ ہی کہ گناہ پر اصرار نکرے اور عبادت پر مغرور نہو - ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ ذرہ برابر نیکی ساتھہ تقوی اور یقین دل کے افضل ہی اوس عبادت سے کہ جو یقین دل سے نہو اگرچہ پہاڑ برابر کیون نہو - دل ہی پونجی ہی یہہ درست ہی تو سب کچھہ ورنہ بغیر اسکے ساری عبادتین بے روح کی ہین ۞ کشش دل کی ہی کام آتی ہی ورنہ ۞ فسون سیکڑون ہین فسانے بہت ہین + بڑی کرامت یہہ ہی کہ دل متقی ہو جاے - پس جس شخص کا نماز پڑھنا یقینی نہین ہے اور اوسکو شرع پر استقامت حاصل نہین ہی ہرگز اوسکی صحبت اختیار نکرے اگرچہ خرق عادات ہزارون اوس سے صادر ہون اوسکا کچھہ خیال نفرمانا چاہیے ایسے شخص سے اچھے ہونیکے احتمال پر مرید ہونا ایمان پر ضرر پہونچنے کا قوی گمان ہی نہین بلکہ یقین ہی - قرآن پاک مین آیا ہی کہ گنہگار اور کافر کی فرمانبرداری مت کر لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا پہلے گنہگار کی فرمانبرداری اور اطاعت سے منع کیا بعدہٗ کافر کی اطاعت سے - کیونکہ کفار کی صحبت بسبب اس امر کے کہ اوسکی برائی معلوم ہی چندان ضرر رسان نہین ہی جتنا فاسق فاجر مسلمان کی صحبت سے ضرر ایمان پر پہونچتا ہی - دوسری جگہ قرآن مین ہی وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا - ترجمہ مت تابعداری کر اوس شخص کی جسکے قلب کو ہمنے غافل کردیا ہی اپنی یاد سے - اور جسنے اپنے نفس و خواہش کی پیروی کی - اور جسکا فعل اندازہ شریعت سے باہر ہی - کیا یہہ اسلام کے ادبار کا زمانہ ہی کہ کسی زمانہ مین نماز کا پڑھنا ہی کرامت شمار کیا جاتا تھا - یا آب نماز کا نہین پڑھنا کرامت و خرق عادت بتلایا جاتا ہی - یا رنڈیون کا

گانا سننا اور مزامیر و معازف کو استعمال کرنا ہی فسق و فجور گنا جاتا تھا۔ یا اب یہی گانا بجانا اور مزامیر و معازف کو طریقت کی رو سے حلال جاننا تقوے و کمال ایمان کر کے تعبیر کیا جاتا ہی کسی زمانہ مین آتشبازی مین روپیہ صرف کرنیوالا مبذرین مین سے شیطان کا بھائی تصور کیا جاتا تھا۔ یا اب یہی صرف بیجا کرنیوالے اللہ والے کہلاتے ہین یا تو اسلام کے ہادی برحق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت اجنبی کی بیعت ہاتھ پکڑ کے نہین لی یا اب کے شاہ صاحبان اپنی اجنبی مریدنی سے پیر دبواتے ہین اور اونسے تخلیہ کر کے باتین کرتے ہین۔ ان افعال کے مرتکب حضرات کو اگر ہم دیدہ و دانستہ بزرگ و ولی اللہ سمجھتے ہین تو ہماری سمجھ پر پتھر پڑین سہ تجھے اے سنگدل آرام جان سمجھا سمجھے پڑین پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے۔ قال اللہ تعالی یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ الخ فتح مکہ کے روز یہ آیت نازل ہوئی جب آپ بیعت مردون کی لے چکے تو بعد از فراغ عورتوں سے عہد لیا اور عورتونکی بیعت لی۔ اسوقت کی عورتون مین جو خصائل رذیلہ تھی اون سے توبہ کرائی اور ہندہ زوجہ ابو سفیان بھی اوس بیعت مین شریک تھین چنانچہ سب عورتونکی طرف سے وہی زبان سے اقرار کرتی تھین۔ قول الجمیل مین ہے کہ عورتون کی بیعت کرنیکا طریقہ یہ ہی کہ مرشد ایک کنارہ کپڑے کا پکڑے اور بیعت کرنیوالی عورت دوسرا کنارہ اوس کپڑے کا پکڑے۔ اور بیعت عورتونکی بدون پکڑنے کسی چیز کے بھی جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ اہل اسلام اولیاء اللہ سے غلطی ہی آنکی شان کیا ہی پر اصرار کرنا بعید ہی جس شخص کو کبائر گناہ پر اصرار کرتا ہوا دیکھو اور فسق و فجور مین ڈوبا ہوا پاؤ وہ ہرگز ولی اللہ نہین ہے اور جیسے شیطان تمہین انکی طرف رجوع کریگا اور اونکی فیضونکو جتلادیگا۔ اور بڑے مکر و کید

اونکی آبرو وسطوت کو تمھارے دل پر جمائیگا انواع خرق عادات سے تمکو بہلاویگا۔ دنیاوی وجاہت وسکی تمھارے دلکو کھینچے گی۔ کثرت سے مریدین کا ہونا قلب مین عظمت کو ڈالیگا۔ مگر یقین کرکے مانو کہ ولایت خاصۃ تقوی مین منحصر ہے اِنْ اَوْلِیَاءُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ جو شخص متقی نہین چاہئے کچھہ ہی ہو لیکن وہ خدا کا دوست نہین وَ اللہ ثم باللہ یہ ہم جسپہ مر رہے ہین وہ ہی بات ہی کچھہ اور ہے عالم مین تجسے لاکھہ سہی تم مگر کہان +

اولیا اللہ رح کی شان مین آیات و احادیث

ہزارون آیات و احادیث مین چند آیت و حدیث کا ذکر کرتے ہین۔ سچے دوست اللہ پاک کے متقی و پرہیزگار ہین جو تقوی و استقامت کے زیور سے آراستہ ہین اور محبت وخلوص کے عطر سے بسے ہوئے ہین جیسا قرآن پاک مین ہے۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ سورہ یونس مین ہے کہ خدا کے دوستون کو نہ دنیا مین کچھہ خوف ہے اور نہ عاقبت مین کسی امر کا اونکو ڈر ہے اور وہ کون ہین یہی جو ایمان لائے اللہ پر اور متقی و پرہیزگار ہوئے۔ بعضون نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ اولیا اللہ کو نہ قبر مین منکر نکیر کے سوال کا ڈر ہوگا اور نہ وہ قیامت مین حساب وکتاب سے اندوہگین ہونگے سہ حساب اصلا نہ پوچھے مجھسے میرے دلکی زخمون کا یہ حساب بستان دردل اگر وہ دلربا سمجھے + جیسا کہ قرآن مین ہے لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ هٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نہ اندوہگین کریگی اونکو گھبراہٹ بڑی ملاقات کرینگے اون سے ملائکہ اور کہینگے کہ یہ دن وہی ہے جسکا آپ دنیا مین وعدہ دئے گئے تھے۔ آج آپ جنت مین داخل ہونگی اور جو خواہش کرینگے وہ نعمت آپکو ملے گی۔ قرآن پاک مین ہے اِنَّ وَلِیَّ اللہ

الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ میرا کارساز ہے خدا جسنے اوتارا
ہے قرآن اور وہ دوست رکھتا ہے صالحین کو۔ ابن عباس رض نے کہا کہ یہاں مراد صالحین سے
متقین ہین یعنی جو لوگ شرک نہین کرتے ہین اور توحید کامل رکھتے ہین نماز پڑھتے ہین
اور سب امرون مین پیرو رسول اللہ کے ہین ایسے لوگ اولیاء اللہ ہین انکا دین دنیا
دونون مین اللہ کارساز ہے۔ کسیکی عداوت ارباب صالحین و متقین و اولیاء اللہ کو ضرر
نہین پہونچا سکتی ہے کیونکہ وہ حمایت مین خدا کے ہین ۔ دشمن اگر قویست نگہبان
قوی ترست۔ اور بالفرض کوئی مصیبت انکو پہونچی تو اوسکو وہ آزمایش منجانب
اللہ سمجھتے ہین اور اوسپر صبر کرنیکو بہت بڑا تقرب خیال کرتے ہین ۔ بڑھگئی ہے
عشق مین حرص اسقدر اپنی کہ ہے ۔ غم پہ غم کی آرزو حسرت پہ حسرت کی طلب ۔ مخدوم
الملک رح نے فرمایا ہے ایک مرتبہ ولی کا یہ ہے کہ تعریف کرنے سے مخلوق کے خوش نہو
اور برائی کرنے سے رنج نہو اسیوجہ سے اگر کوئی اولیاء اللہ کو ابو یزید۔ زاہد۔ امام
عابد۔ پارسا کہتا ہے تو اوسکا اعتماد نہین کرتے ہین۔ اور کوئی مرتد و کافر مشرک کہے تو اوسکا بھی
غم نہین فرماتے ہین ۔ صاحب نظر نباشد در بند نیکنامی ۔ خاصان چہ باک دارند از
گفت و گوی عامی ۔ اس سے بالا مرتبہ ولی اللہ کا یہ ہے کہ تعریف کرنے سے رنج ہو اور
ذم کرنے سے خوش ہو (خوان پرنعمت) اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ
یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اللہ دوست ہے ایمان والون کا نکالتا ہے اونکو اندھیرون سے
اوجالے مین اور وہ جو کافر ہین اونکے رفیق ہین شیطان نکالتے ہین اونکو اوجالے سے اندھیرے

ہین وہی لوگ دوزخ والون سے ہین اور ہمیشہ وہان رہین گے۔ اللہ پاک نے اس آیت مین یہ خبر دی ہی کہ جو شخص اللہ کی مرضی پر چلتا ہی اوسکو اللہ راستہ دکھاتا ہی ظلمات سے یعنی کفر و شرک و ریب سے نکالکر نور حق جلی مہر منیر کیطرف پہونچا دیتا ہی اور کافرونکا دوست و کارساز شیطان ہی۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے دوست اولیاء اللہ کو تمام برائیون سے محفوظ رکھتا ہی اور نور حق صفا قلب پر نازل تقرب تک پہونچا دیتا نور کا لفظ واحد ہی اور ظلمات کے جمع لانے سے اشارہ اسطرف ہی کہ راہ حق ایک ہی ہی اور کجی کی بہت شاخین ہین اللہ تعالے اپنے متقی مومن بندونکو سارے کفر و شرک و بدعت و فسق و فجور سے نکالکر ایک راہ حق اتباع کیطرف دلکو رجوع کر دیتا ہی اور شیطان اپنے دوست کو ایمان کی باتو نسے دلکو پھرا کر فسق و فجور شرک و بدعت و ترک صلوٰۃ کیطرف متوجہ کرا دیتا ہے اور حیران و پریشان کئے رہتا ہی وسوسہ باطل سے اونکے دلکو کبھی چین سے فارغ ہونے نہین دیتا جو جتنے مشرک و بدعتی فاسق ہین علی حسب المراتب کفر سب اولیاء شیطان ہین۔ اور کفر کا لفظ عام ہی۔ چھوٹے بڑے کفر دونونکو شامل ہی۔ کفر دون کفر۔ آل عمران مین ہی وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ دوست ہی ایمان والون کا۔ بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ کیون نہین جو کوئی پورا کرے اپنا قول و قرار اور پرہیزگار رہے سو تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارون کو۔ عہد کو پورا کرنا عام ہی خواہ کسی آدمی سے عہد ہو یا عہد اللہ سے ہو۔ خدا سے عہد بندون کا بڑا روز الست کا عہد ہی جسدن سب لوگون یعنی کل بنی آدم سے دنیا مین توحید و کتاب و سنت پر چلنے کا وعدہ اجمالاً لیا گیا تھا۔ جتنے مشرک و بدعتی فاسق تارک الصلوٰۃ ہین وہ سب اوس عہد سے غافل ہین اور عہد شکن ہین تو وہ متقی نہ ٹھہرے

اور جو متقی نہین وہ خدا کے دوست بھی نہین - حدیث مین آیا ہے جسمین چار خصلتین ہین وہ
منافق پکا ہے اور ایک اور دو جسمین ہو وہ کچا منافق ہے - جو امانت مین خیانت کرے
بولنے کے وقت جھوٹھ بولے قول و قرار پھر جب یہ امر ثابت ہوا کہ ولی اللہ نہین ہو سکیگا
مگر مومن متقی تو ماہیت و حقیقت متقی سے وقوف ضروری ہے - ابن عباس نے
کہا کہ متقی وہ مومن ہین جو شرک سے بچتے ہین طاعت پر عمل کرتے ہین - دوسری روایت
مین ہے کہ متقی وہ لوگ ہین کہ ڈر سے سے بھول چوک اور ترک ہدایے پر اللہ کے عذاب سے
ڈرتے ہین قرآن کی تصدیق پر رحمت کی امید رکھتے ہین - کلبی نے کہا کہ متقی وہ آدمی
ہے کہ جو کبیرہ گناہون سے پرہیز کرتے ہین - اعمش نے بھی اسکی تصدیق کی ہے
کسی نے کہا کہ متقی وہ آدمی ہے جو چھپی باتون پر ایمان لاتے - نماز پڑھتے ہین - زکوٰۃ دیتے
ہین - آخرت پر یقین کرتے ہین - اور آسمانی کتابون کی تصدیق کرتے ہین جیسا کہ خود
اللہ صاحب نے متقین کی صفت کو اول سورہ بقرہ مین بیان کیا ہے هُدًى لِلْمُتَّقِينَ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ - ابن جریرؒ نے کہا کہ اول سورہ بقرہ کی آیتین
ان سب اقسام کو شامل ہین - عطیہ سعدی کی روایت مین مرفوعًا آیا ہے کہ
بندہ مومن متقی نہین ہوتا جب تک ڈر والی چیز سے بچنے کے لئے بے ڈر والی چیز
کو نہین چھوڑ دے - اسکو ترمذی ابن ماجہ نے روایت کیا ہے - امام شوکانی رح
نے فرمایا ہے کہ کمال تقوی کا یہی ہے کہ جو اس حدیث مین آیا ہے اور شرعی معنی تقوے
کے بھی یہی ہین اسی معنی کی طرف جانا واجب بتلایا ہے - اس حدیث کو احمد و عبد بن حمید نے

وبخاری نے تاریخ مین لایا ہی - ابن ابی حاتم وبیہقی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہی - ترمذی نے
حسن اور حاکم نے صحیح کہا ہی سورہ حجرات مین بڑے متقی کو بڑے بزرگ کرکے یاد کیا ہے
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تحقیق کہ جو بڑا پرہیزگار تم مین سے ہی وہی اللہ کے
نزدیک بڑا عزت والا ہی اور اللہ خبردار ہی - ایک مقام مین یہہ بھی ہی اِنْ اَوْلِیَاءُہٗ اِلَّا
الْمُتَّقُوْنَ کہ کعبہ مشرفہ حرم محترم کی تولیت کی صلاحیت نہین ہی مگر متقین کو -
یعنی سوا پرہیزگارون کے خانہ خدا کی تولیت نہین کسیکو لائق ہی بعض اہل
علم نے کہا ہی کہ پارہ سیقول کی آیتین صفت متقی مین جامع ہین جنمین یہ صفتین
پائی جاوینگی وہ کامل متقی ہے اور جو متقی ہی وہ دوست اللہ کا ہی لَیْسَ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰہِ سے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُتَّقُوْنَ تک - ابن ابی حاتم
نے کہا ہی کہ اس آیت مین عام قاعدے مضبوط عقیدے کے ہین - ابو ذر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا تھا کہ ایمان کیا چیز ہے - آپنے یہہ آیت پڑھکر سنائی پھر بھی پوچھا پھر اسی
آیت کو پڑھا - ابن کثیر نے کہا ہی کہ اصل بات اللہ عز وجل کی طاعت وبجا آوری حکم
ہے - جدھر کا وہ حکم کرے اوسیطرف رخ کرنا چاہیے بڑی نیکی وتقوی یہی اتباع شریعت ہے
کچھ مشرق ومغرب کیطرف منہ کرنا طاعت نہین ہے - اگر بے حکم خدا ہو اس آیت مین
اٹھارہ صفت مومن کامل متقی کی بیان فرمائی ہی - اللہ - اور دن آخرت - ملائکہ - اور
آسمانی کتابون اور سب نبیون پر ایمان لانا - یہہ پانچ چیز پر ایمان لانیکو فرمایا ہی مال
قرابتدار یتیم مساکین مسافر سائلین گردن چھوڑانیکے موقع پر دینیکو ارشاد
فرمایا ہی صبر کرنیکے تین موقع بتلائے ہین - سختی وحالت محتاجی جسکو باسا کہتے ہین
اور مرض واسقام والام کیحالت مین جسکو ضرا کہتے ہین اور وقت قتال ملاقات اعدا کے

جنکو حین البأس کہتے ہین سو روز آفتین ہی ہین دل پر محن کے ساتھہ جب دیکھو زخم
تازہ ہی زخم کہن کے ساتھہ - پھر نماز و زکوۃ و عہد کی بڑی تاکید فرمائی ہی - واحدی نے
کہا کہ حرف واو کے لانے سے اشارہ اسطرف ہی کہ جب تک ساری صفتین پائی نہین جاوینگی
تب تک کامل مومن و متقی نہین پھر جو لوگ ان مین ایک صفت کے ساتھہ بھی متصف نہین
ہین وہ نرے مومن ہی نہین متقی و ولی اللہ تو کیا ہونگے سو دل عبادت سے چرانا اور جنت
کی طلب * کام چور اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب * اذا عاهدوا سے تمام عہد
کیطرف اشارہ ہی - کیونکہ بنی آدم سے ازل مین اجمالاً سب احکام شرعیہ کو ماننے اور اوسپر
عمل کرنیکا وعدہ لے لیا گیا تھا - اور پھر اللہ صاحب نے سورۂ انفال مین سچے مومن و متقی کی
علامت کو ارشاد فرمایا ہی کہ ایمان والے وہ ہین کہ جب نام آوے اللہ کا تو ڈر جاوین اور
جب پڑھین اونپر اوسکے کلام کو تو زیادہ ہووے اونکے ایمان - اور اپنے رب پر بھروسا
رکھتے ہین اور جو کھڑی رکھتے ہین نماز اور زکوۃ دیتے ہین ایسے لوگ سچے ایمان والے ہین - اونکے
واسطے درجے ہین اونکے رب کے پاس اور مغفرت ہی اور روزی ستھری ہی تقوی کی بڑی بڑی فضیلتین
قرآن مین مذکور ہین از انجملہ چند فضیلتون کا بیان اسجگہ کیا جاتا ہی - ایک تو تعریف
اوسکی کہ فرمایا اللہ صاحب نے ان تصبروا و تتقوا فان ذلک من عزم الامور
یعنی صبر کرین اور تقوی کرین تو بڑی کام کی بات ہی - دوسری محافظت اور بچاو دشمنون
سے کہ فرمایا ان تصبروا و تتقوا لا یضرکم کیدهم شیئا یعنی اگر صبر
کرو اور تقوی اختیار کرو تو تمھارا دشمنون کا مکر تمکو ضرر نہ پہونچا سکیگا - تیسری متقی
پر اللہ کی مدد ان اللہ مع الذین اتقوا و الذین هم محسنون یعنی
اللہ کی مدد اونپر ہے جو متقی اور نیکوکار ہین - چوتھی نجات سختیون سے اور ملنا حلال رزق

و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو ڈرے اللہ سے نکالتا ہے ہر سختی سے اور رزق دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان بھی نہین رکھتا تھا۔ پانچوین یہ کہ تقویٰ کی جہت سے سنوارے اعمال اونکے سنورینگے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم چھٹی متقیون سے یعنی اللہ کے ڈرنیوالون سے کوئی گناہ کچھ ہو جاویگا تو اللہ بخشدیگا و یغفر لکم ذنوبکم۔ ساتوین یہ کہ خدا کے متقی لوگ دوست ہین ان اللہ یحب المتقین۔ آٹھوین قبول ہونا ہر بندگی کا خدا کی درگاہ مین تقویٰ پر موقوف ہے انما یتقبل اللہ من المتقین۔ نوین یہ کہ متقی لوگ خدا کو بڑے پیارے ہین۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ دسوین بشارت و مژدہ ہے متقیون کے لیے کہ دنیا و دین دونون مین اونکو چین ہے۔ گیارھوین متقیون کیلئے دوزخ سے نجات ہے ثم ننجی الذین اتقوا۔ بارھوین یہ کہ متقیون ہی کے لیے جنت تیار ہوئی ہے اعدت للمتقین تیرھوین یہ کہ آسمان و زمین کی ساری برکتون کا وعدہ انھین تقویٰ والے کیلیے ہی ولو ان اہل القری امنوا و اتقوا لفتحنا علیہم برکات من السماء والارض یہ سب فضیلتین متقین کی ہین لیکن فی الحقیقت یہ سب آیتین اولیاء کرام کی فضیلت مین ہین کیونکہ جو لوگ متقی ہین وہ خدا کے دوست ہین اور جو خدا کے دوست ہین وہ متقی ہی ہین۔ قال تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملئکۃ الا تخافوا و لا تحزنوا و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون تحقیق کہا جنھون نے کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر اوسی پر [illegible] فرشتے کہ تم مت ڈرو اور [illegible]

سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا۔ ہم ہین تمھارے رفیق دنیا و آخرت مین اور تمکو
وہان ملیگا جو چاہیگے ہو کیونکہ وہان تم مہمان ہوگے اللہ بخشنے والے مہربان کے۔ یہ فرشتے دن
حشر کے اوترتے ہین جسدن ہر کسی کو اپنا غم و فکر ہوگا۔ یا مرینگے وقت اوترینگے۔ اور
خوشخبری دینگے۔ آیت دلیل ہے کہ اولیاء اللہ کا وصف یہ ہے کہ وہ قائل توحید الوہیت
اور ربوبیت کی ہوتے ہین اور پھر اس قول پر جمے رہتے ہین اور اسی پر مرتے ہین ؎
ہین کہان سنگ دریا رسے ٹل جاونگا کیا وہ پتھر ہے پھسلتا کہ پھسل جاونگا ؎
گرا داغ کہ از کوے یار برخیزد ؎ نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد ؎ اور آیت قرآن سے یہ بھی معلوم
ہوتا ہے کہ جس چیز کی تمنا ہوگی وہان اوسکو پائینگے فِیمَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ
خَالِدُونَ ۔ جو طالب خدا کے ہین وہ جنت و بہشت حور و غلمان سے زیادہ اللہ پاک کے
لطف و عنایت کے طلبگار ہین۔ اور ما و شما کو جنت ہی نصیب ہے تو غنیمت ہے۔ اگرچہ جنت
مین جائیگا وہ دیدار الٰہی سے محروم نہین رہیگا۔ مگر ہر آدمی کی تمنا اوسکے حوصلے کے
موافق ہے۔ گو دینے والا ارحم الراحمین ہے۔ کیا کچھ نہ دیگا۔ خیال اچھ بیان مرزا کے
من بندۂ عاصیم رضائے تو کجاست ؎ تاریک دلم نور صفائے تو کجاست ؎ ما را تو بہشت گر
بطاعت بخشی ؎ آن بیع بود لطف و عطائے تو کجاست ؎ قال تعالیٰ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ
أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا
قابل دینے کے ہین وہ لوگ جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے۔ بے خبر اونکو
اونکے نہ مانگنے کی وجہ سے غنی و تونگر سمجھتے ہین۔ تو اونکو پہچان سکتا ہے اونکے چہرے سے
کہ وہ لوگون سے لپٹ کر نہین مانگتے ہین۔ اس آیت مین انکی تو تعریف ہے فقراء اسلام

کی کہ وہ راہ خدا مین بند ہوگئے ہین - اونکو کوئی کام سواے رضاے خدا کے نہین ہے وہ معاش
کی تلاش کیلیئے بھی نہین نکل سکتے ہین ؎ اسی تقریب اوس گلی مین رہے + منتین
ہین شکستہ پائی کی + دنیا کے تمام کھانون کے مزے سے اونکو غرض نہین - اونکی غذا غم
محبت ہے - اونکا شربت شربت دیدار ہے ؎ غم کھاتا ہون لیکن میری نیت نہین بھرتی
کیا غم ہے مزیکا کہ طبیعت نہین بھرتی + ؎ خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانیکو +
یہ غذا ملتی ہے جانان تیرے دیوانے کو + قناعت اس درجہ کا کہ باوجود حاجت کے
بھی کسی سے سوال نہین کرتے ہین ؎ چو بستہ شکر قناعت لب سوال مرا + زبان
بود بدہن لقمۂ حلال مرا + قبل صحبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پیٹ بھر
روٹی پر مزدوری کرتے اور سوال نکرتے ؎ اے قناعت تونگرم گردان + کہ ورای
تو ہیچ دولت نیست - اس آیت مین بیان ہے کہ کوئی ایسونکو دیتا بھی نہین ہے
کہ خود کسی سے سائل نہین ہوتے ہین - اپنے کو آسودہ حال دکھلاتے ہین - وہ متوکل
شخص ہین - دنیاوی اسباب پر اونکا بھروسا نہین ہے نہ کسی سے مانگتے ہین - اور
نہ کوئی اونکو دیتا ہے - اللہ ہی اونکا کفیل رزق ہے غیب سے رزق پہونچاتا ہے - انھین
کو ارشاد ہوا ہے وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ - آسمان مین تمہاری
رزق ہے اور وہ چیز ہے جسکا تمہارے ساتھ وعدہ ہے - پھر ارشاد ہوتا ہے مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ
لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جسکے دل مین اللہ کا ڈر ہے یعنی جو
متقی ہے اوسکے کام کی راہ خدا نکال دیتا ہے اور اونکو ایسی جگہ سے رزق عطا دیتا ہے کہ جہان
گمان نہین - معلوم ہوا کہ جو لوگ بھیک مانگتے ہین وہ متقی نہین ؎ اولیاء اللہ نہین سوال
کرنا شرعاً حرام ہے یا گناہ کبیرہ اور سوال کرنے سے آبرو جاتی رہتی ہے اولیاء اللہ کا منصب یہ ہے

کہ کسی آداب شرعی کو اگرچہ کتنا ہی حقیر کیون نہو ترک نکرے - پھر سوال کرنے اور بھیک
مانگنے سے پوچھنے کے کیا معنی - اولیاء اللہ محض محفوظ ہین یعنی حفاظت حق مین ہین اونکی
زبان کو حق تعالیٰ ایسے حرام سوال سے محفوظ رکھتا ہے بیٹھے بھرے ہوئے ہین خم مے کی طرح ہم
پر کیا کرین کہ مُہر ہے مُنہ سے لگی ہوئی + وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ فرماتا ہے اللہ صاحب جنھون نے محنت کی
واسطے ہمارے ہم سوجھا دینگے اونکو اپنی راہین لاریب اللہ ساتھ ہے نیکی کرنیوالون کے
یعنی تقرب مقامات اور رضا و تسلیم کی راہین ہم بتا دینگے - اور دنیاوی اضطرابات سے
یکسر اونکو نجات دینگے اور ہم ایسون کے ساتھ ہی ہین - اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ
جو لوگ اللہ کی عبادت مین مجاہدہ کرتے ہین یعنی ہر عبادت کی ادا مین سرگرمی ظاہر کرتے
ہین اور خشوع و خضوع کو برتتے ہین اخلاص نیت اتباع سنت کا لحاظ رکھتے ہین اور
فرائض و سنن و واجبات و نوافل کی نگاہداشت کرتے ہین شرک و بدعت کا قلع
و قمع بطور احسن فرماتے ہین اونپر اپنی راہین اللہ منکشف کردیتا ہے شیخ [illegible]
کثیر المکاشفات تھے - امام شعرانی نے اونکے مجاہدہ کا حال لکھا ہے کہ یہ جب سوتے تو کبھی
سر زمین پر نہین رکھتے اور رات کی اکثر حصے کو بیداری مین کاٹتے سجدہ و رکوع مین مشغول
رہتے سر اپنی تری ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات ÷ تو بھی نکرلے زلف یار ہماری رات
چلا ہے روز قیامت برابری کرنے ÷ تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہماری رات ÷ بڑا مجاہدہ نفس
کا یہ ہے کہ اللہ کی راہ مین جہاد کافرون پر محض اسلام کی ترقی کے لئے کرے - دولت و
وجاہت مقصود نہو بقول مولانا خرم علی صاحب کے سہ اگرچہ وقت نفس کشی کا وشاق عمل
نفس کشی کو [illegible] بہتر ز جہاد ÷ اور جب جہاد کا موقع مدافعات شرعیہ کی جہت سے

کسیکو نہین ملے تو مجاہدہ نفس اور اوراد و عبادات ۔ ترک شہوات ہی سے غنیمت ہے ۔ گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت ست ۔ لیکن اپنے حق مین دعا کرتے رہے اپنی زبان و دل کو نزدیک رکھے ہملوگونکو اللہ اپنی راہ مین شہادت نصیب کرے اور ہملوگون کا حشر شہیدون کے ساتھ فرمائے اپنی راہ مین جان کو قربان کرنیکی توفیق دے ۔ اور مال کو نثار کرنیکی ہدایت بخشے معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ جو شخص صدق دل سے اللہ کی راہ مین شہید ہونیکو اللہ سے مانگے اللہ اوسکو اجر شہید کا عنایت فرمائیگا اگرچہ وہ مرا ہو اپنے بچھونے پر صحابہ کرام کے وقت مین یہی جہاد یعنی ایک گھنٹہ اللہ کی راہ مین ترقی اسلام کیلئے لڑنا سو برس کی مراقبہ و مشاہدہ کا کام دیتا تھا ۔ اونکی سب راہین منکشف ہوجاتی تھین طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انکی روزانہ آمدنی ایک ہزار تھی ۔ ایک دن سو ہزار صدقہ دئے اتنا کپڑا نہ تھا کہ پہنکر مسجد مین جاتے تہمد بند لباس تکلف آزادست برہنگی ہے ہم خلعت خدادادست ۔ جنگ احد مین ہمراہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مجاہد مستقل رہے اور اپنی جان کو سپر بنایا ۔ ہاتھ شل ہو گیا چوبیس زخم تھے ۔ اس آیت مین یہ بھی بیان ہو کہ اللہ محسنین کے ساتھ ہے ۔ محسنین سے مراد مخلصین اور اہل مراقبہ ہین بدلیل حدیث جبرئیل علیہ السلام کے اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ رواہ مسلم اس سے مراقبہ و مشاہدہ دونون ثابت ہوتا ہے ۔ پہلا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہے ۔ اور دوسرا مرتبہ اہل ارادت کا ۔ بعضون نے کہا ہے کہ پہلا مرتبہ نبیون کا ہے اور دوسرا مرتبہ اولیاء کا ہے جنکی نسبت قال تعالیٰ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ یہ خطاب ہے شیطان کو کہ تیرا زور میرے بندون پر نہین چلیگا ۔ بندے سے مراد انبیاء علیہم السلام

اور اولیاء اللہ رح ہین فی الحقیقت خدا کے بندے یہی لوگ ہین ورنہ اور ونکو صلاحیت بندہ ہونیکی نہین۔ اسمین انبیا علیہم السلام معصوم ہین اور اولیاء اللہ محفوظ ہین اونسے خلاف رضامندی خدا کی کوئی کام ہی نہین ہوگا اور اِنسے اگر احیاناً ہوا تو وہ اصرار کرنیسے بہت دور ہین۔ پھر جس سے خلاف رضامندی خدا کی کام ہوا اور اوسپر اصرار ثابت ہوا تو سمجھو حفاظت کی باگ ڈھیلی کردیگئی۔ اولیاء اللہ خاصان خدا اسی خارج ہوے جو مسلمان شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امیدوار ہے وہ خلاف کتاب سنت کے کچھ نکریگا اور اگر کریگا تو وہ ولی اللہ نہین۔ قال تعالیٰ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اونکو چاہتا ہے اور وے اللہ کو دوست رکھتے ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ ولایت نام محبت کرنیکا خدا کی ساتھ اور فی الحقیقت یہی ثمرہ ہے ان سارے مجاہدات و ریاضات کا۔ کسی نے ذوالنون مصری سے پوچھا کہ عارف یعنی اہل محبت کی کیا صفت ہے فرمایا اہل نار کی لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ۔ گہ بلطف می نوازد گہ بناز میکشد ۔ زندہ می سازد مرا آن شوخ بازم میکشد ۔ وہ وصل کو وعدہ وہ شب ہجر کے صدمے ۔ مرنے نہین دیتے مجھے جینے نہین دیتے ۔ دو گونہ رنج و عذاب ست جان مجنون را ۔ بلای صحبت لیلی و فرقت لیلی۔ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ یعنی یہ وہ لوگ ہین جنھون نے سچ کر دکھلایا وہ اقرار جو اللہ سے کیا تھا۔ یہ آیت دلیل ہے استقامت شرع پر۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ولایت استقامت کا نام ہے۔ اور اونکو اونکا عہد و عدہ کا سچا کرنا ہے۔ ولی اللہ وہی ہے کہ جو اللہ پاک کے عہد الست کو پوریطرح ایفا کرے اور عہد الست مین ربوبیت اور الوہیت دونون داخل ہے ایسی استقامت اولیاء اللہ کو اس عہد کے پورا کرنے مین ہے کہ جان و مال انکا اس عہد کے پورا کرنے مین کام آوے تو مقام فخر ہے۔ اسپر بھی جو پورا ہو تو خوش نصیبی ہے۔ حضرت عمر رض مرنیکے وقت فرماتے تھے کہ مین چاہتا ہون کہ دنیا سے ایسا جاؤن جیسا آیا تھا۔ نہ مجھکو اجر ملے نہ

نہ مجھپر وزر ہو۔ چونکہ اوسکی ذات بے نیاز ہے اسلیئے بجز استقامت شریعت و عمل کتاب
اللہ و سنت رسول اللہ صلعم کے کچھ اس راہ مین بکار آمد نہین سیکڑون ہین تردد پر تو کچھ کرکے
اوٹھ بیٹھے۔ یا وصل ہی ہو جائیگا یا مر کے اوٹھینگے ۔ احمد بن ابی الحسین رافعی رح سے
کسی نے پوچھا کہ مستقل شخص کی کیا تعریف ہے۔ جواب دیا کہ چوٹی پر پہاڑ کی ایسی مضبوطی سے تیر کو
گاڑ دین کہ اوس تیر کو ہشت گانہ ہوا متغیر نکر سکین۔ مرد مستقل وہ ہے جو مانند اوس تیر کے
احکام شریعت کی بجا آوری مین دل سے مضبوط ہو۔ کسی قسم کے مصائب و آلام و درد و قلق سے دل اوسکا
اتباع سے نہ ڈولے ۔ اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے ٭ نہ عارف است کہ از راہ سنگ برخیزد ٭
رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ بَيْعٌ وَلَا تِجَارَةٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ وہ لوگ ہین کہ اللہ کی یاد سے
تجارۃ اور دنیا کا دھندھا انکو نہین روک سکتا ہے۔ آیت دلیل ہے کہ اولیاء اللہ کو اللہ کی یاد
الٰہی سے غفلت نہین ہے۔ تجارت اونکی خلوص نیت سے عین عبادت ہے۔ زراعت عین طاعت ہے۔ اسکا
نام خلوت در انجمن ہے۔ اگر مال و جاہ است و زرع و تجارت ٭ چو دل با خدا یست خلوت نشینی ٭
حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن وہ شخص جسکا دل مسجد سے متعلق ہے گویا خود نماز پڑھکر چلے جاتے ہین لیکن دلکو
دوسرے وقت تک انتظار ہے کہ نیکو چھوڑ کے جاتے ہین ۔ اوٹھا تو لائے مجھے ہمنشین آ ذوق نہ رہا
تیرے عوض میرا کوی یار مین دل ٭ امام یافعی رح فضیلت اولیاء اللہ مین دس آیتونکو لکھکر کے
فرماتے ہین اگرچہ آیات فضائل مین بیشمار ہین لیکن مین نے اسی دس آیت پر اکتفا کیا بعد مین
امام یافعی رح نے دس حدیثین فضائل مین بیان کی ہین اوسکو مین اسجگہ لکھتا ہون۔
اگرچہ احادیث فضائل اولیاء اللہ مین ہزارون ہین لیکن رسالے کے طول نہ ہونیکے
خیال سے اونھین مین سے بعض حدیثون کو گزارش کرتا ہون گو یہ حدیثین بھی اپنی جگہ ہے
پر شرح کیلئے مستقل کتاب ڈھونڈھتی ہین اور اس مختصر تحریر سے اس خصوص مین

جب اپنی ہی حسب حریص طبیعت کی تشفی نہین ہوتی ہو تو پھر ناظرین کی تشفی کیونکر ہو گی ؎
حریص را نکند لذت دو عالم سیر * ہمیشہ آتش سوزندہ اشتہا دارد * کیونکہ اولیاء اللہ
خاصان خدا کا تذکرہ خیر محض ذکر ہی ذکر ہے جسکی کثرت قلت ہی۔ جسکا بیان تو بہت ہی
جسکا انہماک انابت ہی لیکن بمقتضای غالب مرحوم کے ؎ یارسے چھیڑ چلی جائے اسد
گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی * اختصاراً عرض کرتا ہون -

حدیث اوّل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
اللہ ارشاد کرتا ہی جسنے دشمن رکھا میرے کسی ولی کو تو خبردار کرتا ہون اوسکو واسطے جنگ کی
تقرب نکیا میری طرف کسی بندے نے کسی چیز سے جو مجھکو بہت محبوب ہی۔ اوس چیز سے جو فرض
کی ہی مینے اوسپر۔ ہمیشہ تقرب کرتا ہی بندہ میرا میری طرف نوافل سے یہانتک کہ مین اوسکو
چاہنے لگتا ہون پھر جب وہ میرا پیارا ہو جاتا ہی تو مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے
اور آنکھ ہو جاتا ہون جس سے وہ دیکھتا ہے - اور ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہی - اور پاؤن
ہو جاتا ہون جس سے وہ چلتا ہے - پھر اگر وہ مجھسے مانگے تو مین اوسکو دونگا اور پناہ پکڑیگا
تو پناہ دونگا - یہ حدیث دلیل ہے کہ اولیاء اللہ کا تمام فرائض پر عمل کرنا اور نوافل کا ادا کرنا
اور تمام محارم سے بچنا اونکو ایسا بنا دیتا ہی کہ اللہ کو بھی اونکی مرضیات و خواہش دلی کا اوتنا ہی خیال
ہو جاتا ہے - جتنا یہ اوسکی مرضیات کی طلب مین مرمٹے ہین - جان کو جان - مال کو مال
نہین خیال کیا ہے جیسے ہی تمام دنیا اونپر جان و مال نثار کرنے کو تیار ہی ؎ تو ہم گردن از
حکم داور مپیچ * کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ * جیسے تمام دنیا کے لوگون سے اللہ کی محبت اونپر
غالب ہو گئی - اوسیطرح تمام دنیا کے لوگون پر اونکی بزرگی و کرامت کو ثابت کر دیتا ہی - یہ حدیث
دلیل ہی کہ اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤن - کان آنکھ کوئی بھی خلاف مرضی رب کے حرکت نہین کرتے

قلب کے صالح ہوجانے سے سب عضو صالح ہوگئے ہین۔ چلتے ہین توراہ خدا مین۔ کسی کو پکڑتے ہین
تو خدا ہی کی رضامندی کیلئے۔ دیکھتے ہین تو اللہ ہی کی قدرت کو۔ سنتے ہین تو خدا ہی کی بات
سے تفاوت ہست میان شنیدن من و تو ٭ تو بستن در و من فتح باب می شنوم ٭ یہ آخر مرتبہ ولایت
کا ہو کہ اس مرتبہ مین ایسے کامل محفوظ ہوجاتے ہین کہ انکی ہر حرکت کی حفاظت ہوتی ہے۔ کہ کوئی اشارہ
کنایہ انکا خلاف مرضی نہو کہ ضائع جاوے۔ اور مخلوق مین یکی ہوگویا یہ ہا اللہ کی مرضیات ور موز
سلطنت سے ایسا واقف ہوجاتے ہین۔ اور اللہ پاک کی قضا و قدر سے ایسے آگاہ ہوجاتے ہین کہ جب دعا
کی تو ایسی دعا کہ تیر بہدف ہوا نگا تو ایسا مانگنا مانگا کہ جسکا دینا ہی ہے۔ وَقَالَ صَوَابًا۔ اِلَّا مَنِ
ارۡتَضٰی سے اسیکی طرف کنایہ ہے۔ اسیو اسطے صحبت مین لی کے محروم سعادت وہی رہتا ہے۔
جسکی نسبت رب المعبود کی خواہش نہین۔ اکسیر انکی صحبت حق مین فائدہ نہین کرتی جسکے حق
مین خدا کا حکم نہین الشَّقِیُّ مَنۡ شَقِیَ فِیۡ بَطۡنِ اُمِّہٖ بدبخت وہ ہے جو قضا و قدر مین
بدبخت ہوچکا ہے تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ٭ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را
ہے جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ٭ کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے ٭ اولیاء اللہ
سے کسیکا کام نہ نکلا تو وہ اونکی ولایت و بزرگی سے منحرف ہوجاتے ہین یہ انحراف اونکی خدا سے لڑائی
ہے۔ یا اولیاء اللہ کا کسیکی طرف متوجہ نہونا یہ اولیاء اللہ کی بدخلقی نہین ہے بلکہ اوسکی قسمت کی
کجی ہے۔ اولیاء اللہ کی عدم توجہ پر خدا پر قانع و متوکل نہونا اپنے کام نہ نکلنے پر خدا پر بھروسا
نکرنا یہی تو عین ظہور شامت ہے اور بیہودہ دعوے کی دلیل ہے۔ ظاہر الفہم کے نزدیک مصادرہ
علے المطلوب ہے لیکن فہم سلیم کو یہ نکتہ محبوب ہے۔ اس حدیث کے فرائض کی تحت مین
نماز روزہ حج و زکوٰۃ جہاد داخل ہے اور بھی کل محارم حرمت زنا۔ حرمت مسکرات حرمت
ربا اور کل حرام چیزین جن سے بچنا فرض ہے داخل ہین۔ ابن قیم رح نے رسالہ تبسیر

ہین ثابت کیا ہی کہ اللہ تعالے کو نیکی کا کرنا بہ نسبت بچنے گناہ کے محبوب زیادہ ہے۔ گناہ کی چھوڑدینے اور توبہ کرنے سے رتبہ صلاحیت کا حاصل ہوتا ہے اور بندگی کی کرنے سے مرتبہ محبوبیت کا ملتا ہے۔ پھر جب فرائض پر اضافہ نوافل کا کیا جاتا ہی تو اور بھی رتبہ تقرب کا دوبالا ہوتا ہی یہانتک کہ سب حرکات و سکنات صاحب نوافل کی اللہ کے حکم و مرضی کے مطابق ہونے لگتے ہین پھر ایسے شخص کی دعا و استغفار طلب و استدعا ٹولی ہوئی ہوتی ہے کہین نہین رکتی ہے کہ گردون تو نالہ مگر مجھکو اسکا ڈر بھی ہے کہ ساتھ ساتھ مری آہ کے اثر بھی ہے

حدیث دوسری فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت سے لوگ گرد آلودہ پریشان صورت ہوتے ہین اور میلے کچیلے لباس مین بسر کرتے ہین دروازون سے کھدیڑے جاتے ہین پروا اونکی نہین کیجاتی ہو۔ وہ اگر قسم کھا بیٹھین اللہ کے بھروسے پر تو اللہ اونکو سچا کرے یعنی دنیا مین ایسے کس مپرسی کے رہتے ہین کہ کسیکو اونکی طرف التفات نہین ظاہر اونکا افلاس ہے ویرانے گھرون مین یا مسجدون خانقاہون جھونپڑون مین رہتے ہین لیکن حال آنکی عبادت فرائض اور ذکر اونسے نہین چھوٹتا ہے ذکر سے دل مطمئن ہے۔ عبادت سے وہ الامال ہین ایسے لوگ خدا کے ایسے پیارے ہین کہ اللہ اونکی قسم کو جھوٹی نہین کرتا جس بات پر خدا پر بھروسا کرکے اللہ ہی کے واسطے قسم کھا بیٹھتے ہین اللہ اونکی عزت رکھ لیتا ہو **مصرع** کہ گمان دیدہ دوست خاکسار انند ؂

خاکساران جہان را بحقارت منگر ؂ توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد ؂ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک چکنی چپڑی صورت کو پسند نہین کرتا ہے بلکہ انکی نیک خصلت خدا کو بھاتی ہے پاک پروردگار اپنے بندے کی زینت باطن کو دیکھتا ہے زینت ظاہری چندان منظور نظر نہین۔ ہان جو زینت ظاہری بہ تبعیت زینت باطنی کے ہو وہ البتہ محبوب ہے

حدیث مین آیا ہو کہ اپنی صورت اللہ ہی کے واسطے پریشان اور وضع وحشت ناک بنا کے
رکھنا ایمان کی علامت ہو اَلَا اِنَّ البَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ ہماری حالت
بینابی کیون نہ سمجھین گے + ہین وہ بھی آتش الفت کا داغ کھائے ہوئے۔
حدیث تیسری جو ابو سعید خدری رضے اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین اور وہ
صحیحین مین موجود ہو ایک آدمی نے آکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کون شخص
افضل ہے فرمایا وہ مومن جو جہاد کرتا ہے اپنے جان و مال سے راہ خدا مین پھر کون فرمایا
وہ شخص جو کسی ایک درہ مین درّہ پہاڑ سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہو دوسری روایت
مین یون ہو کہ اللہ سے ڈرتا ہے لوگون کو اپنی شر سے بچاتا ہے۔ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہت بڑے اولیاء اللہ سے مجاہدین ہین جو اللہ کی راہ مین جان و مال
سے جہاد کرتے ہین۔ انکی نفس کشی اوس سے کی ہے یہ لوگ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مین اول طبقہ کے ہین۔ انھین کی شان مین وارد ہو وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ
نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ یہ اس کام مین صرف اللہ کی رضامندی ڈھونڈتے
ہین۔ یہ اللہ کی راہ مین جان دینے جاتے ہین انکو کہان فرصت کہ کسی اور چیز کی تمنا
کرین۔ جناب سید احمد صاحب مجدد الف ثالث علیہ الرحمۃ یہ شعر اکثر پڑھتے تھے ؎
گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم + گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید + ان سے بعد شہادت
کے بھی پوچھئے تو یہی کہین گے کہ مجھے ہزار مرتبہ جان دیجائے اور مین اپنی جان
اوسکی راہ مین نثار کرتا ہون۔ لوگ جنت و نعیم مین ہین اور مین بار بار زندہ کیا جاؤن
اور شہید کیا جاؤن چونکہ یہ لوگ اس درجے اللہ کی راہ مین جان دینے کو دوست رکھتے ہین
بدین سبب انکا خطاب آیا کہ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ

انکو مردہ مت کہو بلکہ زندہ کہو جیسے مولانا اسمعیل صاحب رح شہید کہ اعلیٰ درجہ کے شہید تھے
جو انکو برا جانتے اور انکی غیبت کرتے وہ بموجب حدیث کے خدا انسے لڑنیکو تیار ہوا پھر جو خدا سے لڑا وہ کہین کا نرہا۔ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا
شہدا اور اول درجے کے اولیاء اللہ ہین۔ یہی لوگ طالب مولے ہین جنکو مرد کہتے ہین۔ انکی تمنا
حور و قصور کی نہین ہے حاجی بر در کعبہ و من طالب دیدار ہ او خانہ ہمی جوید و من صاحب خانہ۔ انکے معنی
یہ نہین ہین کہ وہ جنت کو بری چیز سمجھتے ہین یا اوس سے متنفر ہین۔ یا وہ جنت مین نہین رہینگے
جو صاحب خانہ کا دوست ہوگا کیا دوست اوس کے گھر کے لئے اغماض کریگا۔ لیکن خالص دوست
وہی ہوتا ہی جو مالک مکان ہی کی تمنا ء لقا مین آتا ہی درانحالیکہ وہ جانتا ہی کہ جائینگے تو اوسکے
مکان مین تو قیام ہوہی گا۔ پھر مکان کی تمنا مین جانا نقصان مراتب نہین تو کیا ہی؟ رسم دنیا پر
غور کیجیے کہ کوئی بالذات مکان دیکھنے کو جاوے اور مالک مکان سے ملاقات کی نیت بالعرض رکھے۔ اور ایک
شخص صرف مالک مکان کی ملاقات کو جاوے اور سمجھے کہ بہ نیت مکان کے جانا تو حقیقت مین اوسکی
یہان جانا ہی نہین ہی تو ایسی صورت مین مالک مکان یہی کہیگا کہ آپ میری ملاقات کیلیے آئے تھے
اور آپ میرا مکان دیکھنے آئے تھے۔ اگرچہ جو شخص مکان دیکھنے کو آیا تھا اوس سے بھی ایک معنی
کرکے خوش ہی کہ آپ کو خلوص ہی جبھی تو میرا مکان بھایا کہ دیکھنے کو تشریف لائے۔ دوسرے کو کہیگا
کہ آپ کو یہان تک صرف میری محبت کھینچ لائی ہی۔ دونون کو مراتب مین آسمان و زمین کا فرق
ہی سہ تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ٭ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند۔ اس حدیث
مین دوسرے درجے کے اولیاء اللہ کا ذکر ہی کہ جن سے جہاد بسبب کسی مانع یا عجز کے نہین ہوسکتا
تو وہ الگ تھلگ عزلت مین اپنے خدا کو یاد کرتے ہین اور لوگون کو اپنی شر سے محفوظ رکھتے ہین
زیادہ اختلاط مین ایسا نکرے کہ مخلوق خدا کو اذیت پہونچے۔ بیٹھے گھر ہی مین نماز فرائض جماعت
کے ساتھ ادا کرکے خلوت پسند ہوجاتے ہین اور تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا پر عمل فرماتے ہین سہ

غالب یم از ہمہ خواہم کہ زین پس + کنجے گزینم وبپرستم خدای را + اور بعضے کسی پہاڑ مین مخلوق کی فتنہ کی ڈر سے زندگی بسر کرتے ہین - اور بسبب ذکر و عبادت خدا کی مسرت و خوشی کی انجمن مین رحمت کی امیدوار رہتے ہین ٭ ہے آدمی بجاے خود ایک محشر خیال + ہم انجمن سمجھتے ہین خلوت ہی کیون نہو +

چوتھی حدیث ابن عمرؓ کی مرفوع ہے کہ ہاتھ پکڑ کے صلعم نے فرمایا کہ تو دنیا مین ایسا رہ جیسا کوئی غریب مسافر رہتا ہے - ابن عمرؓ بعد اس روایت کے کہا کرتے تھے کہ جب تو شام کرے تو منتظر صبح کا نرہ - اور جب تو صبح کرے تو انتظار مین شام کے نرہ - اپنی صحت سے کچھ واسطے زمانہ مرض کے اور اپنی حیات سے کچھ زمانہ موت کے لیے لے لے - یہ بیان حضرت ابن عمرؓ کا اس بنا پر ہے کہ غریب مسافر کا معمول ہوتا ہے کہ صبح یہان تو شام وہان بسر کرتا ہے - دن یہان تو رات وہان قیام کرتا ہے ٭ ایک جا رہتے نہین عاشق ناکام کہین + دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین - جیسے مسافر کو حالت سفر مین کسی چیز سے دلبستگی نہین ہوتی اوسیطرح یہ دنیا ایک مسافر خانہ بلکہ قید خانہ ہے کہ مومن کو یہان کی چیزون کے ساتھ جی نہ لگانا چاہیے - بلکہ جو زمانہ صحت کا ہو اوسمین وہ کام کرے کہ بیماری مین بکار آمد ہو - اور زندگی مین ایسا کام نیک اور عمل صالح کرے جس سے موت کے وقت مدد ملے - اس صفت و شان کا جو شخص ہو وہ ولی اللہ ہے - اسیواسطے اہل سلوک و صوفی مجاہدہ مشاہدہ مراقبہ کو سیر الے اللہ کہتے ہین یعنی خود مسافر ہین اور یہ کام اونکا سفر الے اللہ ہے جیسے مسافر راہ کی چیزون کے ساتھ اچھی کیون نہو دل نہین لگاتا کیونکہ جانتا ہے کہ مجھے یہان رہنا بسنا تو ہے نہین پھر جب منہ موڑ کر اپنا رستہ لیتا ہے ایسے ہی ولی اللہ طالب دنیا تو ہین نہین کہ یہان کی چیزون کیساتھ دل لگائین ٭ دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد + دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد ٭

پانچوین حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہین کہ بہشت مین فقراء
امت اغنیاء امت سے پانچ سو برس قبل داخل ہونگے اس حدیث کو ترمذی نے صحیح حسن کہا ہے
فقر خاص صفت اولیاء اللہ کا ہے کہ وہ فقر کو فخر سمجھتے ہین اور قصداً یہ زہد اختیار کرتے ہین۔ اونکو
خواہش ہی دنیا کی نہین اونکو بادشاہت بجائے پیشاب کے دین۔ وہ مال کو غفلت کا ہند سمجھتے ہین
جسکی جہت سے یاد اللہ اور عبادات فرائض و نوافل مین خلل آنیکا گمان ہی نہین بلکہ یقین ہو وہ اوسکے
نزدیک کیون جانے لگے۔ ؎ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند

چھٹی حدیث صحیحین مین اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ مین کھڑا ہوا دروازہ جنت پر۔ اکثر جنت مین جانیوالے مساکین تھے اور مالدار لوگ روکے
گئے تھے۔ یہ حدیث دلیل ہے اولیاء اللہ کی فضیلت پر اسلئے کہ اکثر اولیاء اللہ مساکین سے
ہو گزرے ہین۔ حضرت سید الطائفہ جنید علیہ الرحمۃ کی خانقاہ مین لوگون پر دس دس
پانچ پانچ فاقون کی تو ایک بات تھی۔ فقر و مسکنت کو رحمت جانتے تھے۔ بھوک پیاس
کو روحی غذا سمجھتے تھے۔ جناب مولانا عبد اللہ غزنوی جو ہمارے شاہ محمد اسحق صاحب کے
پیر تھے اونکے یہان پانچ سات فاقہ شب و روز کا کرنا اور کسی پر اسکا علم نہونا ایک معمولی
بات سمجھی جاتی تھی۔ اور ذکر الہی سے گھر کے گھر سب ایک ہی رنگ مین رنگے ہوئے تھے۔
صبر و شکر انکی غذا تھی۔ ز عشاق نصیبم انکا نان جو حلوہ ٭ خون دل پینے کو او رلخت جگر کھانیکو
یہ غذا ملتی ہے بہ جانان تیرے دیوانے کو

ساتوین حدیث صحیحین مین سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے آئی ہے۔ مراد یہ کہ
ایک آدمی کا گذر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوا حضرت نے ایک شخص سے جو آپ کے
پاس بیٹھا ہوا تھا کہا تیری کیا رائے ہے اس آدمی کی نسبت جواب دیا کہ یہ ایک آدمی ہے شریف خاندان

دولتمند سے یہ اس لائق ہو کہ اگر منگنی کرنا چاہے تو نکاح کر دیا جائے۔ اور اگر سفارش
کرے تو اوسکی سفارش قبول کیجاوے حضرت صلعم خاموش ہو رہے پھر ایک
آدمی گذرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا بھلا اسکے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے
اوسنے کہا یہ ایک آدمی فقرائے مسلمین سے ہے یہ اس لائق ہے کہ اگر کہیں پیغام بھیجے تو
نکاح نہ کیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہ کیجاوے اور اگر کوئی بات کہے
تو نہ سنی جاوے۔ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ شخص بہتر ہے اوس شخص سے ساری
زمین بھر کر۔ یہ حدیث دلیل ہے تمامتر فضیلت فقر پر کہ اللہ والے فقراء۔ مالدار اللہ والوں
سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔ ولایتِ خاصہ کی خاص پہچان ظاہر فقر۔ باطن غنا ہے لیکن
شرط یہ ہے کہ متقی ہو یعنی ادائے فرائض اور اجتناب محارم میں چست ہو عقائد کتاب
وسنت میں درست ہو اسیلئے ایک درہم صدقہ کرنا فقیر با خدا کا افضل ہے لاکھ درہم سے
غنی کے۔ فقیر وہ شخص ہے جو بالکل تہیدست ہو۔ اور مسکین وہ شخص ہے جسکی آمدنی کم خرچ
زیادہ۔ فقر و مسکنت۔ غربت و فاقہ کشی کے ساتھ ولایتِ خاصہ بہت بڑے درجے کی ولایت
ہے کہ فوق اوسکے کوئی درجہ نہیں کتب سیر اور احادیث کی تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب
سارے انبیاء اور اکثر اولیاء فقر و فاقہ ہی کے ساتھ بسر کرتے آئے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا کی ہے اَللّٰھُمَّ احْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْن اے اللہ میرا حشر مساکین
ہی کے ساتھ کر۔ حضرت ابوبکر رض نے سارا مال اپنا راہ خدا میں دیکر زہد و فقر اختیار
کیا اور چند روزہ دنیا کو کمال عسرت کے ساتھ رضا و تسلیم۔ صبر و شکر کا وظیفہ کرتے
ہوئے گزار دیا۔ قرآن پاک میں آیت وَلَسَوْفَ یَرْضٰی حضرت خلیفہ اول ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ ہی کی نذر ہوا اختیار کرے پر اوتری یعنی جب مخلص طالب رضا ہو سکتا

سکے لیے آپ نے سارا مال راہ خدا مین دیدیا تو اللہ صاحب نے کہلا بھیجا کہ ابو بکر صدیق سے
کہدو کہ جیسا اوسنے مجھکو راضی کیا ہے عن قریب ہم بھی اوسکو راضی کرینگے اور وہ راضی
ہوجائیگا کسی زاہد و عابد کی زبان سے یہ رباعی کیا خوب ہے ٭ ہر صبح غمون مین شام کی ہے
ہمنے ۔ خونابہ کشی مدام کی ہے ہمنے ٭٭ یہ مہلت کم کہ جسکو کہتے ہین عمر ٭ مرمر کے غرض تمام
کی ہے ہمنے ۔

آٹھوین حدیث صحیحین مین ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے
انما مثل الجلیس الخ مثال ہمنشین نیک و ہمنشین بد کی ایسی ہے جیسے مشک
بیچنے والے یعنی عطر فروش اور بھاتی پھونکنے والے لوہار کی ۔ جو عطر فروش ہے
وہ یا تو کچھ تجھکو دیگا یا تو اوس سے خرید کریگا یا تو اوس سے خوشبو پائیگا ۔
اور جو شخص بھاتی پھونکتا ہے وہ یا تو تیرے کپڑے جلائیگا یا تو اوس سے بدبو
پائیگا ٭ باش چو عطار کہ پہلو او ٭ جامہ معطر شود از بوے او ۔ یہ حدیث دلیل
ہے اولیاء اللہ کی صحبت کی برکات مین کہ اونکی صحبت شرعی عطار کی صحبت ہے جنکی صحبت
مین بیٹھنے سے خدا یاد آئے ۔ دنیا چھوٹے ۔ دین کی طرف رغبت ہو غفلت کم ہو قلب مین سکون
و طمانینت جسکو نور کہتے ہین پیدا ہو ۔ حدیث مین روایت ہے کہ پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کہ خدا کے دوست کی کیا علامت ہے فرمایا کہ جنکے دیکھنے سے خدا یاد آئے ۔ ایسونکی
ملازمت و صحبت نصیب ہو تو کیا بات ہے ٭ پھر دل مین ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہین ٭
سر زیر بار منت دربان کئے ہوئے ٭ صانع مطلق کے صناعی کے عالم کی کھیتی
بھی ایسی ہری و شاداب ہے کہ بعض بعض صورت پر نظر ڈالنے سے خدا ہی یاد پڑتا ہے
معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی صنعت اسی ہیئت مین جلوہ افروز ہے ۔ اور جنکی شان مین ینظر

بنور اللہ آیا ہو وہ ہر صنعت مین اوسکی صناعی کا جلوہ عیان پاتا ہے۔ حسن صورت
رونمائی صنع صورت گر بھی ہے۔ یہ وہ آئینہ ہے جس مین شکل اسکندر بھی ہے۔ جس
صورت خاص کے دیکھنے سے خدا یاد پڑے وہ صورت بھی مقتضای حدیث اِذَا رُؤُوا
ذُکِرَ اللہ کے عالم صناعی کی ولی ہو کیونکہ وہ صورت صرف صانع مطلق کی صفت
صناعی کو یاد دلاتی ہے نہ اور باتون کو۔ خدا ایسی صورت والی عورت کو ایمان صحیح
عطا فرمائے اور فسق و فجور سے اوسکو پاک کرے اور تقوے کا زیور پہنائے تو پھر نور
علی نور ہے۔

نوین حدیث ترمذی شریف مین معاذ بن جبل رضہ سے مرفوعًا روایت ہو کہ فرمایا اللہ
پاک نے جو لوگ محبت رکھتے ہین آپس مین میری رضامندی کیلئے میری بزرگی کا خیال کرکے
اونکے لئے منبر ہین نور کے رشک کرینگے اونکا پیغمبر و شہید۔ موطا مین ہو کہ جو محبت رکھتے
ہین میری راہ مین اور ملتے ہین آپس مین میرے لئے اور خرچ کرتے ہین میری راہ مین۔
یہ حدیث دلیل ہو کہ اولیاء اللہ کا ہر کام خدا ہی کے لئے ہوتا ہے۔ انکو کسی سے محبت ہو تو اللہ
ہی کے لئے کہ وہ اللہ کا طالب و مطیع ہو۔ اور اگر یہ کسی سے راہ و رسم کی ملاقات رکھتے ہین تو
اسی لئے کہ اوسکی ملاقات و زیارت سے خدا یاد پڑتا ہو۔ کچھ صرف کرتے ہین تو اسی لئے کہ اللہ
اوس سے راضی ہو مقصود دکھلانا اور نمود نام و نشان نہین ہو۔ یہ درجہ ولایت خاصہ کا نہایت
درجہ مشکل او صعب ہو گو ظاہر آسان معلوم ہوتا ہو اس مقام پر ذکر سے زیادہ تر تعلق رکھیگا
تب یہہ مقام طے ہوگا ورنہ اس مقام تک کم اولیاء کی رسائی ہوتی ہو جو پہونچا بڑا خوش نصیب
ہوا۔ زیادہ ذکر سے اس مقام مین کام نہین چلتا ہو۔ یہ محبت عام ہو جس شخص صالح و ولی اللہ
کی جسکو محبت ہوگی اونھین کے ساتھ اوسکا روز حشر ہوگا۔ حدیث مین ہو اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ

آنحضرتؐ ہر آدمی روز قیامت یا جنت مین اوسکے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہے۔ اے
میرے پاک خدا مؤلف اس رسالہ کا بڑا گنہگار ہے اور سارے عیوب ظاہری و باطنی سے مالامال ہے
گناہ مین کم ایسے ہین جو اس سے نہین ہوئے ہین اور عیوب ایک آدھ ہی ہوگا جو اوس مین نہو بلکہ صحیح
کہتا ہون کہ سارے عیوب اوسمین موجود ہین۔ اپنی شامت نفس سے عبادت کرنیکی اوسکو توفیق رفیق
نہین اور خوبی قسمت سے محرمات سے بچنے کی ہدایت نصیب نہین۔ تاہم ہمہ تیرے فضل و کرم کا
امیدوار ہے۔ بروز آمد و بندہ بگیر بخشد ۔ آبروی خود بعصیان نخستہ ۔ تیرا فضل ہے تو بیڑا پار ہے ۔
الٰہی تا غفور امت شنیدم ۔ گنہ را سست شادی مرگ دیدم ۔ اے میرے پاک خدا تیرے سید المرسلین
خاتم النبیین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین۔ انیس الغربا والمساکین احمد مجتبیٰ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین ہون گو کیسا ہی ہون پھر بھی امتی ہی ہون اور یہ نسبت
بہت اچھی ہے گو حال برا ہے ۔ تو ہی فضل عمیم اور لطف کریم سے اپنے اونکی شفاعت کو میری
بخشایش کا ذریعہ کر۔ اے ارحم الراحمین صدیقین و شہدا اور اولیاء کرام اور دنیا بھر کے پیشوا و امام
سب کے سب تیرے ولی ہین محض تیری رضامندی کیلئے اونکو ہم دل سے دوست رکھتے ہین اور اونکی
اہانت کو اشارۃً و کنایۃً حبط اعمال کا موجب سمجھتے ہین۔ گو باعتبار اخلاق کے ایسونکی محبت کا دعو
ہی کرنا میرے لئے چھوٹا منہ بڑی بات ہے لیکن اس امید پر کہ اونکی الفت و محبت ہی ہم سے گنہگار کی
بخشائش کو کافی ہوگی اپنی زبان سے "دوست رکھنے" کے لفظ نکالنے کی جرأت کرتا ہون تو میری
شرم رکھ لے ۔ گرچہ از نیکان نیم خود را بہ نیکان بستہ ام ۔ در بہار آفرینش رشتۂ گلدستہ ام
اولیاء اللہ۔ صلحاء امت۔ شہدا و صدیقین کی محبت و الفت کی طفیل سے مجھکو اور میرے ماں باپ اور
میرے اہلبیت کو اور میرے اساتذہ کو اور میرے اقران خاص اور احباب خاص اور جمیع مومنین و مومنات

شد	بخیر ۔ آمین ثم آمین	تمام

وصیت نامہ مع شجرہ متبع شریعت حضرت رسالت پناہ ﷺ واصل الی اللہ جناب مرشدنا مولانا ممتاز علی شاہ صاحب عرف عبداللہ صاحب علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد اس حقیر کو بیعت قائم رہنے کی کتاب اللہ و اتباع سنت و توجہ الی اللہ و ترک ماسوی کمال سعی بر مناسب مولے و تحصیل تقویٰ پر اور پر دست مبارک امام الوقت عارف باللہ حضرت شیخ عبداللہ غزنوی رح کے ہے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت شیخ حبیب اللہ قندھاری رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت شیخ فرح الدین رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت شیخ فقیر اللہ رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت شیخ مسعود رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت شیخ محمد سعید رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت شیخ سعد اللہ رح سے وہ فیض یافتہ حضرت شیخ آدم بنوری رح سے ۔ وہ فیض یافتہ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید شاہ کمال کیتھلی رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید شاہ فضیل رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید گدائی رحمٰن بن محبوب علی رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید شمس الدین عارف رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید گدائی رحمٰن بن ابی الحسن رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت شیخ شمس الدین صحرائی رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید عقیل رح سے وہ فیض یافتہ حضرت سید بہاؤ الدین رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید عبدالوہاب رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید شرف الدین قتال رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید عبدالرزاق رح سے وہ فیض یافتہ محبوب سبحانی عاشق یزدانی حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے وہ فیض یافتہ حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت شیخ ابوالحسن قرشی رح سے وہ فیض یافتہ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد

تمیمی رح سے - وہ فیض یافتہ حضرت عبدالعزیز تمیمی رح سے - وہ فیض یافتہ حضرت ابو بکر شبلی
رح سے - وہ فیض یافتہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رض سے - وہ فیض یافتہ حضرت
شیخ ابو الحسن سری سقطی رض سے - وہ فیض یافتہ حضرت شیخ خواجہ معروف کرخی رض سے
وہ فیض یافتہ حضرت امام علی موسی رضا رض سے - وہ فیض یافتہ حضرت امام موسی کاظم رض سے - وہ
فیض یافتہ حضرت امام محمد جعفر صادق رض سے - وہ فیض یافتہ حضرت امام محمد باقر رض سے
وہ فیض یافتہ حضرت امام زین العابدین رض سے - وہ فیض یافتہ سبط رسول اللہ
سید الشہداء حضرت امام حسین رض سے - وہ فیض یافتہ امام الاولیاء قدوۃ الاتقیاء خاتم
الخلفاء امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے وہ فیض یافتہ خاتم النبیین شفیع
المذنبین سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ اجمعین سے -

وصیت فقیر سراپا تقصیر المفتقر الی اللہ المعروف بہ ممتاز علی شاہ اوصلہ اللہ
الی غایۃ ما یحب ویرضی بجمیع احباب و دوستان اولی الالباب یہی ہے کہ کتاب الہی کو قراءۃً
وعملاً واعتباراً ترک نہ کریں - اور سنت نبویہ علی صاحبہا الف الف صلوۃ وتحیۃ کو تمام عبادات
وعادات مین عروۃ وثقی جانکر باہتمام تمام ساتھ اوسکے چنگل مارین اور اپنی زبان کو ساتھ
مصاحبت ذکر کے یاد اللہ عز وجل مین تر رکھین اور ساتھ دل و جان کے ما سوا اللہ سے منقطع و
جدا ہو کر طرف اللہ کے متوجہ اور رجوع رہین - اور تحصیل رضاجوئی مولا کے اور حصول مرتبہ
اخلاص و احسان محبت رحمان مین کما ینبغی کوشش کرین - اور صحبت و مجالست سے بدینون فساق
و فجار اہل کبیرہ و ہوا کے کہ صحبت اونکی زہر قاتل و سم مہلک ہے مجتنب رہین اور منہیات تمام بلکہ کلام
کثرت کلام کہ سبب قساوۃ و غفلت و باعث آزردگی روح مبارک حضرت رسالت کا ہے دور رہین -

حدیث شریف مین آیا ہی کہ خدا تعالے کے حکم سے بندونکا عمل لکھنے والے فرشتے امت محمدی کے عملونکو پیر و جمعہ کی روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچاتے ہین دیکھو لے اپنیو کہین ایسا کام نکرو کہ حضرت کی روح مبارک آزردہ ہوے - اور خدای عزوجل کی جناب مین سارے فرشتون کے روبرو یہ رسوائی ہو کہ فلان امت محمدی نے اپنی نادیقی کی اسکو نظر رکھکر امتثال و امر مالک قادر اور بجالائے ہین احکام سید البشر کے چست و چالاک رہین اور جو کام کہ کرتے ہین خالص لوجہ اللہ و موافق سنت رسول اللہ اگر نہو تو اوسکو مردود و غیر مقبول رب ودود جانین اور قلوب کے اس دنیا دنی اور عمر فانی پر نہ باندھین مضمون

وَکُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ کو مطمح نظر رکھین - اور یہ شجرہ جو حقیقتاً دینی نسب نامہ ہی قبر مین نہ رکھین بلکہ جیسے اور نسب والے اپنے بزرگونکی شرافت کی قاعدون سے باہر نہین ہوتی اور انکو عیب و ننگ جرم کی کاموتے بچاتے ہین ویسا ہی اس شجرہ مین اپنی سلسلہ کو دیکھکر عبرت پکڑین اور جانین کہ ہم ایسے بزرگونکے دامنگیر ہین چاہیئے کہ ہم ان بزرگون کے سیدھے راستہ پر رہین اور گمراہی سے بچین پھر ایسی چیز کو اگر قبر مین رکھینگے تو منکر و نکیر کو بڑی دستاویز ہوگی کہ ایسے کامل بزرگون کی سلسلہ مین منسلک ہوکر ناقص کیون رہی مریدی کا عہد پورا کیون نہین کیا ناحق ہو سناکی سے مرید ہونیکا کیا فائدہ تھا تب اور مشکل پڑیگی - اب ان اشارات کو بصیرت قلبیہ سے معائنہ کرین -

ہوش در دم - نظر بر قدم - سفر در وطن - خلوت در انجمن - ملکہ یادداشت

ہوش بر دم یعنی کسی نفس کو بغیر یاد الہی کی آنے جانے نہ دینا یاد الہی کے سوا ادھر ادھر کے خطرونکو بند کرنا - نظر بر قدم یعنی دیکھتے رہنا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے

سوائے قدم اور طرف نہ پڑے اور چلتے وقت بھی قدم پر نظر رکھنا تا خلاف طریقہ نظر نہ آوے
سفر در وطن یعنی پاک اعتقاد نیک کام اور یاد الٰہی مین ترقی کرتے جانا بلکہ کامل کو قناعت
کرنا کسی مرتبہ پر حرام ہے۔ رباعی خواجہ باقی باللہ رح سے ۔ در راہ خدا جملہ ادب باید بود ٭ تا جان
باقیست در طلب باید بود ٭ دریا دریا اگر بکامت ریزند ٭ کم باید کرد و خشک لب باید بود ٭
خلوت در انجمن یعنی لوگونکے ساتھ بیٹھے تو بھی ویسے یاد الٰہی مین لگے رہنا سے اور دل خدا کی
یاد کو مت بھول زینہار + اپنے تئین بھلا دے اگر تو بھلا سکے ۔ بلکہ یاد داشت یعنی ذات
الٰہی کا مزہ بدون دھیان کے کسی لفظ سے ۔ یہہ وصیت ہی ہر چند مختصر و قلیل الفاظ ہے لیکن جامع
معانی و حاوی مقاصد حقانی ہے ۔ جمیع اولیاء اللہ کہ ہم جنکے دامنگیر ہین تمام عمر ریاضات
و مجاہدات فقط واسطے تحصیل انھین حالات و مقامات کی کرتے تھے آخر الامر مقبول بارگاہ
کبریا و اولیا ء باصفا و مومنین باحیا کے ہوئے سے ۔ دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ٭ گر ما نرسیدیم
تو خواہی رسی ۔ وفقنی اللہ و ایاکم لما یحب و یرضی بحرمۃ المصطفٰی و آلہ
المجتبیٰ و سائر اولیاء اللہ علیہم رحمۃ اللہ ۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

سلسلہ از شیخ دیگر

حضرت سید عالم علی محدث رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق رح سے ۔ وہ فیض یافتہ
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث رح
سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت مولانا شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید عبد اللہ
اکبر آبادی رح سے ۔ وہ فیض یافتہ حضرت سید آدم بنوری رح سے ۔
باقی مطابق اوسکے ہے ۔ المرقوم ۲۲ رجب ۱۳۰۸ ہجری نبوی

عبدہ الراجی ایکی اللہ الصمد محمد تمنا علی شاہ نبی ارزنی قادری

یونین پریس الپیغم واقع بانگی پور مین چھپی

اطلاع اس کتاب کی کل حقوق محفوظ ہین ۔ کوئی صاحب بغیر اجازت مولف قصد طبع نفرمائین
جسقدر نسخے مطلوب ہون مولف سے طلب فرمائین ۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول

غلط نامہ رسالہ ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	+	لم یصبرو علی ما تعلو وھو یدمین
۱۰	[illegible]	محنوطون	محفوظون
۲۱	۱	لکھا ہے	رکھا ہے
۳۱	[illegible]	اتبعوا	اِتَّبِعُوا
۳۲	۱۹	سکا	اسکا
۵۱	۵	لایحسین	لایحسبن
۵	۱۶	علامہ	اسکو علامہ
۵۰	۱	بیتی کاذب	بہی کاذب
۶	۹	مختصرسی	مختصرسی بحث
۶۲	۱۵	ثلاثۃ	ثلاثۃٍ
[illegible]	[illegible]	لواقع	لواقح
۸۲	۱۰	لواقع	لواقح
۸۱	[illegible]	شدہ ست	شدہ است
۸	[illegible]	ومغ	دمغ
۹	۱	ہے	+
۹۲	[illegible]	زمزہ	زمرہ
۱	۱۲	ہائی	ہان
[illegible]	[illegible]	جیود	جنود
[illegible]	۹	جیود	جنود
۱۱۹	۷	مرعوعا	مرفوعاً
۱۲۹	[illegible]	مذہب	مذہب
۱۳۱	۱	فرالدین	فریدالدین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۱۴	منہما	منہا
۲۰۲	۹	ابن القیم رحمہ	ابن القیم
۲۰۹	۱۰	مضبوط عقیدے	مضبوط عقیدے
۲۱۰	۱۴	اور ثنا	اور ثنا
۲۱۳	۷	دباغ	داغ
۲۱۵	۱	اوراد و عبادات	اور عبادات
۲۱۷	۸	بیع ولا تجارۃ	تجارۃ ولا بیع
۲۲۱	۱۵	ان سے	شہیدون سے
۲۲۲	۲	عبت	غیبت
۲۲۷	۱۹	اوسکا روز حشر ہوگا	اوسکا حشر ہوگا
۲۲۹	۱۰	کثیلی	کتھیلی
۲۳۱	۴	نالایقی	نالایقی
۲۳۱	۷	جاہین	جانین

قطعۂ تاریخ از جامع فضل و کمال محبی مخلصی

مولوی ابو الحسنات محمد عبد الغفور صاحب

فارغ داناپوری عظیم آبادی

چاپ شد آن صحیفہ یکتا

کہ شناسش نہد بہ چشم کسے

فارغا گوی سال از سر جود

طبع شد نسخۂ مفید بسے

۱۳۰۹ھ

رفع الاشتباہ عن صفات اولیاء اللہ

یہہ رسالہ اولیاء اللہ کے پہچاننے کا آلہ ہے - اس مین ہر بات پر کتب دینیات اور اقوال صوفیہ کرام
کا حوالہ ہے - سچے خاصان خدا کے پہچاننے کی دوربین ہے - اولیاء رحمٰن اور اولیاء شیطان میں
مابہ الامتیاز کا عمدہ مشین ہے - ایسے نازک وقت مین کہ اولیاء اللہ کے صفات مین ایک
اختلاف عظیم واقع ہوا ہے کہ سیکڑون عدو اللہ اولیاء اللہ کہلاے جاتے ہین - کوئی
ہندو بت پرست کو اونکے سفلی اعمال اور عمل کہانت و سحر کا زور شور دیکھکر ولی اللہ کہتا ہے
کوئی بدعتی فسق و فجور پر اصرار کرنیوالے مسلمانون کو ولایت خاصہ کا مستحق بتاتا ہے
کوئی ہمیشہ شراب گانجہ - بھنگ - چرس اوڑانیوالے فقیرون کو ارباب خدا سے گنتا ہے
کوئی نماز نہین پڑھنے اور معازف و مزامیر کو حلال جانکر سننے والے فقیرون کو عا-
رباللہ شمار کرتا ہے حالانکہ کوئی بھی ان مین سے ولی اللہ نہین - اگرچہ روحانیات ا
اوڈائل - تھیاسوفیکل سوسایٹی والون کے خرق عادات بھی کرامات ہی کے مشابہ او
قریب قریب ہین - لیکن اس سے وہ ولی اللہ نہین ہو سکتے ہین ؎ کیا کہون
چمن یان آرزو کچھ اور ہے ٭ گل کو کیا سونگھون دماغ اپنے مین بو کچھ اور ہے
اس رسالے مین اس امر کا واضح بیان ہو کہ صرف متقین اور اتباع شریعت والے ہی
حضرات ولی اللہ ہو سکتے ہین - اِنْ اَوْلِيَاءُهُ إِلَّا الْمُتَّقُوْنَ - جن حضرات مین اتقا
اور اتباع رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی نہین اونمین ہزار خرق عادات ہی کیون نہین پائے جا
یا اوس سے سیکڑون کشف و کرامات ہی کیون نہ ظہور مین آوین وہ ولی اللہ نہین ہو سکتے ہین
چنانچہ سیدنا و مخدومنا مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات مین ارشاد فرماتے ہین
؎ ہر کہ چون خاک نیست در رہ او ٭ گر فرشتہ ہست خاک بسر او ٭ اسکے لکھنے وقت اگرچہ بڑی
عرق ریزی کیگئی ہو لیکن باینہمہ جان فشانی قیمت کچھ بھی نہین لی نسخہ ۳/۱ علاوہ محصول ڈاک
قدردانان ملک اور رؤسا و عظام سے اونکی قدردانی کا امیدوار ہون - اور اسکی اشاعت میں
اونکی مخصوص توجہ کا خواستگار

المشتہر ابو المجید عبد الصمد اوگانوی حالمقامی کمپ اناپور - جامع مسجد